دلچسپ ودلنشین انداز میں دل ودماغ میں اتر جانے والے سوال وجواب کی صورت میں

مِن أطيب المنح
في
عِلم المصطلح

سوالاً جواباً

عبد المحسن العباد حفظه الله   عبد الكريم المراد رحمه الله

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ابو محمد عبد الغفار بن عبد الخالق
متعلم: مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب

نظر ثانی مولانا رحمت اللہ شاکر حافظ حامد مشتاق

دار الابلاغ
DARULIBLAGH

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- انتساب 9
- حرف تمنا 10
- تقریظ از: [رحمت اللہ شاکر ﷾] 12
- تقریظ از: [خواجہ محمد عدنان ﷾] 13
- تقریظ از: [محمد یحییٰ شاہین ﷾] 14
- تقریظ از: [یٰسین ہزاروی ﷾] 15
- تقریظ از: [عبداللہ بن حافظ عبدالمنان نورپوری ﷾] 16
- مقدمہ مصنف 17
- مقدمہ کتاب: تاریخ وتدوین مصطلح الحدیث 19
- ابتدائی باتیں 22
- مصطلح الحدیث کی تعریف، موضوع اور فائدہ 22
- حدیث وخبر، اثر اور دوسری اصطلاحات 23
- حدیث قدسی 24
- سند 25
- متن 25
- اسناد 25
- مسنَد ومسنِد 25
- محدث 26
- روایت ودرایت 26
- حافظ 26
- خبر کی تقسیم: متواتر اور آحاد کی طرف 28
- خبر متواتر 28

ھدیۃ من مکتبۃ سید الشہداء لا یجوز بیعہ
یہ کتاب ہدیہ ہے بیچنا منع ہے
گلی نمبر 4 سرفراز کالونی گوجرانوالہ
0321-7459754-0331-4645651

مکتبۃ سید الشہداء
ابو محمد عبد الغفار بن عبد الخالق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- متواتر کی اقسام 28
- متواتر کی شرائط 29
- متواتر کا حکم 29
- اخبار آحاد 30
- اخبار آحاد کی اقسام 30
- خبر مشہور 30
- خبر عزیز 31
- خبر غریب 32
- غریب کی اقسام 32
- آحاد کی تقسیم: مقبول اور مردود کی طرف 35
- خبر مقبول اور اس کا حکم 35
- خبر واحد محتف بالقرائن اور اس کی اقسام 35
- مقبول کی تقسیم: صحیح اور حسن کی طرف 37
- صحیح لذاتہ 37
- تعریف کی شرح 37
- صحیح کے مراتب 39
- شیخین کی شرط 40
- حسن لذاتہ 40
- صحیح لغیرہ 41
- حسن لغیرہ 42
- ترمذی وغیرہ کا قول: ''حدیث حسن صحیح'' ہے 43
- ترمذی کا قول: ''حدیث حسن غریب'' ہے 44
- زیادت ثقہ اور خبر کی محفوظ و شاذ کی طرف تقسیم 46
- خبر معروف و منکر 48

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- متابعت اور اس کی اقسام 48
- متابع، شاہد، اعتبار 49
- خبر محکم اور مختلف الحدیث 52
- جب دو مقبول احادیث میں تعارض پیدا ہو جائے؟ 52
- نسخ اور اس کو پہچاننے کے طریقے 54
- خبر مردود اور رد کے اسباب 56
- سقط کی اقسام 56
- مردود کی سقط کے اعتبار سے تقسیم 57
- خبر معلق 57
- خبر مرسل 57
- مرسل کا حکم 58
- مراسیل صحابہ 59
- خبر معضل 59
- خبر منقطع 60
- خبر مدلس 60
- تدلیس کی اقسام 60
- مرسل خفی 61
- وہ امور جن سے تدلیس اور ارسال خفی پہچانا جاتا ہے 62
- راوی میں جرح وطعن کے اسباب 63
- کذب الراوی (موضوع) 63
- موضوع اور اس کو روایت کرنے کا حکم 63
- احادیث وضع کرنے کے اسباب 64
- وضع کو پہچاننے کے طریقے 66
- التھمۃ بالکذب (متروک) 67

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- فحش الغلط، کثرة الغفلة، فسق الراوی (منکر) 67
- وہم راوی (معلول) 68
- مخالفۃ الراوی 71
- خبر مدرج 71
- مدرج کی اقسام 71
- ادراج کے اسباب وحکم اور پہچاننے کے طریقے 73
- خبر مقلوب 74
- متصل سند میں زیادتی 76
- خبر مضطرب 77
- خبر مصحف 78
- خبر محرف 79
- جہالت راوی 80
- مجہول کی اقسام 80
- مبہم اور اس کی روایت کا حکم 81
- بدعت 82
- سوء حفظ 83
- خبر کی تقسیم مرفوع، موقوف اور مقطوع کی طرف 84
- مرفوع اور اس کی اقسام 84
- موقوف صحابی اور صحبت کی پہچان کے طریقے 86
- مقطوع کی تعریف اور مقطوع اور منقطع میں فرق 87
- تابعی 88
- مخضرم 88
- علو ونزول 88
- خبر کی عالی ونازل کی طرف تقسیم 89

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- نسبی کی اقسام 90
- موافقت 90
- بدل 91
- مساوات 91
- مصافحہ 92
- اقران اور مدبج کی روایت 93
- اکابر کا اصاغر سے روایت کرنا اور اس کے برعکس 95
- سابق ولاحق 96
- مہمل 97
- جس نے حدیث بیان کی اور بھول گیا 98
- مسلسل 100
- متفق ومفترق 102
- مؤتلف ومختلف 103
- متشابہ 103
- تحمل حدیث اور ادائے حدیث کے طریقے 105
- تحمل کے طریقے اور ادائے حدیث کے صیغے 105
- سماع 105
- قراءت 106
- اجازہ 107
- مناولہ 108
- مکاتبہ 108
- اعلام 109
- وصیت 109
- وجادہ 109

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- جرح وتعدیل 111
- توثیق وتجریح کے مراتب 112
- تعدیل کے مراتب 112
- جرح کے مراتب 114
- اسماء، کنیت وانساب، القاب، موالی کی پہچان 117
- موالی 121
- ولاء کی اقسام 121
- حدیث لکھنا و موازنہ کرنا اور بیان کرنا اور حصول کے لیے سفر کرنا 122
- حدیث لینا، سننا 123
- حدیث کا تقابل کرنا 123
- حدیث بیان کرنا 123
- حصول حدیث کے لیے سفر کرنا 124
- حدیث کے موضوع پر تصنیف کرنا 124
- تصنیف کی اقسام 124
- جوامع 125
- مسانید 125
- معاجم 125
- علل، معلول 125
- اجزاء 126
- اطراف 126
- مستدرکات 126
- مستخرجات 127
- شیخ وطالب علم کے آداب 128
- خاتمہ: نبی اکرم ﷺ کی سنت پوری امت پر حجت ہے 130

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتساب

تمام مشفق اساتذہ کرام (حفظہم اللہ) خصوصا شیخ الحدیث والتفسیر مولانا عبدالحمید محدث ہزاروی (حفظہ اللہ) محدث زماں بخاری وقت مولانا حافظ عبدالمنان محدث نورپوری (رحمہ اللہ) جن کے خرمن علم سے خوشہ چینی نصیب ہوئی اور مشفق والدین جن کی خصوصی توجہ، تربیت اور دعاؤں سے یہ بندہ ناچیز اس قابل ہوا۔

کتبہ!
ابو محمد عبدالغفار بن عبدالخالق (عفی اللہ عنہ)

متعلم: مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب

سابق مدرس: الجامعۃ الحرمین الحدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرف تمنا

سنہری سلسلہ حصولِ علم

آج کل ہر طرف سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور دورہ ہے۔ دنیا میں ایک دوڑ لگی ہوئی ہے کہ حصول علم کے ذرائع کو کس طرح آسان سے آسان تر بنایا جاسکے۔ تاکہ پسماندگی اور جہالت کو خواندگی اور علم کے نور سے دور کیا جاسکے۔ دنیا کو جلد از جلد اور آسان ترین پیرائے میں زیور علم سے آراستہ و پیراستہ کیا جاسکے۔ بعض لوگوں نے دقیق انگریزی و عربی کتب کو اردو کے قالب میں ڈھال کر پیش کیا ہے۔ بعض نے اس کو ویڈیو فلم کی صورت میں فلما کر پیش کیا ہے۔ بعض نے بعض دوسرے سمعی و بصری طریقے اختیار کیے ہیں۔ یہی صورت حال اسلامی علوم وفنون میں ایک عرصہ سے جاری و ساری ہے۔ دین اسلام کی مشکل کتب کو بعض لوگوں نے کچھ آسان ترین اسلوب میں ترجمہ کر کے پیش کیا ہے، تاکہ ہر طالبعلم کے دل و دماغ میں علوم وفنون کو راسخ کیا جاسکے۔

پاکستان میں ایسے لوگوں میں ہمارے فاضل نوجوان سکالر ابو محمد عبد الغفار بن عبد الخالق بھائی بھی ہیں جو کہ فی الحال مدینہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔ وہ ہر وقت اس کوشش و غور وفکر میں محو رہتے ہیں کہ مدارس دینیہ کے طلبہ کے نصاب کو آسان سے آسان پیرائے میں کس طرح پیش کیا جائے کہ جس سے ان کے ذوق علم میں اضافہ ہو اور وہ مجبوری، بے دلی اور صرف امتحان پاس کرنے کی ضرورت کے تحت وقتی طور پر ہی تیاری نہ کریں بلکہ ان کا مقصود یہ ہے کہ وہ دلجمعی رغبت و دلچسپی کے ساتھ کتب دینیہ میں موجود علم کے خزانے کو اپنے دل و دماغ کے نہاں خانوں میں اتارتے جائیں اور یوں جید اور راسخ فی العلم علماء بن کر امت محمدیہ میں اپنا مثبت تعمیری کردار ادا کریں۔

اسی سلسلہ میں موصوف نے کئی مروجہ نصاب کی کتب پر طبع آزمائی کی ہے اور ان کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہایت آسان اور عام فہم اسلوب میں ڈھال کر تشنگان علم دین کے سامنے پیش کیا ہے۔طلباء دین کو اپنی علمی پیاس بجھانے اور عام فہم آسان طریقوں سے علم حاصل کرنے کے لیے اُن کی کتب کا پہلی فرصت میں مطالعہ کرنا چاہیے۔فاضل نوجوان مصنف نے مختلف مشکل کتب کو مختصر مگر جامع پُرمغز سوال و جواب کی صورت میں پیش کر کے طلبہ کے لیے دقیق کتب کو سمجھنا نہایت آسان بنا دیا ہے، اب تک ان کی مندرجہ ذیل کتب سوال و جواب کی صورت میں منظر عام پر آ چکی ہیں]

1. شرح مائة عامل سوالاً جواباً
2. اطیب المنح سوالاً جواباً
3. شرح نخبة الفكر سوالاً جواباً
4. هداية النحو سوالاً جواباً

اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے اور ان سے اپنے دین کی سربلندی کا زیادہ سے زیادہ کام لے۔آمین یارب العالمین

موصوف حافظ عبد المنان نور پوری رحمہ اللہ اور حافظ عبد السلام بن محمد حفظہ اللہ کے ہمسایہ بھی ہیں اور حافظ عبد المنان نور پوری رحمہ اللہ کے کامیاب و قابل شاگردوں میں شامل ہیں۔ موصوف ان بزرگوں کے اسلوب میں دعوت دین کے فریضہ کو سرانجام دینے کے لیے پُرجوش بھی ہیں اور پُرعزم بھی۔کتاب و سنت کی اشاعت کے مثالی ادارے دارالابلاغ اور راقم ناچیز کے ساتھ ان کی خصوصی محبت ہے۔اللہ کریم اسے قائم رکھے آمین اور ہماری دین اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے جاری کوششوں کو قبول فرمائے۔آمین

خادم کتاب و سنت

محمد طاہر نقاش

۲۰ جولائی ۲۰۱۸ء، لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

از: رحمت اللہ شاکر (حفظہ اللہ)

فاضل مدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ مسجد مکرم اہلحدیث

اللہ خالق و مالک ہے، جس نے کائنات کا اتنا بڑا نظام ترتیب دیا اور اس کو چلانے کا پورا بندوبست فرمایا ہر مخلوق کی ضروریات کا پورا خیال کرتے ہوئے اس کا وافر ذخیرہ زمین میں رکھا ،تمام مخلوقات میں سے انسان اشرف ہے، اس کو جسمانی ضروریات کے ساتھ ساتھ اپنے خالق و مالک کی پہچان کے لیے ہدایت وراہنمائی کی ضرورت تھی جو اس کے مقصد تخلیق کو واضح کردے اس کے لیے آسمان سے وحی نازل فرمائی جو قرآن وحدیث کے مجموعے کا نام ہے، اور اس کو اتنا آسان بنا دیا کہ ہر انسان اس سے اپنی ضرورت کی حد تک معمولی سی کوشش سے استفادہ کر سکتا ہے، لیکن اس میں رسوخ ومہارت پیدا کرنے کے لیے عربی زبان کے قواعد وضوابط کو سمجھنا ضروری ہے تاکہ اہل علم کو قرآن وسنت کی صحیح معرفت حاصل ہو اور اس کی روشنی میں لوگوں کی راہنمائی کر سکیں لہذا دین کے طالب علم کے لیے مختلف علوم وفنون مثلاً نحو، صرف، اصول حدیث وغیرہ میں کافی حد تک مہارت ضروری ہے عربی زبان میں یہ ذخیرہ وافر موجود ہے، ان کے تراجم اور شروحات مارکیٹ میں دستیاب ہیں جن سے کافی حد تک معاملہ آسان ہو گیا چونکہ آئے دن سہولت در سہولت کی تلاش جاری ہے لہذا اس مقصد کے تحت ابو محمد عبدالغفار بن عبدالخالق (متعلم :مدینہ یونیورسٹی) نے ''اطیب المنح'' کو سوالا جوابا تحریر کر دیا ہے۔

اللہ تعالی ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے مزید دین حنیف کی خدمت کا شرف بخشے کتاب وسنت کے معاون علوم وفنون کی خدمت کے ساتھ ساتھ اصل علم قرآن وحدیث کی خدمت کا شرف بھی نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین

کتبہ: رحمت اللہ شاکر

فاضل مدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ مسجد مکرم اہلحدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

از: خواجہ محمد عدنان (حفظہ اللہ)

مدیر و شیخ الحدیث: الجامعۃ الحرمین اہلحدیث

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد!

حضرت عبداللہ بن مبارک (رحمہ اللہ) کا قول ہے: (الاسناد من الدین و لو لا الاسناد لقال من شاء ما شاء) سندیں دین میں سے ہیں اگر سندیں نہ ہوتی تو جس کی جو مرضی ہوتی وہ کہہ دیتا۔

علم حدیث کے تحقیقی مطالعہ کے لیے مصطلحات محدثین کا جاننا نہایت ضروری ہے اور خوش قسمت ہے وہ شخص جو کتاب وسنت پر سلف صالحین کے فہم کی روشنی میں عمل کرتا ہے اور ہر وقت احادیث کی تحقیق اور جستجو کرتا ہے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اللہ رب العزت جس کسی سے کام لینا چاہتے ہے تو اس کو ہر قسم کی توفیق عنایت فرماتے ہیں، اور یہ محض اللہ کا فضل ہے (ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء)

محترم بھائی ابو محمد عبدالغفار بن عبدالخالق (مدظلہ العالی) (متعلم: مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب) کی کتاب "اردو خلاصہ" من اطیب المنح فی علم المصطلح "سوالا جوابا" دیکھ کر بہت زیادہ خوشی ہوئی اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالی ان کی اس محنت کو طلباء حدیث کے لیے مفید بنائے اور مصنف کے لیے اس کتاب کو توشہ آخرت بنائے۔

آمین یارب العالمین

مکتبہ: خواجہ محمد عدنان

(مدیر و شیخ الحدیث: الجامعۃ الحرمین اہلحدیث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

از: محمد یحییٰ شاھین (حفظہ اللہ)

فاضل مدرس: الجامعۃ الحرمین اہلحدیث

الحمدللّٰہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد!

ماہ جولائی کے اس شدید گرم موسم میں لکھنا منقطع کیا ہوا ہے پر دل کا کیا کیا جائے مدینہ سے ہماری الفت ہے ہی بہت زیادہ، مدینہ ہماری محبتوں، راحتوں کا مرکز ہے، مدینہ مسکن خیر الانام ہے، خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں دیار نبی ﷺ میں رہنا نصیب ہو جائے، کیا کہنے ان طالب علموں کے جو جوار رحمت میں کتاب وسنت کا لازوال علم حاصل کر رہے ہیں۔

انہی موتیوں کی لڑی کا ایک نگینہ الجامعۃ الحرمین کے سابق مدرس ابو محمد عبدالغفار بن عبدالخالق (متعلم: مدینہ یونیورسٹی) ہیں جنھوں نے خواہش کی کہ موصوف کی کتاب ''اطیب المنح سوالاً جواباً'' پر ایک نظر ہو جائے اور چند سطور لکھ دی جائیں لہذا انکار ممکن نہ تھا کیونکہ میرا ایمان ہے کہ شہر رسول ﷺ سے وابستہ ہر چیز سے محبت خود آقا ﷺ سے محبت ہے۔

موصوف مدینہ یونیورسٹی کے انتہائی ذہین، ہونہار، محنتی طالب علم ہیں دو کتب ''شرح مائۃ عامل سوالاً جواباً اور ھدایۃ النحو سوالاً جواباً'' لکھ چکے ہیں، اللہ زور قلم اور زیادہ کرے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ''اردو خلاصہ اطیب المنح سوالاً جواباً'' کو سند قبولیت عطا فرمائے اور موصوف، ان کے والدین اور اساتذہ وجملہ معاونین کے لیے ذخیرہ آخرت و ذریعہ نجات بنائے، اور الجامعۃ الحرمین کے تمام اساتذہ وطلباء خصوصا الشیخ عبدالودود بن عبدالخالق برادر اکبر ابو محمد عبدالغفار بن عبدالخالق کو تادم آخر دین حنیف کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین

العبد الفقیر: محمد یحییٰ شاھین

خادم الجامعۃ الحرمین اہلحدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

از: یٰسین ہزاروی (حفظہ اللہ)

فاضل مدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ مسجد مکرم اہلحدیث

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

علم مصطلح الحدیث ایک اہم علم ہے، جس پر حدیث کی صحت و سقم کا انحصار ہوتا ہے جس کی معرفت سے حدیث کے مقبول و مردود ہونے کا ادراک ہوتا ہے اس فن میں محدثین علمائے کرام نے بہت سی کتب لکھیں ہیں پھر انکی تراجم و شروحات بھی لکھی ہیں۔

اس سلسلہ کی ایک اہم کڑی "من اطیب المنح فی علم المصطلح" کی تسہیل سوالاً جواباً کی صورت میں ہے جو ہمارے عزیزم مولانا ابومحمد عبدالغفار بن عبدالخالق صاحب (متعلم: مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب) کی تالیف ہے یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ کسی کتاب کو حل کرنے اور سمجھنے کے لیے سوال و جواب کا انداز ایک نہایت مؤثر طریقہ ہے اس لیے موصوف نے "من اطیب المنح فی علم المصطلح" کی تسہیل میں سوال و جواب کا طریقہ اختیار کیا۔

اللہ تعالیٰ موصوف کی زندگی میں برکتیں نازل فرمائے اور دین حنیف کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور قبولیت سے نوازے۔

آمین یارب العالمین

کتبہ: یٰسین ہزاروی

فاضل مدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ مسجد مکرم اہلحدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

از: عبداللہ بن حافظ عبدالمنان نور پوری (ﷺ)

متعلم : مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ امابعد!

حدیث کے حقیقی مطالعہ کے لیے اصطلاحات محدثین کا جاننا بہت ضروری ہے اور خوش قسمت ہے وہ شخص جو کتاب وسنت پر سلف صالحین کے فہم کی روشنی میں عمل کرتا ہے اور ہر وقت احادیث کی تحقیق کی جستجو میں رہتا ہے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

ہر دور میں علماء نے علم مصطلح میں کتب اور ان کی شروحات تحریر کی اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ''من اطیب المنح فی علم المصطلح'' کی تسہیل سوالاً جواباً کی صورت میں ہے جو ہمارے بھائی مولانا ابومحمد عبدالغفار بن عبدالخالق صاحب (متعلم : مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب) کی قابل تعریف کوشش ہے، یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ کسی کتاب کو حل کرنے اور سمجھنے کے لیے سوال وجواب کا انداز ایک نہایت مؤثر طریقہ ہے۔

اللہ رب العزت جس کسی سے کام لینا چاہتے ہے تو اس کو ہر قسم کی توفیق عنایت فرماتے ہیں، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس محنت کو طلباء حدیث کے لیے مفید بنائے اور مصنف کے لیے اس کتاب کو توشہ آخرت بنائے۔

آمین یارب العالمین

کتبہ: عبداللہ بن حافظ عبدالمنان نور پوری

(متعلم : مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ از : مصنف

الحمد لله وحده والصلاة والسلام علی من لا نبي بعده امابعد !

کتاب اللہ کی تعلیم کے بعد اگر سب سے زیادہ کسی علم اور فن کی عظمت و مقام ہے تو وہ مصطلح الحدیث کا ہے اسی فن سے ہم صحیح احادیث کو ضعیف سے الگ کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا﴾ [الحجرات: ٦] "اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس فاسق کوئی خبر لائے تو اس کی تحقیق کر لو"

اسی آیہ مبارکہ کے تحت محدثین نے احادیث کی صحت وضعف کو پرکھنے کے لیے چند اصول وضابطے قائم کیے جن کی روشنی کے تحت ہم صحیح وحسن احادیث کو ضعیف وموضوع سے الگ کر سکتے ہیں۔

اور زمانہ قدیم سے علماء کرام نے اس فن میں بہت زیادہ کتب تحریر کی اور بہت سو نے ان کی شروحات لکھی گئی، ایک کتب تو ایسی ہیں جن کی بیسیوں شروحات لکھی جا چکی ہیں، لیکن اس کے باوجود ہر شرح کے بعد مزید کام کی ضرورت پڑتی ہے، تو اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے بندہ ناچیز نے "علم المصطلح" کی ابتدائی کتاب (من اطیب المنح فی علم المصطلح) کو سوال وجواب کی شکل دے دی تاکہ ان قواعد کو سمجھنے میں آسانی ہو کیونکہ سوال وجواب کی صورت میں بات زیادہ ذہن نشین ہوتی ہے۔

اور یہ اللہ احکم الحاکمین کا خصوصی کرم ہے کہ اس نے اپنے فضل سے اپنے اس بندہ ناچیز سے اپنے دین کا ادنی سا کام لے لیا ورنہ میں اس قابل کہاں تھا کہ یہ کام کر سکتا۔

اور اس کتاب کو سوال وجواب کی صورت میں پیش کرنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ کے صحیح فرامین کو سقیم سے الگ کرنے کا ذریعہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اپنے تمام معاونین کا انتہائی مشکور ہوں خصوصا الشیخ رحمت اللہ شاکر (ﷺ) فاضل مدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ مسجد مکرم اہلحدیث اور الشیخ حافظ حامد مشتاق (ﷺ) فاضل: مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب جنہوں نے اصلاح فرمائی اور قدم قدم پر مفید مشوروں سے نوازا اور میں مولانا طاہر نقاش (ﷺ) مدیر: دارالابلاغ کا بھی بہت زیادہ مشکور ہوں جنہوں نے اس کتاب کو طبع کر کے قارئین کی نظر کیا اور دیگر حضرات کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے کسی بھی لحاظ سے حوصلہ افزائی کی اللہ تعالیٰ ان سب کے علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے، اور ان سب سے اپنے دین کا زیادہ سے زیادہ کام لے۔

اور آخر میں اپنے محسن استاذ الشیخ خواجہ محمد عدنان بن فضیلۃ الشیخ مولانا خواجہ محمد قاسم صاحب (مدیر وشیخ الحدیث: الجامعۃ الحرمین الحدیث) کا بھی انتہائی مشکور ہوں جنہوں نے دور طالب علمی میں تدریس کا شوق دلا کر مجھے آج اس قابل بنایا کہ میں نے یہ کام کیا۔

معزز قارئین: سے گزارش ہے کہ دوران مطالعہ جہاں بھی سہو پائیں تو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اصلاح کی جا سکے۔

اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ہمارے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور اس کا نفع عام کر دے اور اس کو میرے اور تمام معاونین کے لیے توشہ آخرت بنا دے۔

کتبہ: ابو محمد عبدالغفار بن عبدالخالق

متعلم: مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب

سابق مدرس: الجامعۃ الحرمین الحدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

تاریخ وتدوین علم مصطلح الحدیث

سوال: مصطلح الحدیث کی تدوین کے مراحل کیا ہیں؟

جواب: علوم اسلامیہ کی تدوین کے ساتھ ساتھ علم مصطلح الحدیث کی بھی تدوین کی گئی لیکن یہ تدوین متفرق اقسام پر مشتمل علم کی کتب میں تھی جیسے "الرسالة" اور "الأم" جو دونوں امام شافعی رحمہ اللہ کی ہیں، اور مقدمہ صحیح مسلم، اور جامع ترمذی کے آخر میں۔

تو جب چوتھی صدی ہجری آئی تو اس میں علوم وفنون پروان چڑھے اور اصطلاحات قائم ہو گئیں، تو سب سے پہلے فن مصطلح میں قاضی ابو محمد الحسن بن عبدالرحمٰن بن خلاد رامہرمزی (المتوفی ۳۶۰ھ) نے ایک ابتدائی کتاب الگ تصنیف کی جس کا نام انہوں نے "المحدث الفاصل بين الراوي والواعي" رکھا پھر ان کے بعد علماء نے اس فن میں وسعت پیدا کی، تو ابو عبداللہ الحاکم نیشاپوری (المتوفی ۴۰۵ھ) آئے انہوں نے اس فن میں "معرفة علوم الحديث" تصنیف کی لیکن نہ تو وہ اس کی تہذیب کر سکے اور نہ اس کو مکمل (تیار) کر سکے، پھر ان کے بعد ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی (المتوفی ۴۳۰ھ) آئے تو انہوں نے حاکم کی کتاب پر استخراجا کام کیا (جس کا نام "المستخرج" پڑ گیا) اور پیچھے آنے والوں کے لیے کئی چیزیں چھوڑ دیں، پھر ان کے بعد الخطیب ابوبکر بغدادی (المتوفی ۴۶۳ھ) آئے تو انہوں نے روایت کے قوانین میں "الكفاية في أصول علم" اور اس کے آداب میں "الجامع لآداب الشيخ والسامع" تصنیف کیں اور اس کے علاوہ حدیث کے اکثر فنون میں کئی ایک کتب الگ الگ تصنیف کیں، اور حافظ ابوبکر بن نقطہ نے کہا کہ: خطیب کے بعد جو بھی آیا وہ ان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتب کا محتاج ہے۔

پھر ان کے بعد قاضی عیاض (المتوفی ۵۴۴ھ) آئے تو انہوں نے اس فن میں کچھ چیزیں (مواد) جمع کی جس کا نام انہوں "الالماع فی ضبط الروایۃ وتقیید السماع" رکھا، پھر اس کے بعد ابو حفص عمر میانجی (المتوفی ۵۸۰ھ) آئے تو انہوں نے (اس فن میں) ایک جزء (رسالہ) تالیف کیا جس کا نام "مالا یسع المحدث جهله" رکھا، پھر ان کے اور دیگر ائمہ کے بعد حافظ ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمٰن المعروف ابن صلاح دمشقی (المتوفی ۶۴۳ھ) آئے تو جب وہ مدرسہ اشرفیہ، دارالحدیث میں تدریس حدیث کے لیے فائز ہوئے تو انہوں نے اپنی کتاب "علوم الحدیث المعروف: مقدمه ابن الصلاح" کو جمع کیا تو اس کے فنون کی تہذیب کی اور آہستہ آہستہ اس کی املاء کروائی اور خطیب کی متفرق تصانیف کا اہتمام کیا اور ان کے متفرق مقاصد کو جمع کیا اور اس میں دوسری کتب سے ان کے اہم فوائد ملا دیئے تو انہوں نے اس کتاب میں وہ کچھ جمع کر دیا جو مختلف جگہوں پر تھا، تو اسی وجہ سے علماء نے ان پر اتفاق کیا اور انہی کے طریقے پر چلے، تو ان میں سے کچھ نے اس کا اختصار کیا جیسے نووی نے اپنی کتاب "ارشاد طلاب الحقائق" (اس کے مخطوطات مکتبہ سلیمانیہ اور مکتبہ الظاہریہ دمشق میں موجود ہیں) میں اور بلقینی نے اپنی کتاب "محاسن الاصطلاح فی تضمین کتاب ابن الصلاح" میں، اور ان میں سے کچھ نے اسے شعروں میں منظم کیا جیسے عراقی نے اپنی کتاب "ألفية الحديث" میں، اور ان میں سے کچھ نے اس پر استدراک و معارضہ کیا۔

اس کے باوجود ان مختصر کتب میں سب سے زیادہ نفع بخش کتاب حافظ ابن حجر (المتوفی ۸۵۲ھ) کی کتاب "نخبة الفكر في مصطلح اهل الاثر" ہے، اور بہت سے علماء نے اس کی شرح لکھی، ان میں سے حافظ ابن حجر خود بھی ہیں اور ان کے بیٹے محمد بن احمد بن حجر نے اور عبدالرؤف مناوی اور محمد صادق بن عبدالهادی سندھی نے بھی اس کی شرح لکھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اسی طرح ان میں سے ایک جماعت نے "نخبة الفكر" کو شعروں میں منظم کیا ان میں سے شہاب الدین احمد طوفی (المتوفی ۸۸۳ھ) اور محمد بن اسماعیل امیر صنعانی (المتوفی ۱۱۸۲ھ) ہیں، اور اس نظم (شعروں) کی سب سے مختصر نظم "المنظومة البيقونية" شیخ عمر بن محمد بن فتوح بیقونی دمشقی کی ہے، اور ان میں سے جنہوں نے اس کی شرح لکھی نواب صدیق حسن خان (المتوفی ۱۳۰۷ھ) ہیں اور انہوں نے اس کا نام "العرجون في شرح البيقون" رکھا، اور اس میں تحریر کی گئی کتب میں سے سیوطی کی کتاب "تدريب الراوي شرح تقريب النواوي" ہے، اور سخاوی کی کتاب "فتح المغيث شرح الألفية" ہے اور صنعانی کی کتاب "توضيح الأفكار شرح تنقيح الانظار" ہے، اور جمال الدین قاسمی کی کتاب "قواعد التحديث من فنون مصطلح الحديث" ہے، اور جزائری کی کتاب "توجيه النظر على علم الاثر" ہے۔ اللہ ان سب کو بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابتدائی باتیں

سوال......: اطیب المنح کے مصنف کا کیا نام ہے؟

جواب......: اطیب المنح کے دو مصنف ہیں: ① الشیخ عبدالکریم المراد حفظہ اللہ ② الشیخ عبدالمحسن العباد حفظہ اللہ

سوال......: اطیب المنح فی علم المصطلح کا کیا معنی ہے؟

جواب......: اطیب المنح فی علم المصطلح کا معنی حدیث کی اصطلاح کا عمدہ تحفہ ہے۔

مصطلح الحدیث کی تعریف

موضوع اور فائدہ:

سوال......: مصطلح الحدیث کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: مصطلح الحدیث: ان اصول اور قواعد کا علم ہے جن سے قبول (مقبول) ورد (مردود) ہونے کے اعتبار سے سند اور متن کے حالات معلوم کیے جاتے ہیں۔

سوال......: مصطلح الحدیث کا موضوع کیا ہے؟

جواب......: مصطلح الحدیث کا موضوع: قبول (مقبول) اور رد (مردود) ہونے کی حیثیت سے سند اور متن ہوتے ہیں۔

سوال......: مصطلح الحدیث کا فائدہ اور غرض وغایت کیا ہے؟

جواب......: مصطلح الحدیث کا فائدہ اور غرض وغایت: احادیث میں سے صحیح احادیث کو ضعیف احادیث سے الگ کرنا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث وخبر

اثر اور دوسری اصطلاحات

سوال......: حدیث کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

جواب......: **حدیث کی لغوی تعریف**: "الـــحـــديـــد" نئی بات، حدیث کی جمع "احادیث" آتی ہے جو کہ خلاف قیاس ہے۔

اور اصطلاحی تعریف: حدیث وہ قول یا فعل یا تقریر یا وصف خَلقی یا خُلقی ہے جو نبی ﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔

سوال......: خبر کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

جواب......: خبر: کی **لغوی تعریف**: "النبا" خبر دینا۔

اور اصطلاحی تعریف: اس کی تین تعریفات کی گئی ہیں:

① خبر جمہور محدثین کے نزدیک حدیث کا ہم معنی ہے۔

② خبر، حدیث کے برعکس وہ حوداث تاریخی وغیرہ ہیں جو غیر نبی سے منقول ہوں۔

③ لفظ خبر احادیث نبوی اور حوادث تاریخی دونوں پر بولا جاتا ہے ان دونوں میں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے۔

سوال......: اثر کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

جواب......: اثر: کی **لغوی تعریف**: "بقية الشيء" کسی چیز کا باقی ماندہ حصہ۔

اصطلاحی تعریف: ① اثر ان اقوال اور افعال کو کہتے ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ سے منقول ہوں، ② بعض کے نزدیک اثر، حدیث کے ہم معنی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث قدسی

سوال......: حدیث قدسی کسے کہتے ہیں؟

جواب......: حدیث قدسی: وہ ہے جسے نبی اکرم ﷺ اللہ عزوجل کی طرف نسبت کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں۔

سوال......: حدیث قدسی اور قرآن کریم میں کیا فرق ہے؟

جواب......: حدیث قدسی اور قرآن کریم میں فرق: قرآن کے الفاظ معجزہ ہیں، اور اس کی تلاوت عبادت ہے، اور اس کے ثبوت کے لیے تواتر شرط ہے۔

اور حدیث قدسی کے الفاظ معجزہ نہیں اور نہ اس کی تلاوت عبادت ہے اور نہ اس کے ثبوت کے لیے تواتر شرط ہے، احادیث قدسیہ سو سے زائد ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے جسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے: (عن أبي ذر رضی اللہ عنہ عن النبي ﷺ فيما يرويه عن اللّٰه تعالى أنه قال: (ياعبادي اني حرمت الظلم على نفسي وجعلته بينكم محرما فلا تظالموا) سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے وہ روایت بیان کرتے ہیں جو نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے میرے بندو! میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام کیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اس کو حرام قرار دیا ہے پس تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

سوال......: حدیث قدسی کو روایت کرنے کے کتنے صیغے ہیں؟

جواب......: حدیث قدسی کو روایت کرنے کے دو صیغے ہیں:

① (قال رسول الله ﷺ فيما يرويه عن ربه عزوجل) رسول اللہ ﷺ نے وہ بات بیان فرمائی جو آپ ﷺ نے اللہ عزوجل سے روایت کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

②(قال اللہ عزوجل فیما رواہ عنہ رسولہ) اللہ تعالیٰ نے وہ بات بیان فرمائی جو اس سے اس کے رسول ﷺ نے روایت کی، دونوں کا معنی ایک ہے۔

سند

سوال......: سند کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

جواب......: السند: (ن پر زبر) لغوی معنی: "المعتمد" جس پر اعتماد کیا جائے۔

اور اس کا اصطلاحی معنی: "سلسلة الرجال الموصلة الى المتن" راویوں کا ایسا سلسلہ جو متن تک پہنچا دے۔

متن

سوال......: متنکی لغوی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

جواب......: المتن: (ت پر جزم) لغوی معنی: "ما صلب وارتفع من الارض" وہ حصہ جو سخت ہو اور زمین سے ابھرا ہو۔

اصطلاحی معنی: کلام کا وہ حصہ جہاں پر سند ختم ہو جائے۔

اسناد

سوال......: اسناد کے کیا معانی ہیں؟

جواب......: الاسناد: اس کے دو معانی ہیں: ① حدیث کو سند کے ساتھ اس کے قائل کی طرف منسوب کرنا، ② راویوں کا ایسا سلسلہ جو متن تک پہنچا دے، یہ سند کے ہم معنی ہے۔

مسنَد و مسنِد

سوال......: المُسنَد کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: المُسنَد: (ن پر فتحہ) اس کے مندرجہ ذیل دو معانی ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① ہر وہ کتاب جس میں ایک صحابی یا زیادہ کی احادیث علیحدہ علیحدہ جمع کی گئی ہوں ، جیسے مسند احمد اور مسند عبداللہ بن عمر، جو محمد بن ابراہیم طرطوسی کی تصنیف ہے۔

② رسول اللہ ﷺ کی وہ مرفوع حدیث جو سند کے اعتبار سے متصل ہو۔

سوال......: المُسنِد کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: المُسنِد (ن پر کسرہ): وہ راوی ہے جو حدیث با سند روایت کرے، خواہ اس کے پاس اِس حدیث کا علم (فہم) ہو یا وہ صرف روایت کر رہا ہو۔

محدث

سوال......: محدث کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: المحدث : وہ ہے جو روایت اور درایت کے اعتبار سے علم حدیث کے ساتھ مشغول ہو اور بہت سی روایات اور ان کے راویوں پر اطلاع رکھتا ہو۔

روایت ودرایت

سوال......: روایت اور درایت کا کیا معنی ہے؟

جواب......: روایت : احادیث کو سندوں کے ساتھ نقل کرنا اور انہیں پرکھنا ۔ درایت : احادیث کے متون کے معانی و مطالب پر مطلع ہونا۔

حافظ

سوال......: حافظ کسے کہتے ہیں؟

جواب......: الحافظ: اس کے متعلق مندرجہ ذیل دو اقوال ہیں:

① اکثر محدثین کے نزدیک یہ محدث کے ہم معنی ہے۔ ② بعض کے نزدیک حافظ کا درجہ محدث سے بلند ہے، اس لیے کہ حافظ ہر طبقہ کے (راویوں اور روایات کے) احوال کو محدث سے زیادہ جانتا ہے۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

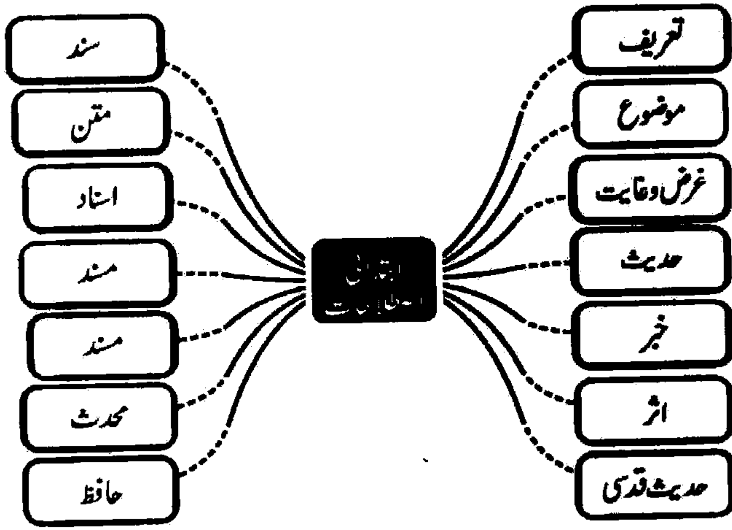

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبر کی تقسیم

متواتر اور آحاد کی طرف

سوال......: قلت وکثرت طرق کے اعتبار سے خبر کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: قلت وکثرت طرق کے اعتبار سے خبر کی دو اقسام ہیں: ① متواتر ② آحاد۔

خبر متواتر

سوال......: متواتر کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: المتواتر: لغوی معنی: متواتر (التواتر) سے ماخوذ ہے جس کا معنی (التتابع) ہے "پے در پے ہونا" اصطلاحی تعریف: متواتر وہ ہے جس کو راویوں کی اتنی بڑی جماعت روایت کرے جن کا عادتاً جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو۔

متواتر کی اقسام

سوال......: خبر متواتر کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: خبر متواتر کی دو قسمیں ہیں: ① متواتر لفظی ② متواتر معنوی

سوال......: متواتر لفظی کسے کہتے ہیں؟

جواب......: متواتر لفظی: وہ ہے جس کے الفاظ اور معانی دونوں میں تواتر ہو۔

مثال: (من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار) "جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ آگ بنا لے۔" اس حدیث کو (۷۳) تہتر سے زیادہ صحابہ نے روایت کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال......: متواتر معنوی کسے کہتے ہیں؟

جواب......: متواتر معنوی: وہ ہے جس کے معنی میں تواتر ہو اور الفاظ میں تواتر نہ ہو، اس کی مثالیں بہت زیادہ ہیں: جیسے موزوں پر مسح کرنے کی حدیث اور عذاب قبر کی حدیث۔

متواتر کی شرائط

سوال......: متواتر کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب......: متواتر کی مندرجہ ذیل چار شرطیں ہیں:

① اس کو راویوں کی بھاری تعداد روایت کرے، ② یہ کثیر تعداد سند کے تمام طبقوں میں پائی جاتی ہو، ③ ان کا جھوٹ پر متحد و متفق ہونا عادتاً محال ہو، ④ ان کی خبر کا اعتماد حس پر ہو، خبر کا تعلق مشاہدہ یا سماع سے ہو۔

متواتر کا حکم

سوال......: متواتر کا حکم کیا ہے؟

جواب......: ① معتمد موقف یہ ہے کہ خبر متواتر علم ضروری (علم یقینی) کا فائدہ دیتی ہے اور یہ وہی علم ہے جس کی طرف انسان محتاج ہوتا ہے جس کا رد کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

② اور کہا گیا ہے کہ یہ خبر متواتر علم نظری (علم ظنی) کا فائدہ دیتی ہے لیکن یہ قول درست نہیں کیونکہ تواتر کے ساتھ علم تو اس عام شخص کو بھی حاصل ہو جاتا ہے جس میں غور و فکر کی صلاحیت نہ بھی ہو۔

سوال......: علم ضروری اور علم نظری سے کیا مراد ہے؟

جواب......: علم ضروری: وہ علم ہے جس کو تسلیم کرنے پر انسان اس طرح مجبور ہو جائے کہ اسے رد نہ کر سکے (جیسے آنکھوں دیکھا حال) اور علم نظری: وہ علم ہے جو تفکر و تدبر اور تحقیق و جستجو پر موقوف ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخبار آحاد

سوال......:خبر آحاد کی تعریف کیا ہے؟

جواب......:الآحاد: اُحد کی جمع ہے جس کا معنیٰ (الواحد) ہے،لغوی معنی: جس کو ایک شخص روایت کرے،اصطلاحی تعریف:وہ خبر ہے جس میں متواتر کی شرطیں نہ پائی جائیں۔

سوال......:خبر واحد کس علم کا فائدہ دیتی ہے اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب......:خبر واحد علم ظن کا فائدہ دیتی ہے اور بعض کے نزدیک علم (ضروری) کا، بہر حال ہر صورت میں اس پر عمل کرنا واجب ہے۔

امام ابن حزم رحمہ اللہ نے کہا:(ان خبر الواحد العدل عن مثله الى رسول الله ﷺ يوجب العلم والعمل معا) وہ خبر واحد جس کے رسول اللہ ﷺ تک تمام راوی عادل ہوں وہ علم اور عمل دونوں کو واجب کرنے (کا فائدہ دیتی) ہے۔

اخبار احاد کی اقسام

سوال......:خبر واحد کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......:خبر واحد کی تین قسمیں ہیں:① مشہور ② عزیز ③ غریب

خبر مشہور

سوال......:خبر مشہور کی کیا تعریف ہے؟

جواب......:الخبر المشهور: لغوی معنی:وہ خبر ہے جو زبانوں پر مشہور ہوگئی ہو، اگر چہ جھوٹ ہی کیوں نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثال حدیث: (حب الوطن من الایمان) وطن کی محبت ایمان سے ہے۔ اور اسی طرح حدیث: (یوم صومکم یوم نحرکم) تمہارے روزے کا دن تمہاری قربانی کا دن ہے۔

اصطلاحی تعریف: وہ خبر ہے جس کو تین یا تین سے زیادہ راوی روایت کریں اور تواتر کی حد کو نہ پہنچیں۔

سوال......: خبر مشہور کو مشہور کیوں کہتے ہیں؟

جواب......: خبر مشہور: کو مشہور اس کی شہرت اور عام معروف ہونے کی وجہ سے کہتے ہیں، بعض نے اس کا نام مستفیض رکھا ہے۔ لیکن یہ بھی کہا گیا ہے کہ مستفیض، مشہور سے زیادہ خاص ہے کیونکہ اس میں سند کی دونوں اطراف کا تعداد میں برابر ہونا شرط ہے۔

مثال حدیث: (من دل علی خیر فله مثل اجر فاعله) [رواہ مسلم] جس نے کسی کی نیکی پر دلالت کی تو اس کے لیے کرنے والے کے برابر اجر ہے، اور اسی طرح حدیث: (العجلة من الشیطان) جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے، [ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے۔]

خبر عزیز

سوال......: خبر عزیز کی کیا تعریف ہے؟

جواب......: خبر عزیز: وہ خبر ہے جس کو دو راوی روایت کریں اور اگرچہ وہ کسی ایک طبقہ میں دو ہوں، اس کی مثال وہ حدیث ہے جسے بخاری اور مسلم نے سیدنا انس سے اور امام بخاری نے سیدنا ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے: بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من والده وولده) تم میں سے کوئی ایک اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کو اس کے والدین اور اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں

سوال......: خبر عزیز کو عزیز کیوں کہتے ہیں؟

جواب......: خبر عزیز کو عزیز اس لیے کہتے ہیں: کیونکہ یہ دوسری سند سے منقول ہونے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ سے قوی ہوتی ہے یا اس لئے کہ یہ کم اور نادر ہوتی ہے۔ (عزیز روایات غریب اور مشہور کی نسبت کم ہیں) دراصل لفظ (عزیز) باب (عز یعز عزا وعزۃ) سے ماخوذ ہے (مضارع اور دونوں مصادر میں (ع) پر زیر ہے) اور (عزازۃ) اس باب کے لغوی معانی دو ہیں: ① کسی چیز کا قوی ہونا ② کسی چیز کا اتنا کم ہونا کہ قریب ہے کہ وہ ختم ہو جائے۔

سوال......: کیا صحیح حدیث کے لیے عزیز ہونا شرط ہے؟

جواب......: جمہور کے نزدیک حدیث کے صحیح ہونے کے لیے اس کا عزیز ہونا شرط نہیں ہے، جبکہ ابو علی جبائی اور ابن العربی اور امام حاکم کے نزدیک عزیز ہونا شرط ہے، امام صنعانی نے "نظم النخبة" میں (جمہور کے مؤقف کی تائید کرتے ہوئے) کہا:

ولیس شرطا للصحیح فاعلم وقیل شرط وهو قول الحاکم

جان لیں صحیح ہونے کے لیے عزیز ہونا شرط نہیں اور کہا گیا ہے یہ شرط ہے یہ حاکم کا قول ہے

خبر غریب

سوال......: خبر غریب کی کیا تعریف ہے؟

جواب......: الخبر الغریب : وہ خبر ہے جس کو ایک راوی روایت کرے۔ (اگر چہ وہ کسی طبقہ میں ایک رہ گیا ہو) اور اس کو فرد بھی کہتے ہیں۔

مثال: (انما الأعمال بالنیات) [بخاری] اعمال کا دارومدار نیتوں پر منحصر ہے، مذکورہ حدیث کو روایت کرنے میں یحییٰ بن سعید انصاری، وہ محمد بن ابراہیم تیمی سے، وہ علقمہ بن وقاص لیثی سے، اور وہ سیدنا عمر بن خطاب سے متفرد ہیں۔ (ان چار طبقات میں تفرد ہے) پھر یحییٰ بن سعید انصاری سے بہت زیادہ راویوں نے روایت کیا ہے۔

غریب کی اقسام

سوال......: خبر غریب کی کتنی قسمیں ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب.......خبر غریب کی دو قسمیں: ① غریب مطلق ② غریب نسبی

سوال.......غریب مطلق کسے کہتے ہیں؟

جواب.......غریب مطلق: وہ خبر ہے جس کی اصل سند میں غرابت اور تفرد واقع ہو، اور اصل سند سے مراد صحابی والی جانب ہے۔ جیسے کہ صحابی سے روایت کرنے میں ایک تابعی متفرد ہو اور اس کی متابعت نہ کی گئی ہو، اور اس کو فرد مطلق بھی کہا جاتا ہے۔

مثال: (نهى رسول الله عن بيع الولاء وهبته) رسول اللہ ﷺ نے ولاء کو فروخت اور اس کو ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ اس حدیث کو عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن عمر سے روایت کرنے میں متفرد ہیں [اس حدیث کو امام مالک اپنی مؤطا میں لائے ہیں۔]

اور کبھی کبھار تفرد سند کے تمام یا اکثر راویوں میں جاری رہتا ہے۔ [''مسند بزار'' اور طبرانی کی ''معجم اوسط'' میں غریب مطلق بکثرت پائی جاتی ہیں۔]

سوال.......غریب نسبی کسے کہتے ہیں؟

جواب.......غریب نسبی: وہ خبر ہے جس کی سند کے درمیان میں غرابت اور تفرد واقع ہو جیسے کہ تبع تابعی یا اس سے نیچے کسی طبقے کا راوی متفرد ہو، اور اس کو فرد نسبی بھی کہا جاتا ہے۔

سوال.......غریب نسبی کو نسبی کیوں کہتے ہیں؟

جواب.......غریب نسبی کو نسبی اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں تفرد کسی معین شخص کی طرف نسبت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (نسبی میں متفرد راوی متعین ہوتا ہے اور مطلق میں متعین نہیں ہوتا) کبھی کبھار ایسی حدیث مشہور بھی ہوتی ہے۔

مثال: وہ حدیث جسے امام مالک، زہری سے وہ سیدنا انس سے روایت کرتے ہیں کہ (أن النبي ﷺ دخل مكة وعلى رأسه المغفر) [رواه الشيخان] نبی اکرم ﷺ مکہ میں اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ ﷺ کے سر پر خود تھا۔ حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ: لفظ ''فرد'' کا اطلاق نسبی پر کم اور مطلق پر زیادہ ہوتا ہے، جیسے ''غریب'' کا اطلاق نسبی پر زیادہ ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

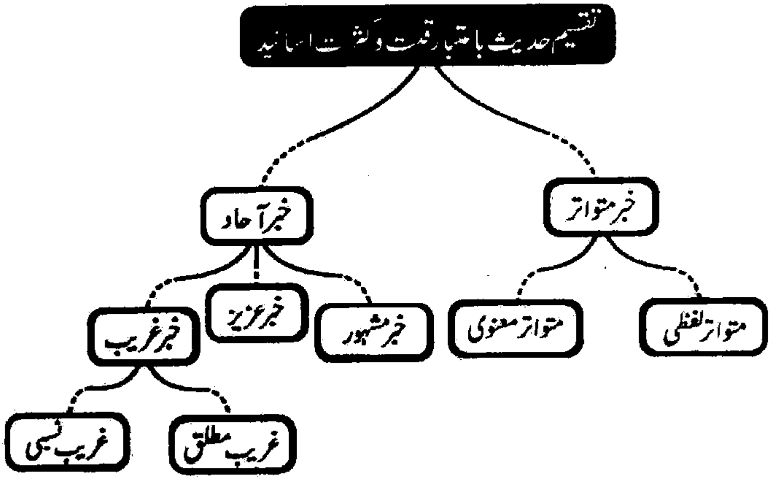

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آحاد کی تقسیم

مقبول اور مردود کی طرف

سوال......: مقبول اور مردود ہونے کے اعتبار سے خبر آحاد کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: مقبول اور مردود ہونے کے اعتبار سے خبر آحاد ''مشہور، عزیز، غریب'' کی دو قسمیں ہیں: ① مقبول ② مردود۔

خبر مقبول اور اس کا حکم

سوال......: خبر مقبول کسے کہتے ہیں؟

جواب......: الخبر المقبول: وہ خبر ہے جس کے ساتھ حجت پکڑی جاتی ہے۔

سوال......: خبر واحد کا کیا حکم ہے؟

جواب......: خبر واحد کے حکم میں اختلاف ہے، وہ مؤقف جس پر صحابہ و تابعین اور ان کے بعد والے کا علماء محدثین اور فقہاء ہیں وہ یہ ہے کہ (ثقہ راوی کی) خبر واحد شریعت کی حجتوں میں سے ایک ایسی حجت ہے جس پر عمل کرنا واجب ہے۔

خبر واحد، محتف بالقرائن

اور اس کی اقسام

سوال......: محتف بالقرائن خبر کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: محتف بالقرائن (قرائن پر مشتمل) خبر واحد بلاشبہ ایسی خبر سے راجح ہو گی جس میں یہ قرائن نہیں ہیں، اس کی بعض قسمیں مندرجہ ذیل ہیں:

① وہ خبر جسے امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہو اور وہ تواتر کی حد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک نہ پہنچتی ہو ایسی خبر کو مندرجہ ذیل قرائن نے گھیر رکھا ہے:

★ اس فن میں شیخین کا بلند مرتبہ۔

★ صحیح احادیث کو ضعیف احادیث سے ممتاز کرنے میں ان کو باقی محدثین پر فوقیت۔

★ علماء کا ان کی صحیحین کو قبول کرنا۔

② وہ خبر جس میں پختہ حفاظ ائمہ کا تسلسل پایا جاتا ہو اور وہ غریب بھی نہ ہو۔ جیسے وہ حدیث جسے امام احمد نے تفرد کے بغیر امام شافعی سے روایت کیا اور امام شافعی نے امام مالک سے اسی طرح اور امام مالک نے امام نافع سے اسی طرح (بغیر تفرد کے روایت کیا۔)

③ الخبر المشهور: وہ خبر ہے جس کی مختلف سندیں ہوں اور تمام سندوں کے راوی ضعف اور علت سے محفوظ ہوں۔

ان اقسام کا علم صرف وہ علماء حاصل کر سکتے ہیں جو علم حدیث میں ماہر ہوں اور راویوں کے حالات اور ان کی علتوں کو جاننے والے ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبر مقبول کی تقسیم

صحیح اور حسن کی طرف

سوال......: خبر مقبول کی صحیح اور حسن کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: خبر مقبول کی صحیح اور حسن کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں: ① صحیح لذاتہ ② حسن لذاتہ ③ صحیح لغیرہ ④ حسن لغیرہ

صحیح لذاتہ

سوال......: صحیح لذاتہ کی کیا تعریف ہے؟

جواب......: صحیح لذاتہ: وہ خبر جس کو عادل اور تام الضبط راوی اپنے جیسے راوی سے روایت کرے، اس کی سند متصل ہو، وہ معلول اور شاذ نہ ہو۔

تعریف کی شرح

سوال......: عادل کسے کہتے ہیں اور اسقید سے کون سے راوی خارج ہوتے ہیں؟

جواب......: عادل: وہ مسلمان، عاقل، بالغ ہے جو فسق سے محفوظ ہو اور اسی طرح نفسیاتی آداب میں خلل ڈالنے والے کاموں سے بھی محفوظ ہو۔

اور عادل کی قید لگانے سے مندرجہ ذیل راوی خارج ہو جاتے ہیں:

① الکاذب: (نبی ﷺ پر جھوٹ بولنے والا) ② المتھم بالکذب: (جس پر جھوٹا ہونے کی تہمت ہو) ③ الفاسق: (نافرمان) ④ المبتدع: (بدعتی) ⑤ المجھول: (مجہول)

سوال......: فسق سے کیا مراد ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب......: فسق سے مراد کبیرہ گناہ کرنا یا صغیرہ گناہ پر اصرار (ہمیشگی) کرنا۔

سوال......: ضبط سے کیا مراد ہے اور اس قید سے کون سے راوی خارج ہوتے ہیں؟

جواب......: الضبط : "الحزم فی الحفظ" (حفظ میں پختگی) اس کی دو قسمیں ہیں :① ضبط صدر ② ضبط کتاب

① ضبط صدر: یہ ہے کہ راوی نے جو کچھ سنا ہوا سے اپنے سینے میں محفوظ رکھے اور جب چاہے اسے پیش کرنے پر قادر ہو۔

② ضبط کتاب: یہ ہے کہ راوی اپنی کتاب کو سنبھال کر رکھے اور جب سے اسے سنا اس وقت سے اس کی حفاظت کرے، اور غلطیوں کی تصحیح کرے یہاں تک وہ اسے بیان کر دے۔

تام الضبط کی قید سے خارج ہونے والے راوی مندرجہ ذیل ہیں:

① الواھم : (وہم کرنے والا) ② فاحش الغلط: (فحش غلطیاں کرنے والا) ③ کثیر الغفلة: (بہت غفلت کرنے والا) ④ المخالف للثقات : (ثقات کی مخالفت کرنے والا) ⑤ سیئ الحفظ: (برے حافظے والا) ⑥ خفیف الضبط: (کمزور حافظہ والا)

سوال......: متصل کی قید لگانے سے کون سے روایات خارج ہوتی ہیں؟

جواب......: متصل سند کی قید لگانے سے وہ روایات خارج ہوتی ہیں جن کی سند متصل نہ ہو، جیسے معلق وغیرہ۔

سوال......: معل کسے کہتے ہیں اور غیر معل کی قید سے کون سی روایت خارج ہوتی ہے؟

جواب......: المعل: (معلول) لغوی معنی: وہ جس میں علت ہو، اصطلاحی تعریف: وہ خبر ہے جس میں ایسی خفیہ خرابی ہو جو اس کی صحت پر جرح کرنے والی ہو اس کے باوجود کے اس کا ظاہر اس سے سلامت ہو، غیر معل کی قید سے خبر معلول کو خارج کر دیا۔

سوال......: شاذ کسے کہتے ہیں اور غیر شاذ کی قید سے کون سی روایت خارج ہوتی ہے؟

جواب......: شاذ: لغوی معنی: منفرد، اور اصطلاحی تعریف: وہ خبر ہے جس میں راوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے سے راجح کی مخالفت کرے۔اس کی ایک دوسری تفسیر ہے جو عنقریب آ رہی ہے، غیر شاذ کی قید سے شاذ حدیث کو نکال دیا۔

صحیح کے مراتب

سوال......: صحیح لذاتہ کے مراتب سے کیا مراد ہے؟

جواب......: حدیث کی صحت کا تقاضہ کرنے والے اوصاف کے مختلف ہونے کی وجہ سے صحیح کے مختلف مراتب ہیں، جس حدیث کے راوی عدالت، ضبط اور تمام ترجیح کا سبب بننے والی صفات میں اعلیٰ درجے کے ہوں گے تو وہ حدیث کم درجہ روایت سے زیادہ صحیح ہوں گی۔

وہ اسانید جو اعلیٰ مرتبے سے ہیں جن کو بعض ائمہ نے ''اصح الاسانید'' کہا ہے، جیسے مالک وہ نافع سے وہ ابن عمر سے، اور ابراہیم وہ علقمہ سے وہ ابن مسعود سے، اس سے کم درجہ والی سند جیسے حماد بن سلمۃ وہ ثابت سے وہ انس سے، اور اس سے کم مرتبے والی سند جیسے: سہیل بن ابو صالح وہ اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہ سے۔

سوال......: صحیح احادیث کے کتنے مراتب ہیں؟

جواب......: صحیح احادیث کو درج ذیل سات مراتب میں تقسیم کرنا بھی مذکورہ برتری سے ہے:

① **متفق علیہ:** وہ حدیث جس میں امام بخاری اور امام مسلم متفق ہوں۔

② **افراد بخاری:** جسے صرف امام بخاری روایت کریں۔

③ **افراد مسلم:** جسے صرف امام مسلم روایت کریں۔

④ **وہ احادیث:** جو ان دونوں کی شرط پر ہو لیکن انہوں نے اسے روایت نہ کیا ہو۔

⑤ **وہ احادیث:** جو صرف امام بخاری کی شرط پر ہو۔

⑥ **وہ احادیث:** جو صرف امام مسلم کی شرط پر ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑦ **وہ احادیث:** جو ان دونوں کی شرط پر نہ ہوں لیکن دیگر ائمہ کے نزدیک صحیح ہوں جیسے ابن خزیمہ اور ابن حبان۔

شیخین کی شرط

سوال......: امام بخاری اور امام مسلم کی کیا شرائط ہیں؟

جواب......: امام بخاری اور امام مسلم سے کوئی شرط منقول نہیں کی گئی جس کا انہوں نے تعین کیا ہو البتہ محقق علماء نے ان کے اسلوب و انداز کو پرکھا تو انہیں گمان ہوا کہ ان دونوں کی فلاں فلاں شرائط ہیں اسی وجہ سے ان کا اس میں اختلاف ہے۔

ہم یہاں امام نووی کا وہ قول ذکر کرتے ہیں جسے حافظ ابن حجر نے بھی "النخبة" میں پسند کیا ہے: شیخین یا ان میں سے ایک کی شرط سے مراد یہ ہے کہ حدیث کو ان دونوں کی کتب یا ان میں سے کسی ایک کی کتاب کے راویوں سے ان کیفیتوں کو مدنظر رکھ کر روایت کیا جائے جس کا شیخین نے التزام کیا ہے۔

حسن لذاتہ

سوال......: حسن لذاتہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: حسن لذاتہ: وہ خبر جس کو عادل اور خفیف الضبط راوی روایت کرے، اس کی سند متصل ہو، وہ معلول اور شاذ نہ ہو۔

سوال......: صحیح لذاتہ اور حسن لذاتہ میں کیا فرق ہے؟

جواب......: حسن لذاتہ میں صحیح لذاتہ کی تمام شروط پائی جاتی ہیں البتہ اس کے بعض راوی خفیف الضبط ہوتے ہیں۔

سوال......: حسن لذاتہ کا کیا حکم ہے؟

جواب......: حسن لذاتہ، صحیح لذاتہ کی طرح حجت ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال......:حسن لذاتہ کے مراتب سے کیا مراد ہے؟

جواب......:حسن لذاتہ کے صحیح لذاتہ کی طرح مختلف مراتب ہوتے ہیں حافظ ذہبی نے کہا: حسن کا سب سے اعلی مرتبہ بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ اورعمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی احادیث ہیں۔

صحیح لغیرہ

سوال......:صحیح لغیرہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب......:الصحیح لغیرہ :وہ حسن لذاتہ ہے جب اس کی سندیں متعدد ہوں ،اسی وجہ سے وہ حسن سے قوی اور بلند ہو کر صحیح کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے لیکن لغیرہ رہتی ہے لذاتہ نہیں ہوتی۔

مثال: محمد بن عمرو بن علقمہ نے ابو سلمہ سے روایت کیا انہوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:(لولا أن أشق علی امتی لأمرتهم بالسواك عند كل صلاة)اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دے دیتا۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد کہا ہے: کہ سیدنا ابو ہریرہ کی حدیث صحیح ہے کیونکہ یہ اس سند کے علاوہ سے بھی روایت کی گئی ہے۔

جاننا چاہیے کہ یہ مثال مطلق حدیث کے لیے نہیں ہے بلکہ محمد بن عمرو کی روایت ہونے کی قید کی وجہ سے ہے وگرنہ تو اس حدیث کو شیخین نے دوسری سند سے روایت کیا ہے۔

سوال......:مذکورہ حدیث میں محمد بن عمرو بن علقمہ کا ذکر ہے وہ ثقہ راوی ہیں یا نہیں؟

جواب......:حافظ ابن صلاح نے کہا ہے: کہ محمد بن عمرو بن علقمہ صدق و عدالت کے ساتھ مشہور ہیں لیکن وہ اہل اتقان (راسخ علماء) میں سے نہیں ہیں یہاں تک کہ بعض ائمہ نے ان کو سوء حفظ کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے اور بعض نے صدق و عدالت کی وجہ سے ثقہ قرار دیا ہے، تو اس کی حدیث اس اعتبار سے حسن ہے۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسن لغیرہ

سوال......: حسن لغیرہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: حسن لغیرہ: وہ خبر ہے جس کو قبول کرنے سے توقف کیا گیا ہو جب اس کی اس جیسی یا اس سے قوی متابعت کی گئی ہو، جیسے مجہول الحال کی روایت۔

اصل میں یہ خبر ضعیف ہوتی ہے تو متابعت کی وجہ سے اس کو قوت مل جاتی ہے اس لیے اس کو حسن کا نام دے دیا جاتا ہے۔

مثال: سیدنا ابوسعید خدری کی حدیث ہے فرماتے ہیں (لا ضرر ولا ضرار)[رواہ الدارقطنی والحاکم] نقصان پہنچانا اور پہنچائی گئی اذیت سے زیادہ ضرر دینا جائز نہیں۔

اس حدیث کے کئی ایک سندیں ہیں لیکن کوئی سند بھی نقد اور جرح سے خالی نہیں ہے البتہ بعض سندیں بعض کو قوی کر رہی ہیں، اسی وجہ سے امام نووی اور ابن صلاح نے اسے حسن کہا ہے۔

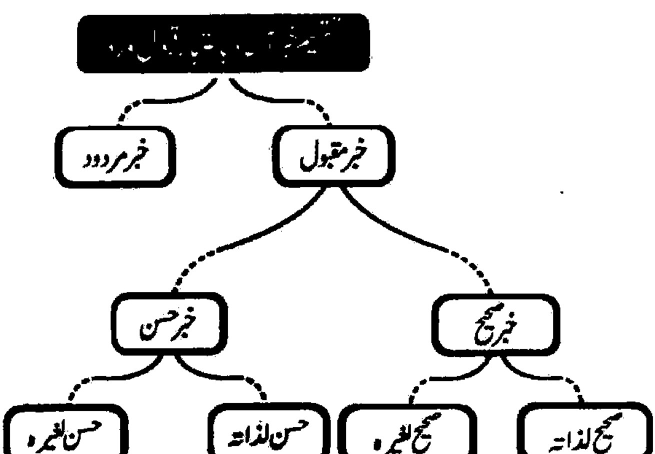

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترمذی وغیرہ کا قول
''حدیث حسن صحیح ہے''

سوال......: امام ترمذی وغیرہ کا یہ کہنا کہ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے کا مطلب کیا ہے؟

جواب......: کسی ایک حدیث کے متعلق کہنا کہ ''یہ حسن صحیح'' ہے اس میں پیچیدگی ہے کیونکہ حسن حدیث کا مرتبہ صحیح حدیث سے کم ہوتا ہے تو ایک حدیث کو حسن صحیح کہہ کر اس میں کمی کے ثبوت اور نفی دونوں کو کیسے جمع کر دیا گیا!؟!؟

حافظ ابن حجر اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: جس حدیث پر حسن اور صحیح دونوں وصفوں کا اطلاق کیا گیا ہو، وہ دو حالتوں سے خالی نہیں ① یا وہ حدیث غریب ہوگی جس کو روایت کرنے والا ایک راوی ہوگا ② یا وہ غریب نہیں ہوگی۔

① پہلی صورت میں دو اوصاف جمع کرنے کا سبب امام ترمذی وغیرہ کا تردد ہے کہ کیا متفرد راوی تام الضبط ہے کہ اس کی حدیث کو صحیح کہا جائے یا خفیف الضبط ہے کہ اس کی حدیث کو حسن کہا جائے تو اس تردد کو بیان کرنے کے لیے اصل عبارت (حسن أو صحیح) (حسن ہے یا صحیح ہے) تھی تو اختصار کرتے ہوئے ''حسن صحیح'' کہہ دیا، ایسی حدیث کا مرتبہ اس حدیث سے کم ہوگا جس پر یقین کے ساتھ صحیح کا حکم لگایا گیا ہو۔

② حدیث کے غریب نہ ہونے کی صورت میں دو اوصاف کو جمع کرنے کا سبب دو سندیں ہیں یعنی وہ حدیث ایک سند کے اعتبار سے صحیح ہے اور دوسری سند کے اعتبار سے حسن ہے، ایسی حدیث کا مرتبہ (دو سندوں کے سبب) اس حدیث سے زیادہ ہے جس پر صرف صحیح کا حکم لگایا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثال: رسول اللہ نے فرمایا: (لولا أن أشق علی امتی لأمرتھم بالسواك عند كل صلاة) اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دے دیتا

اس حدیث کو شیخان نے صحیح سند کے ساتھ اور امام ترمذی نے محمد بن عمرو جس کا تذکرہ گزر چکا ہے کے طریق سے روایت کیا ہے اور اس کی حدیث کے صحیح یا حسن ہونے میں اختلاف ہے اسی لئے امام ترمذی نے اس کی حدیث پر صحیح اور حسن دونوں کا اطلاق کر دیا۔

حافظ ابن دقیق العید نے کہا: حسن اور صحیح میں کوئی تضاد نہیں ہے ہاں اگر حدیث صرف حسن ہوگی تو تضاد ہوگا اور جب حدیث صحیح کے درجہ تک پہنچ جائے تو لامحالہ اسے حسن کا وصف جو صحیح کے تابع ہوتا ہے حاصل ہوگا کیونکہ اعلی درجہ ادنی درجہ کے وجود کی نفی نہیں کرتا اور اس طرح کہنا صحیح ہوگا کہ ادنی درجے کے اعتبار سے حسن اور اعلی درجے کے اعتبار سے صحیح ہے۔

ترمذی کا قول: ''حسن غریب''

سوال......: امام ترمذی وغیرہ کا کہنا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے کا مطلب کیا ہے؟

جواب......: بعض ائمہ نے امام ترمذی کے حسن غریب کو جمع کرنے پر انکار کیا ہے جبکہ امام ترمذی کے نزدیک حسن وہ ہے جو متعدد طرق سے روایت کی گئی ہو جبکہ غریب وہ ہوتی ہے جس کو روایت کرنے میں ایک راوی متفرد ہو۔

حافظ ابن حجر نے جو جواب دیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ: امام ترمذی کی اصطلاح کو ہر اس حدیث پر محمول کریں گے جسے امام ترمذی نے صرف حسن کہا ہو۔

اور جس حدیث کو امام ترمذی حسن غریب کہیں تو حسن سے مراد جمہور کی اصطلاح ہوگی اور ان کی اصطلاح کے مطابق حسن اور غریب کے درمیان کوئی تضاد نہیں۔

شیخ ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ: امام ترمذی پر طعن کرنے والے لوگ ان کے اکثر اقوال کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراد ہی نہیں سمجھ سکے کیونکہ کبھی کبھار محدثین کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے تو ان کی مراد ہوتی ہے کہ اس سند کے اعتبار سے غریب ہے اور کبھی کبھار وہ اس کی وضاحت بھی کر دیتے ہیں حالانکہ یہ حدیث ان کے ہاں کسی دوسری سند سے صحیح اور معروف ہوتی ہے اور جب یہی حدیث کسی اور سند سے روایت کی جاتی ہے تو وہ اس سند کے اعتبار سے غریب ہو جاتی ہے اگرچہ اس کا متن صحیح اور معروف ہوتا ہے اس لئے جب امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے تو ان کی مراد یہ ہوگی کہ یہ حدیث اس سند کے اعتبار سے غریب ہے لیکن متن کے لیے شواہد ہیں جس کی بناء پر یہ حسن کے زمرے میں آتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیادت ثقہ
اور خبر کی محفوظ وشاذ کی طرف تقسیم

سوال......: زیادت ثقہ سے کیا مراد ہے؟

جواب......: علوم حدیث کی اقسام میں سے زیادت ثقہ کا اہتمام کرنا مستحسن امر ہے اور زیادتی جس طرح متن میں واقع ہوتی ہے اسی طرح سند میں بھی واقع ہوتی ہے۔ جیسے موقوف کو مرفوع اور متصل کو منقطع قرار دینا وغیرہ۔

سوال......: زیادۃ الثقات کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: شیخ ابن صلاح نے زیادت ثقہ کی مندرجہ ذیل تین اقسام بنائی ہیں، جسے امام نووی اور حافظ ابن حجر وغیرہ نے پسند کیا ہے:

① زیادتی منافی: ثقہ ایسی زیادتی بیان کرے جو ثقات یا اوثق راوی کی روایت کے منافی ہو۔

حکم: یہ زیادتی مردود ہوگی، ثقات یا اوثق کی روایت کو محفوظ اور ثقہ کی روایت کو شاذ کہا جاتا ہے۔

خبر محفوظ: وہ ہے جس کو ثقات یا اوثق راوی روایت کریں جو ثقہ کی روایت کے منافی ہو۔

خبر شاذ: وہ ہے جس کو ثقہ راوی روایت کرے جو ثقات یا اوثق کی روایت کے منافی ہو۔

سند میں مثال: امام ترمذی نے سیدنا ابو سعید خدری سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ (الأرض كلها مسجد الا المقبرة والحمام) زمین ساری کی ساری مسجد ہے سوائے قبرستان اور حمام کے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے موصولا عمرو بن یحییٰ عن أبیہ عن أبی سعید الخدری مرفوعا روایت کیا ہے۔ جبکہ سفیان ثوری نے مرسلاً عمرو بن یحییٰ عن أبیہ عن النبی ﷺ سے روایت کی ہے۔ اور سفیان ثوری، حماد بن سلمہ سے اوثق ہے، اسی لئے امام دارقطنی نے "العلل" میں کہا ہے: کہ اس روایت کو مرسل بیان کرنا محفوظ ہے۔

② زیادتی غیر منافی: ثقہ ایسی زیادتی بیان کرے جو ثقات یا اوثق راوی کی روایت کے منافی نہ ہو۔

حکم: ایسی زیادتی مقبول ہے کیونکہ یہ مستقل خبر کے حکم میں ہے جس کو ثقہ اپنے شیخ سے روایت کرنے میں متفرد ہے۔

متن کی مثال: وہ روایت جسے امام مسلم اور امام نسائی نے علی بن مسہر سے وہ اعمش سے وہ ابو صالح اور ابو رزین سے اور وہ دونوں ابو ہریرہ سے" ولوغ الکلب" والی حدیث میں (فلیرقہ) کے الفاظ کی زیادتیکے ساتھ روایت کرتے ہیں۔

جس کو اعمش کے تمام حفاظ شاگردوں نے ذکر نہیں کیا یہ زیادتی ایسی خبر ہے جس کو روایت کرنے میں علی بن مسہر متفرد ہے اور وہ ثقہ ہے۔

③ زیادتی منافی از بعض وجوہ: ثقہ ایسی زیادتی بیان کرے جو کسی ایک قسم میں اوثق راوی کی روایت کے منافی ہو یہ مخالفت مطلق کو مقید کرنے یا عام کو خاص کرنے کی صورت میں ہو۔

حکم: راجح قول کے مطابق یہ زیادتی مقبول ہوگی۔

متن کی مثال: جسے امام مسلم وغیرہ نے سیدنا ابو ہریرہ سے محمد بن سیرین کے طریق سے "ولوغ الکلب" والی حدیث میں (أولاھن بالتراب) کی زیادتی کے ساتھ نقل کیا جبکہ تمام ثقات کی روایت تتریب سے خالی ہے تو اس زیادتی نے ثقات کی مطلق روایت کو مقید کرنے کا فائدہ دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبر معروف ومنکر

سوال......: خبر معروف کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: خبر معروف: ثقہ راوی کی ایسی روایت جو ضعیف راوی کی روایت کے مخالف ہو، اور اس کی ضد منکر ہے۔

سوال......: خبر منکر کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: خبر منکر: ضعیف راوی کی ایسی روایت جو ثقہ راوی کی روایت کے مخالف ہو

مثال: ابن ابی حاتم نے حُبَیب بن حُبَیب زیات کے طریق سے اور وہ ضعیف ہے، وہ ابو اسحاق سے وہ عیزار بن حریث سے وہ عبداللہ بن عباس سے مرفوعا روایت کی ہے کہ (من أقام الصلوات و آتی الزکوات و حج البیت وصام رمضان وقری الضیف دخل الجنة) ابو حاتم نے کہا کہ یہ منکر ہے کیونکہ ثقات نے عن ابی اسحاق عن العیزار عن ابن عباس سے موقوف بیان کیا ہے اور یہی معروف ہے۔

متابعت اور اس کی اقسام

سوال......: متابعت کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: المتابعة: لغوی معنیٰ: الموافقة: موافقت کرنا۔ اور اصطلاحی معنیٰ: راوی کے لیے اس کی روایت میں مشارکت حاصل ہونا۔

سوال......: متابعت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: متابعت کی دو قسمیں ہیں ① متابعت تامہ ② متابعت قاصرہ

① متابعت تامہ: خود راوی کے لیے مشارکت کا حاصل ہونا۔

② متابعت قاصرہ: راوی کے شیخ یا اس سے اوپر کسی راوی کو مشارکت حاصل ہونا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متابع ،شاہد، اعتبار

سوال......: متابع کسے کہتے ہیں؟

جواب......: الـمُتَـابِـع:(ب پر زیر) وہ خبر ہے جو متفرد راوی کے لیے لفظ اور معنی یا صرف معنی میں مشارکت کر رہی ہو اور دونوں (اخبار) صحابی میں متحد ہوں، اور اس کو تابع بھی کہا جاتا ہے۔

سوال......: شاہد کسے کہتے ہیں؟

جواب......: شاہد: وہ خبر ہے جو متفرد راوی کے لیے لفظ اور معنی یا صرف معنی میں مشارکت کر رہی ہو اور دونوں (اخبار) صحابی میں مختلف ہوں۔

سوال......: متابع اور شاہد کے معنی میں کیا اختلاف ہے اور کیا ان کو ایک دوسرے پر بولا جاسکتا ہے؟

جواب......: بعض نے متابع کو اس خبر کے ساتھ خاص کیا ہے جو لفظ میں مشارکت کر رہی ہو اور شاہد کو اس خبر کے خاصکیا ہے جو معنی میں مشارکت کر رہی ہو دونوں صورتوں میں صحابی متحد ہو یا مختلف، اور کبھی کبھار متابع اور شاہد کا ایک دوسرے پر اطلاق کر لیا جاتا ہے۔

سوال......: اعتبار کسے کہتے ہیں؟

جواب......: اعتبار: غریب خبر کی سندوں کو تلاش (تتبع) کرنے کو کہتے ہیں تا کہ معلوم ہو کہ اس کا کوئی متابع یا شاہد ہے یا نہیں۔

سوال......: متابع اور شاہد کی مثال ذکر کریں؟

جواب......: متابع اور شاہد کی مثال: حافظ ابن حجر نے یہ مثال دی ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام شافعی نے ''الأم ''میں امام مالک سے روایت کی،وہ عبداللہ بن دینار سے وہ عبداللہ بن عمر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(الشھر تسع وعشرون فلا تصوموا حتی تروا الھلال ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین)مہینہ انتیس (۲۹) کا ہوتا ہے تم اس وقت تک روزہ نہ رکھو جب تک تم چاند نہ دیکھ لو اور اس وقت تک افطار نہ کرو جب تک تم چاند نہ دیکھ لو پس اگر ابر آلود ہو تو تیس (۳۰) کی گنتی پوری کرلو۔

بعض ائمہ کا خیال ہے کہ (فاکملوا العدۃ ثلاثین)والے الفاظ ذکر کرنے میں امام شافعی متفرد ہیں کیونکہ امام شافعی کے علاوہ امام مالک کے تمام شاگردوں نے (فاقدروا لہ) ''تو اس کے لیے اندازہ لگالو'' کے الفاظ روایت کیے ہیں۔

لیکن امام شافعی کے لیے ① متابعت تامہ اور ② متابعت قاصرہ دونوں موجود ہیں:

① متابعت تامہ کی مثال: امام بخاری نے یہی الفاظ اپنی صحیح میں عبداللہ بن مسلمہ قعنبی سے انہوں نے امام مالک سے بعینہ مذکورہ سند کے ساتھ روایت کئے ہیں تو یہ روایت امام شافعی کے لیے متابعت تامہ ہوئی جو انتہا درجے کی صحیح ہے۔

② متابعت قاصرہ کی مثال: امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں عاصم بن محمد بن زید عن أبیہ عن جدہ عبداللہ بن عمر کے طریق سے (فکملوا ثلاثین) کے الفاظ سے روایت کی ہے، یہ روایت امام شافعی کے لیے متابعت قاصرہ ہے۔

اور امام مسلم نے بھی عبیداللہ بن عمر کے طریق سے وہ امام نافع سے،وہ سیدنا عبداللہ بن عمر سے (فاقدروا ثلاثین) کے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے (یہ متابعت قاصرہ ہوئی۔)

اور اس کا ایک شاہد بھی ہے جسے امام نسائی نے محمد بن حنین کے طریق سے وہ عبداللہ بن عباس سے وہ نبی اکرم ﷺ سے ابن دینار عن ابن عمر کی حدیث کی طرح روایت کیا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

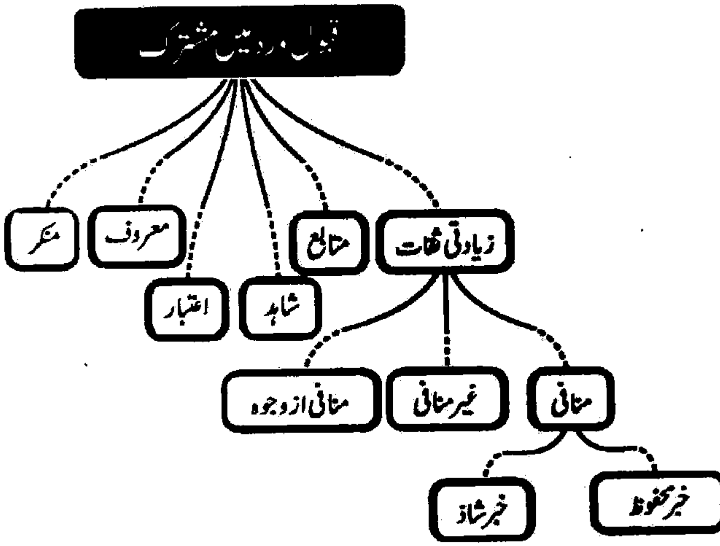

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبر محکم اور مختلف الحدیث

سوال......: خبر محکم کسے کہتے ہیں؟

جواب......: خبر محکم: وہ خبر مقبول ہے جو اپنی جیسے مقابل کی مخالفت سے محفوظ و سالم ہو۔

حکم: اس حدیث پر عمل کرنا واجب ہے، اور زیادہ احادیث اسی قسم کی ہیں۔

سوال......: مختلف الحدیث کسے کہتے ہیں؟

جواب......: مختلف الحدیث وہ خبر مقبول ہے جس کا اپنے جیسے مقابل سے تعارض تو ہو لیکن دونوں میں جمع و تطبیق ممکن ہو۔

امام شافعی، امام طحاوی اور ابن قتیبہ نے اس موضوع پر تصنیفات لکھی ہیں۔

جب دو مقبول احادیث میں تعارض پیدا ہو جائے

تو کس چیز کی طرف رجوع کیا جائے گا؟

سوال......: اگر دو مقبول احادیث میں تعارض واقع ہو تو اسے کیسے حل کیا جائے؟

جواب......: جب دو مقبول احادیث میں تعارض پیدا ہو جائے تو ایسی صورت میں بالترتیب مندرجہ ذیل چار امور کی طرف رجوع کیا جائے گا:

① جب دو مقبول احادیث میں تعارض پیدا ہو جائے اور بغیر کسی تکلف اور تعسف کے جمع و تطبیق ممکن ہو تو یہی طریقہ اختیار کیا جائے گا۔

اس کی مثال وہ حدیث ہے جسے شیخین نے روایت کیا ہے: (فر من المجزوم فرارك من الأسد) کوڑھی والے آدمی سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جسے امام مالک نے روایت کیا ہے: (لا یورد ممرض علی مصح) بیمار آدمی صحت مند کے پاس نہ آئے، اس حدیث کے ساتھ: (لا عـدوی ولا طیـرة) [رواہ مسلم] کوئی بیماری متعدی نہیں اور نہ کوئی بد فالی کی حقیقت ہے۔

احادیث کے معنی کا ظاہری تعارض: پہلی حدیث میں دور اور فرار ہونے کا حکم دیا جبکہ آخری حدیث میں بیماری کے متعدی ہونے کی نفی کر دی؟

جمع و تطبیق: بیماریاں بذات خود متعدی نہیں ہوتیں جیسا کہ بعض اہل جاہلیت اور طبیب لوگوں کا خیال ہے لیکن اللہ تعالی تندرست آدمی کے ساتھ مریض آدمی کے اختلاط کو اس کی بیماری کے متعدی ہونے کا سبب بنا دیتے ہیں اور کبھی دوسرے اسباب کی طرح بیماری والے سبب کے باوجود بیماری نہیں لگتی۔

② اگر جمع و تطبیق ممکن نہ ہو تو ان دونوں کی تاریخ کی طرف رجوع کیا جائے گا اگر تاریخ کا پتہ چل جائے تو متاخر حدیث متقدم حدیث کے لیے ناسخ ہوگی اور اسی پر عمل کیا جائیگا۔

③ اگر تاریخ کا علم نہ ہو اور سند اور متن سے متعلقہ ترجیح کی وجوہات میں سے کوئی وجہ ممکن ہو تو ترجیح کو اپنایا جائے گا۔

④ اگر ترجیح ممکن نہ ہو تو ان دونوں پر عمل کرنے سے توقف کیا جائے گا یہاں تک کہ محقق کے لیے ترجیح کی کوئی صورت واضح ہو جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نسخ اور اس کو پہچاننے کے طریقے

سوال......: نسخ کسے کہتے ہیں؟

جواب......: نسخ لغوی معنی: الازالة والنقل: زائل اور نقل کرنا، جیسے کہا جائے (نسخت الشمس الظل) سورج نے سائے کو زائل کر دیا، اور اسی طرح (نسخت الکتاب) جب آپ ایسی چیز نقل کریں جو اس (کتاب کے الفاظ) کے مشابہ ہو۔

اصطلاحی تعریف: کسی متأخر شرعی دلیل کے ساتھ کسی شرعی حکم کے اٹھ جانے کو نسخ کہتے ہیں

سوال......: نسخ پہچاننے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب......: نسخ پہچاننے کے مندرجہ ذیل تین طریقے ہیں:

① نص (رسول اللہ ﷺ کی صراحت): یہ طریقہ سب سے زیادہ صریح ہے جیسے آپ ﷺ نے فرمایا: (کنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها) [صحیح مسلم] میں تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا کرتا تھا پس ان کی زیارت کیا کرو۔

② صحابی کا کسی شرعی دلیل کے متأخر ہونے کی خبر دینا: جیسے سیدنا جابر نے کہا: (كان آخر الأمرين من رسول الله (ﷺ) ترك الوضوء مما مست النار) [رواہ ترمذی] رسول ﷺ کا دو عملوں میں سے آخری عمل آگ پر پکی اشیاء کھا کر وضوء نہ کرنا تھا۔

③ تاریخ کے ذریعے ایک شرعی دلیل کے متقدم ہونے اور دوسری شرعی دلیل کے متأخر ہونے کا فیصلہ کرنا۔

سوال......: کیا متأخر الاسلام صحابی کی روایت کا متقدم الاسلام صحابی کی روایت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مخالف ہونا نسخ پر دلالت کرتا ہے؟

جواب......: متاخر الاسلام صحابی کی روایت کا متقدم الاسلام صحابی کی روایت کے مخالف ہونا نسخ پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ احتمال ہے کہ متاخر الاسلام صحابی نے وہ روایت کسی ایسے صحابی سے سنی ہو جو متقدم الاسلام صحابی سے بھی پہلے کا مسلمان ہو یا اس جیسے کسی اور صحابی سے سنی ہو اور مرسل بیان کر دی ہو، نیز اجماع ناسخ نہیں ہوتا بلکہ نسخ پر دلالت کرتا ہے۔

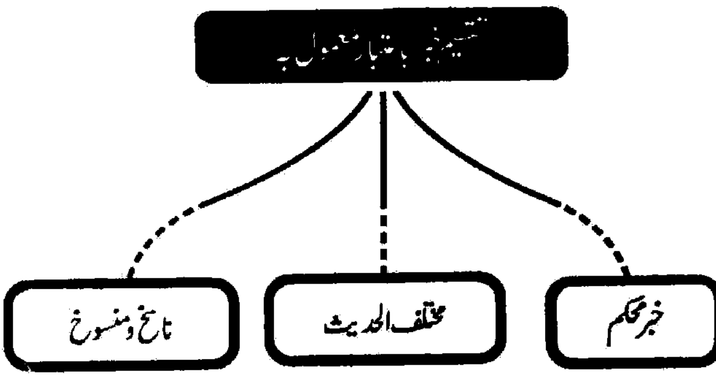

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبر مردود

اور رد کے اسباب

سوال......: خبر مردود کسے کہتے ہیں؟

جواب......: خبر مردود: وہ خبر ہے جس کے راوی کا صدق راجح نہ ہو۔

سوال......: خبر مردود کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: خبر مردود کی کئی اقسام ہیں بعض نے اس کی چالیس سے اوپر قسمیں بنائی ہیں لیکن من جملہ اس کے دو اسباب ہیں: ① سند سے ایک یا زیادہ راوی کا گر جانا۔ ② سند کے بعض راویوں پر طعن ہونا۔ www.kitabosunnat.com

سقط کی اقسام

سوال......: سند سے راوی کے ساقط ہونے کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: سند سے راوی کے ساقط ہونے کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں:

① جلی: واضح وہ ہے جس کو پہچاننے میں (ماہرین فن اور عام طلباء) مشترک ہوں۔

② خفی: وہ ہے جس کو صرف انتہائی ماہر، احادیث کے طرق اور اسانید کی علتوں کو جاننے والے ناقدین پہچان سکتے ہیں۔

پہلی قسم: راوی کی مروی عنہ سے ملاقات نہ ہونے کی وجہ سے پہچانی جاتی ہے، یا تو راوی نے اس کا زمانہ ہی نہیں پایا، یا زمانہ تو پایا ہے لیکن اس کے ساتھ کسی جگہ جمع نہیں ہوا، اور نہ اسے مروی عنہ کی طرف سے اجازت و وجادت ہے، اسی وجہ سے علم تاریخ کی ضرورت پڑتی ہے تاکہ راویوں کی تاریخ پیدائش اور وفات اور طلب علم کے ازمنہ و اسفار کو ثابت کیا جا سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مردود کی سقط کے اعتبار سے تقسیم

سوال......: سقط کے اعتبار سے خبر مردود کی کتنی اقسام ہیں:

جواب......: سقط کے اعتبار سے خبر مردود کی مندرجہ ذیل چھ اقسام ہیں:

① المعلق ② المرسل ③ المعضل ④ المنقطع ⑤ المدلس ⑥ المرسل الخفی

خبر معلق

سوال......: معلق کی تعریف اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب......: معلق: وہ خبر ہے جس کی سند کی ابتداء سے (مصنف کے تصرف سے) ایک یا زائد راوی حذف کر دیے گئے ہوں،

حکم: محذوف راوی کے حالات نامعلوم ہونے کی وجہ سے معلق وغیرہ کو خبر مردود کی اقسام میں شمار کیا جاتا ہے۔

سوال......: کیا صحیح بخاری میں معلق روایات موجود ہیں، اور ان کا کیا حکم ہے؟

جواب......: صحیح بخاری میں بہت زیادہ معلق روایات پائی جاتی ہیں۔

امام نووی نے کہا: جو روایات جزم کے صیغے معروف صیغے کے ساتھ ہوں جیسے قال، ذکر اور روی تو منسوب الیہ تک صحیح ہونے کا حکم ہوگا، اور جو جزم کے صیغے سے نہ ہوں مجہول صیغہ سے ہوں جیسے قیل وذُکر اور رُوی تو منسوب الیہ تک صحیح ہونے کا حکم نہیں ہوگا، اور اگر محقق اس سے استدلال کرنا چاہے تو وہ سند کے راویوں کے حالات کی تحقیق کرے۔ (نیز بخاری کی جن روایات کے صحیح ہونے پر امت نے اتفاق کیا ہے ان میں معلق روایات شامل نہیں ہیں۔)

خبر مرسل

سوال......: مرسل کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: مرسل: وہ ہے خبر جسے تابعی رسول اللہ ﷺ سے مرفوعا بیان کرے۔ جیسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے فرمایا، یا ایسے کیا۔

سوال......: مرسل کو مرسل کیوں کہتے ہیں؟

جواب......: مرسل عرب کے اس قول سے مأخوذ ہے :(ناقة رسل) تیز رفتار اونٹنی، گویا کہ مرسِل راوی نے حدیث کے متن کی طرف جلدی کی اور اپنی سند کا بعض حصہ حذف کر دیا اس لیے اس کو مرسل کہتے ہیں۔

سوال......: مرسل کو مردود کی قسم میں بیان کرنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب......: مرسل روایت کو مردود کی قسم میں اسی وجہ سے شمار کیا جاتا ہے جسے ہم معلق میں بیان کر چکے ہیں کہ محذوف راوی کے حالات نامعلوم ہوتے ہیں اور اس میں احتمال ہوتا ہے کہ صحابی کو حذف کیا گیا ہے یا تابعی کو (اور اگر تابعی محذوف ہو تو) پھر احتمال ہوتا کہ وہ ثقہ ہے یا غیر ثقہ۔

مرسل کا حکم

سوال......: مرسل روایت کا حکم کیا ہے؟

جواب......: ① جمہور محدثین اور اکثر فقہاء واہل اصول نے مرسل کو مردود قرار دیا ہے، ان کا استدلال ہے کہ جب مجہول راوی جس کا نام معلوم ہوتا ہے اس کی روایت کو قبول نہیں کیا جاتا تو مرسل (کو رد کرنا) زیادہ اولیٰ ہے کیونکہ محذوف مروی عنہ مجہول الحال بھی ہے اور مجہول العین بھی۔

② لیکن امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام احمد سے یہ روایت بھی مروی ہے کہ مرسل روایت مطلقاً مقبول ہے، ان کی دلیل یہ ہے: کہ کسی راوی کو ذکر کرنے سے خاموش رہنا اس کے عادل ہونے کی خبر دینا ہے، کیونکہ خاموش رہنے والا عادل بھی ہے اور اسے علم بھی ہے کہ اس کی روایت پر شریعت کا عام حکم مرتب ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ یہاں تک کہ ان میں سے بعض نے کہا ہے: کہ مرسل روایت مسند سے قوی ہے ، کیونکہ جس نے سند بیان کی تو اس نے آپ کو اپنی سند کی اطلاع دے دی اور اس کے راویوں کے احوال پر کھنے اور ان کی تحقیق کرنے کی ذمہ داری آپ کو سونپ دی ، اور جس نے اپنے علم ، دینداری اور امامت و امانت اور اپنی ثقاہت کے ساتھ اس حدیث کو مرسل بیان کیا تو اس نے آپ کو اس کے قطعی طور پر صحیح ہونے کا فیصلہ دے دیا اور آپ کو راویوں کے حالات کی تحقیق کرنے کی مشقت سے بچا لیا۔

④ اور بعض اہل علم ، امام شافعی وغیرہ کے نزدیک سعید بن میسب جیسے کبار تابعین کی مرسل روایات مقبول ہیں جب ان کی تائید میں کوئی قرینہ پایا جاتا ہو۔

مثلاً: وہ (مرسل) حدیث دوسری سند سے متصل ہو جائے یا صحابی کے قول کے موافق ہو جائے یا اکثر اہل علم نے اس کے مطابق فتوی دیا ہو۔ مرسل کے متعلقہ جتنی بحث گزری ہے اس کا تعلق مراسیل صحابہ سے نہیں ہے۔

مراسیل صحابہ

سوال ......: مراسیل صحابہ کا کیا حکم ہے؟

جواب ......: صحیح اور مشہور مذہب جسے جمہور اہل علم نے حتمی طور پر اختیار کیا وہ یہ ہے کہ صحابی کی مرسل حجت ہے کیونکہ صحابہ کا تابعین سے روایت کرنا بہت کم ہے اور جب وہ بیان کریں تو وضاحت کر دیتے ہیں ، اور جب وہ مطلق بیان کریں تو ظاہر بات ہے کہ یقیناً وہ (محذوف) صحابہ ہیں اور وہ سارے کے سارے عادل ہیں۔

خبر معضل

سوال ......: معضل کی کیا تعریف ہے؟

جواب ......: معضل: وہ ہے جس کی سند سے تسلسل کے ساتھ دو یا زیادہ راوی حذف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیے گئے ہوں۔

سوال......:معضل کو معضل کیوں کہتے ہیں؟

جواب......:معضل "اعضله" سے ماخوذ ہے جس کا معنی "اعیاہ" اس نے اس کو عاجز کر دیا، تھکا دیا (گویا راوی عاجز آ گیا اور واسطے چھوڑ دیے) اسی لیے اس کو معضل کہتے ہیں

خبر منقطع

سوال......:منقطع کسے کہتے ہیں؟

جواب......:منقطع: وہ ہے جس کی سند سے ایک یا زیادہ راوی تسلسل کے بغیر حذف کیے گئے ہوں۔

خبر مدلس

سوال......:مدلس کی تعریف کیا ہے؟

جواب......:مدلس، تدلیس: لغوی معنی: (اخفاء العیب) عیب چھپانا، یہ دلس سے ماخوذ ہے جس کا معنی اندھیرا ہے گویا مدلس نے درست بات کو چھپانے کے لیے سامع پر معاملے کو تاریکی میں ڈال دیا۔

تدلیس کی اقسام

سوال......:تدلیس کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......:تدلیس کی دو قسمیں ہیں: ① تدلیس الاسناد ② تدلیس الشیوخ

سوال......:تدلیس الاسناد کسے کہتے ہیں؟

جواب......:تدلیس الاسناد: کی مندرجہ ذیل دو صورتیں ہیں:

① تدلیس الاسناد: کہ راوی اپنے شیخ کو گرا کر اپنے شیخ کے شیخ یا اپنے کسی دوسرے ہم عصر راوی سے روایت کرے جس سے وہ ملا ہو لیکن اس سے کچھ سنا نہ ہو اور اس کو اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف سے اجازت اور وجادت بھی نہ ہو اور ایسے الفاظ سے روایت کرے جس سے سماع کا احتمال پایا جاتا ہے جیسے عن اور قال۔

④ تدلیس التسویة: یہ ہے کہ راوی اپنی روایت میں دو ہم عصر ثقہ راویوں کے درمیان سے کسی ضعیف راوی کو حذف کر کے اپنے ثقہ شیخ کو دوسرے ثقہ سے ملا دے، یہ تدلیس الاسناد کی بدترین قسم ہے، عراقی نے کہا ہے: کہ راویوں میں بقیہ بن ولید اور ولید بن مسلم قرشی ولاء ایسی تدلیس کرنے میں معروف ہیں۔

سوال......: تدلیس الشیوخ کسے کہتے ہیں؟

جواب......: تدلیس الشیوخ: یہ کہ راوی اپنے شیخ کو ایسے اسم یا کنیت یا لقب وغیرہ کے ساتھ ذکر کرے جس کے ساتھ وہ لوگوں میں معروف نہ ہو۔

سوال......: مدلس کی حدیث کا کیا حکم ہے؟

جواب......: جو مدلس راوی غیر ثقات سے تدلیس کرنے میں معروف ہیں ان کی روایت کو اس وقت تک قبول نہیں کیا جائے گا جب تک وہ اس کی صراحت نہیں کریں گے۔

مرسل خفی

سوال......: مرسل خفی کسے کہتے ہیں؟

جواب......: مرسل خفی: راوی اپنے ایسے ہم عصر سے روایت کرے جس سے اس کی ملاقات معروف نہ ہو اور اسے اس کی طرف سے اجازت و وجادت نہ ہو اور ایسے الفاظ سے روایت کرے جن سے اتصال کا وہم پایا جاتا ہو جیسے عن اور قال۔

اس کی مثال: ابن ماجہ نے عمر بن عبدالعزیز کے طریق سے روایت کی وہ عقبہ بن عامر سے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (رحم الله حارس الحرس) اللہ محافظ دستے کے حارس پر رحم کرے، حافظ مزی نے ''الأطـــــراف'' میں کہا ہے: کہ عمر بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبدالعزیز کی عقبہ بن عامر سے ملاقات نہیں ہوئی۔

وہ امور جن سے تدلیس اور ارسال خفی پہچانا جاتا ہے

سوال......: تدلیس اور ارسال خفی کو پہچاننے کے کیا طریقے ہیں؟

جواب......: تدلیس وارسال خفی کئی امور سے پہچانی جاتی ہے ان میں سے دو مندرجہ ذیل ہیں:

① مدلس یا مرسل کا خود خبر دینا، ② اس فن کے ماہر امام کی نص سے ان کا مروی عنہ سے مطلقاً یا خاص طور پر اس حدیث میں عدم سماع کا ثابت ہونا۔

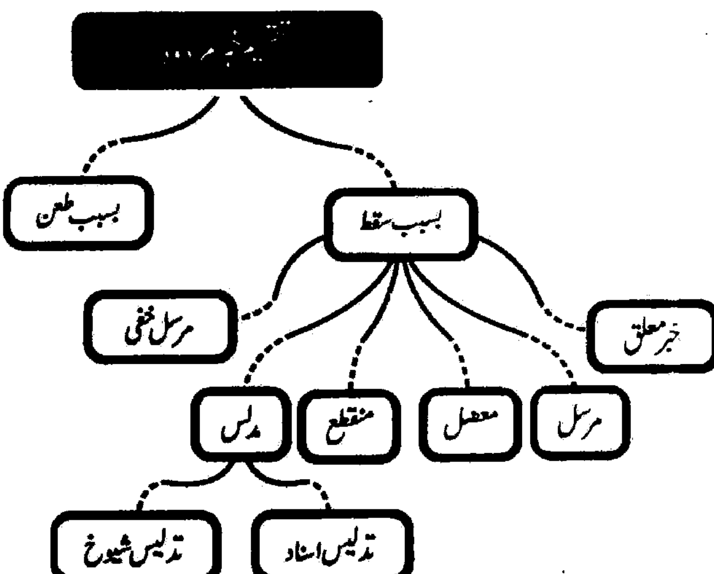

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راوی میں جرح وطعن کے اسباب

سوال......:راوی پر جرح وطعن کے کتنے اسباب ہیں؟

جواب......:راوی پر جرح وطعن کے دس اسباب ہیں بعض اسباب بعض سے سخت ہیں ہم ان کو دو مختلف حصوں میں تقسیم کرتے ہیں:

(مسائل) وہ اسباب جن کا تعلق راوی کی عدالت سے ہے:① الکذب ② التهمة بالكذب ③ الفسق ④ البدعة ⑤ الجهالة

(۲) وہ اسباب جن کا تعلق راوی کے ضبط سے ہے:① فحش الغلط ② كثرة الغفلة ③ الوهم ④ مخالفة الثقات ⑤ سوء الحفظ ،اب ان کا تذکرہ، رد میں شدت تاثیر کے لحاظ سے بالترتیب کیا جاتا ہے۔

① "کذب الراوی" (خبر موضوع)

سوال......: کذب الراوی سے کیا مراد ہے اور اس کی روایت کو کیا کہتے ہیں؟

جواب......: کذب الراوی: سے مراد راوی کا رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنا ہے اور اس کی روایت کو موضوع کہتے ہیں۔

موضوع اور اس کو روایت کرنے کا حکم

سوال......:خبر موضوع کی تعریف کیا ہے؟

جواب......:الوضع :لغوی معنی: جھوٹ گھڑنا اور جھوٹ باندھنا،خبر موضوع: گھڑی گئی بات ہے، جو رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا گیا ہو۔

سوال......:موضوع روایت کو بیان کرنے کا کیا حکم ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب......: موضوع روایت کو مطلقا بیان کرنا حرام ہے مگر اس کے موضوع ہونے اور عیب ہونے کی وضاحت کے ساتھ بیان کی جاسکتی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (من حدث عني حديثا يرى انه كذب فهو احد الكذابين) [رواہ مسلم] جو شخص میری طرف سے ایسی بات بیان کرے اور اسے معلوم بھی ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ دو جھوٹوں میں سے ایک ہے۔

احادیث وضع کرنے کے اسباب

سوال......: احادیث وضع کرنے کے کیا اسباب ہیں؟

جواب......: احادیث وضع کرنے اور جھوٹ گھڑنے کرنے کے بہت سے اسباب ہیں جن میں سے چھ مندرجہ ذیل ہیں:

① اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے ارادے سے ایسی احادیث وضع کرنا جو لوگوں کو اللہ کی اطاعت کی ترغیب دلائیں اور اس کی معصیت سے ڈرائیں جس طرح اپنے آپ کو زاہد و اصلاح پسند کہنے والے لوگوں نے کیا۔

یہ بدترین وضاع (احادیث گڑھنے والے) ہیں اور وضاع میں سے سب سے زیادہ سخت مصیبت اور آزمائش ہیں کیونکہ ان کا اپنے آپ کو اصلاح کی طرف منسوب کرنے کی وجہ سے لوگ ان پر (اندھا) اعتماد کرتے ہیں اور ان کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

اور جو لوگ اللہ سے اجر کی امید رکھتے ہوئے اور اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے احادیث گڑھتے ہیں ان میں سے ایک ابوعصمہ نوح بن ابو مریم مروزی ہے جو مرو (جگہ کا نام) کا قاضی تھا اس کا لقب نوح الجامع تھا اس نے ابوحنیفہ اور ابن ابو لیلیٰ سے فقہ حاصل کی تھی جب اس سے کہا گیا کہ آپ نے سیدنا ابن عباس سے عکرمہ کے واسطے سے قرآن کی ایک ایک سورت کی فضیلت میں جو روایات بیان کی ہیں وہ کہاں سے لیں ہیں عکرمہ کے باقی شاگرد تو یہ روایات بیان نہیں کرتے؟

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو اس نے کہا: جب میں نے دیکھا کہ لوگ قرآن سے بے رخی کر رہے ہیں اور ابوحنیفہ کی فقہ اور ابن اسحاق کی مغازی میں مشغول ہو رہے ہیں تو میں نے ثواب کی نیت سے یہ احادیث گھڑی ہیں۔

② حکام لوگوں کا قرب حاصل کرنے کے لیے ان کی خواہشات کے موافق احادیث گڑھنا: جیسے امیر المؤمنین مہدی عباسی کے ساتھ غیاث بن ابرہیم نخعی کوفی کا قصہ ہے، غیاث مہدی کے پاس گیا اور مہدی کبوتروں کے ساتھ محبت کرتا تھا اور ان کے ساتھ کھیلتا تھا اتفاقا اس کے سامنے کبوتر تھے، تو غیاث کہنے لگا مجھے فلاں نے فلاں سے حدیث بیان کی اور اپنی سند مکمل کی اور کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا (لا سبق الا فی نصل أو خف أو حافر أو جناح) مقابلہ بازی جائز نہیں مگر نیزہ بازی یا اونٹ دوڑ یا گھوڑ دوڑ یا پرندوں میں (جائز ہے)

غیاث نے حدیث میں "أو جناح" کے الفاظ کا اضافہ کر دیا، تو مہدی کو علم ہو گیا کہ اس نے اس کی وجہ سے جھوٹ بولا ہے تو اس نے کبوتروں کو ذبح کرنے کا حکم دے دیا۔

اس حدیث کو اصحاب سنن نے بغیر من گھڑت زیادتی کے روایت کیا ہے۔

③ اہل اسلام پر ان کے دین میں بگاڑ پیدا کرنا: جیسا کہ مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لیے دائرہ اسلام میں داخل ہونے والے زندیق (بے دین) لوگوں نے کیا، جیسے بیان بن سمعان ہے جس نے سیدنا علی بن ابی طالب کی الوہیت کا دعوی کیا تو اس کو خالد بن عبداللہ قسری نے قتل کر کے جلا دیا۔

④ کمائی کرنے اور وسیلہ رزق بنانے کی غرض سے: احادیث گھڑنا جیسے قصہ گو لوگوں کا طریقہ ہے، (جیسے ابوسعید مدائنی تھا)

⑤ اپنی رائے کو تقویت دینا: (اپنے مؤقف کے مطابق روایات گھڑنا جیسے اہل بدعت اور خوارج و روافض کا طریقہ ہے۔)

⑥ شہرت کی غرض سے نادر احادیث گھڑنا: (جیسے ابودحیہ اور حماد نصیبی نے لوگوں کی توجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی طرف مبذول کرنے کے لیے کیا۔)

وضع کو پہچاننے کے طریقے

سوال......:وضع کو پہچاننے کے کیا طریقے ہیں؟

جواب......:وضع کو چند طریقوں سے پہچانا جاتا ہے ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

① واضع کا بذات خود اعتراف کرنا: جیسے نوح بن ابو مریم نے اعتراف کیا جس کا ذکر ابھی ابھی گزرا ہے، اسی طرح میسرہ بن عبد ربہ فارسی نے بھی خود اعتراف کیا کہ اس نے سیدنا علی کی فضیلت میں ستر (۷۰) احادیث وضع کی ہیں۔

② روایت حس کے اس طرح مخالف ہو کہ اس کی تاویل کی گنجائش ممکن نہ ہو: جیسے حدیث (أن سفينة نوح طافت بالبيت وصلت خلف المقام ركعتين) سیدنا نوح کی کشتی نے بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کی۔

امام ذہبی نے اس روایت کو "المیزان" میں عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم عن أبیہ عن جدہ کی سند سے ذکر کیا ہے اور یہ ضعیف راوی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② "التهمة بالکذب" (خبر متروک)

سوال......: التهمة بالکذب سے کیا مراد ہے اور اس کی روایت کو کیا کہتے ہیں؟

جواب......: التہمة بالکذب: اس کی مندرجہ ذیل دو صورتیں ہیں:

① راوی لوگوں کے ساتھ کلام میں جھوٹ بولنے میں معروف ہو۔

② یا وہ ایسی روایت بیان کرنے میں متفرد ہو جو ایسے معلوم قواعد کے مخالف ہو جو دین کی اندر قطعی طور پر ضروری ہیں۔

اور متہم بالکذب کی روایت کو متروک کہتے ہیں، اس کی مثال: صدقہ الدقیقی کی روایات ہیں جو وہ فرقد سے روایت کرتا ہے وہ سمرہ سے اور وہ سیدنا ابوبکر صدیق سے، اور عمرو بن شمر کی روایات ہیں جو وہ جابر جعفی سے وہ حارث سے اور وہ سیدنا علی بن ابو طالب سے روایت کرتے ہیں۔

---

③ تا ⑤

"فحش الغلط، کثرة الغفلة، فسق الراوی" (خبر منکر)

سوال......: فحش الغلط و کثرة الغفلة اور فسق الراوی سے کیا مراد ہے اور ان کی روایت کو کیا کہتے ہیں؟

جواب......: فحش الغلط (راوی کا سنگین غلطیاں کرنا) اور کثرة الغفلة (انتہائی زیادہ غفلت کرنا) اور فسق الراوی (اور راوی کا فسق میں مبتلا ہونا) وہ جس کی وجہ سے کفر کی حد تک نہ پہنچے: ان تینوں کی خبر منکر ہے ان کے نزدیک جو ضعیف کی ثقہ کے مخالف روایت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے منکر کو منحصر نہیں کرتے۔

اس کی مثال: امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے ابوزکیر یحییٰ بن محمد بن قیس کے طریق سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ عروہ سے وہ سیدہ عائشہ سے مرفوعا روایت کی ہے کہ (کلو البلح بالتمر فان ابن آدم اذا اکله غضب الشیطان) کچی کھجور کو پکی کھجور کے ساتھ کھاؤ کیونکہ جب ابن آدم یہ کھاتا ہے تو شیطان کو غصہ آتا ہے۔

امام نسائی نے کہا: یہ حدیث منکر ہے اسے روایت کرنے میں ابوزکیر یحییٰ بن محمد متفرد ہیں جو نیک بزرگ ہیں لیکن (ثقاہت میں) ان کے مرتبہ کو نہیں پہنچے جن کا تفرد قبول کیا جاتا ہے

⑥ ''وہم راوی'' (خبر معلول)

سوال......: وھم الراوی سے کیا مراد ہے؟

جواب......: وھم الراوی: سے مراد راوی کا حدیث کو وہم کے ساتھ روایت کرنا۔

سوال......: کیا وہم متن میں واقع ہوتا ہے؟

جواب......: وہم جیسے سند میں موقوف کو مرفوع یا متصل کو منقطع بنا دینے کی صورت میں ہوتا ہے ایسے ہی متن میں ایک حدیث کو دوسری میں داخل کر دینے کی صورت میں ہوتا ہے

سوال......: کیا وہم قادح ہوتا ہے یا نہیں اور اس کا ضابطہ کیا ہے؟

جواب......: وہم کبھی قادح ہوتا ہے جیسے مرسل ہونے کی وجہ سے معلول ہونا اور کبھی غیر قادح ہوتا ہے جیسے سند کے کسی ایک راوی کے نام میں وہم ہو جانے کی وجہ سے معلول ہونا۔

اور اس کا ضابطہ یہ ہے کہ ① حدیث غریب ہوگی ② یا اس کی ایک سے زائد سندیں ہوں گی، ① غریب ہونے کی صورت میں سند میں قدح سے متن میں قدح لازم آئے گی اور اس کے برعکس بھی (یعنی متن میں قدح سے سند میں قدح لازم آئے گی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② ایک سے زائد سندوں کی صورت میں ایک میں قدح سے دوسری میں قدح لازم نہیں آئے گی۔

سوال......: جس خبر میں وہم واقع ہوا سے کیا کہتے ہیں اور اس کا ادراک کون کرسکتا ہے؟

جواب......: جس خبر میں وہم واقع ہوا سے "المعل" یا "المعلل" کہتے ہیں، اور یہ علوم حدیث کا ایک پیچیدہ مسئلہ ہے اس کا ادراک وہ کرسکتا ہے جس کو اللہ تعالی نے تہہ تک پہنچنے والا روشن دماغ دیا ہو اور وہ راویوں کے مراتب اور متون حدیث پر وسیع اطلاع رکھتا ہو

سوال......: سند اور متن میں وہم کی مثال کیا ہے؟

جواب......: سند میں وہم کی مثال: جو قادح نہیں ہے صحیح بخاری کے راوی یعلی بن عبید طنافسی کی حدیث ہے وہ سفیان ثوری سے وہ عمرو بن دینار سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ: (البیعان بالخیار) مذکورہ سند میں سفیان سے یعلی بن عبید نے وہم کیا ہے اور عمرو بن دینار کو سفیان کا شیخ بنا دیا ہے اصل میں سفیان کے معروف شیخ عبداللہ بن دینار ہیں وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں۔ (یہ وہم اس لیے قادح نہیں ہے کہ دونوں ثقہ ہیں) امام ابن معین نے کہا: سفیان ثوری سے روایت کرنے میں یعلی بن عبید ضعیف ہے اور دوسرے راویوں (سفیان ثوری کے علاوہ) سے ثقہ ہے۔

متن میں وہم کی مثال: ابوسعید بن ابومریم کی حدیث ہے وہ مالک سے وہ زہری سے وہ سیدنا انس سے مرفوعا روایت کرتے ہیں (لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا ولا تنابزوا ولا تنافسوا) دراصل "ولا تنافسوا" کے الفاظ ابن ابومریم نے اس حدیث میں دوسری حدیث کے داخل کر دیے ہیں، دوسری حدیث مالک کی ہے وہ ابوالزناد سے وہ اعرج سے وہ سیدنا ابوہریرہ سے مرفوعا روایت کرتے ہیں: (ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تنافسوا ولا تحاسدوا) دونوں احادیث متفق علیہ ہیں ولا تنافسوا کے الفاظ کے علاوہ انہیں صرف امام مسلم نے روایت کیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال......: وہم کو پہچاننے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب......: وہم کو پہچاننے کا طریقہ: وہم راوی کے تفرد اور دوسروں کی مخالفت کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے لیکن اس میں کچھ اور قرائن بھی شامل ہو جاتے ہیں نیز اس کو پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ ① حدیث کے تمام طرق جمع کئے جائیں ② ضبط و اتقان میں راویوں کے درجات کو پہچانا جائے علی بن مدینی نے کہا: اس مسئلہ میں اگر طرق جمع نہ کیے جائیں تو اس کی غلطیاں واضح نہیں ہوتیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑦ ''مخالفت راوی''

سوال......: مخالفة الراوی سے کیا مراد ہے اور مخالفت کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب......: مخالفة الراوی للثقات: اس سے مراد راوی کا ثقات کی مخالفت کرنا ہے یہ مخالفت چھ انواع کو اپنے ضمن میں لیے ہوئے ہے:

①المدرج ②المقلوب ③المزید فی متصل الاسانید ④المضطرب ⑤المصحف ⑥المحرف

① مدرج

سوال......: مدرج کسے کہتے ہیں؟

جواب......: ''المدرَج'' راپر فتحہ (أدرجت الشيء في الشيء) سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے میں نے ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کر دیا، ملا دیا۔

مدرج کی اقسام

سوال......: مدرج کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: مدرج کی دو قسمیں ہیں: ①مدرج الاسناد ②مدرج المتن

سوال......: مدرج الاسناد کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب......: مدرج الاسناد: ایسی حدیث جس کی سند کا سیاق بدل جائے، اور اس کی چند صورتیں مندرجہ ذیل ہیں:

① راوی کے پاس دو حدیثیں دو مختلف سندوں کے ساتھ ہوں لیکن ان دونوں کو ایک سند کے ساتھ بیان کرے یا ان میں سے ایک کو اپنی خاص سند سے بیان کرے اور دوسری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث سے اس میں کچھ اضافہ کر دے۔

② راوی کے پاس ایک سند کے ساتھ متن ہو مگر اسی متن کا کچھ حصہ اس کے پاس دوسری سند کے ساتھ ہو لیکن وہ اس کو مکمل پہلی سند کے ساتھ ہی روایت کرے۔

③ راوی اپنے شیخ سے کوئی حدیث سنے مگر اسی حدیث کا بعض حصہ وہ کسی واسطہ کے ساتھ سنے لیکن اس کو بغیر واسطہ کے مکمل بیان کر دے۔

④ راوی خبر کو ایک جماعت سے سنے جو اس کی سند میں مختلف ہوں لیکن یہ ان سے اتفاق کے ساتھ اختلاف کو ذکر کیے بغیر روایت کر دے۔

سوال......مدرج المتن کی تعریف کیا ہے؟

جواب......مدرج المتن: وہ حدیث ہے جس کے متن میں ایسی چیز بغیر فاصلے کے داخل کر دی جائے اور اس سے ملا دی جائے جو اس میں سے نہیں ہے۔

اور زیادہ تر ادراج خبر کے آخر میں ہوتا ہے اور اس کا شروع میں واقع ہونا درمیان کی بنسبت زیادہ ہے۔

اس کی مثال وہ خبر ہے: جسے خطیب نے ابوقطن اور شبابہ کے طریق سے وہ شعبہ سے وہ محمد بن زیاد سے وہ ابوہریرہ سے مرفوعا روایت کرتے ہیں: (اسبغوا الوضوء ويل للأعقاب من النار) "اسبغوا الوضوء" والے الفاظ مدرج ہیں کیونکہ یہ ابوہریرہ کا قول ہے۔

امام بخاری نے اس حدیث کو آدم بن ابوایاس کے طریق سے وہ شعبہ سے وہ محمد بن زیاد سے وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: (اسبغوا الوضوء فان ابا القاسم ﷺ قال ويل للأعقاب من النار) اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد خطیب بغدادی نے کہا ہے کہ اس حدیث کو شعبہ سے روایت کرنے میں ابوقطن اور شبابہ بن سوار کو وہم ہوا ہے جیسا کہ ہم نے اس کو بیان کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادراج کی مثالوں میں ابن مسعود کی حدیث ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (الطيرة شرك وما منا الا ولكن الله يذهبه بالتوكل) [رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح] بدشگونی شرک ہے ہم میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جسے بدشگونی پیدا نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ اس کو توکل کے ساتھ ختم کر دیتا ہے، اور امام ترمذی نے کہا: میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا وہ اس قول (وما منا الا......) کے متعلق کہہ رہے تھے کہ یہ میرے نزدیک سیدنا ابن مسعود کی کلام ہے۔

ادراج کے اسباب وحکم

اور پہچاننے کے طریقے

سوال......: ادراج کے اسباب اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب......: ادراج کے اسباب بہت زیادہ ہیں ان میں تین مندرجہ ذیل ہیں:

① غریب الفاظ کی تفسیر ② نبی اکرم ﷺ کے کلام سے کسی حکم کا استنباط کرنا ③ شرعی حکم کا بیان کرنا

ادراج کا حکم: ادراج کرنا جائز نہیں ہے ہاں جو غریب کلمہ کی تفسیر کے لیے ہو تو وہ مانع نہیں ہے، جیسے زہری اور دیگر ائمہ نے کیا ہے۔

سوال......: ادراج کو پہچاننے کے کیا طریقے ہیں؟

جواب......: ادراج چند طریقوں سے پہچانا جاتا ہے ان میں سے دو مندرجہ ذیل ہیں:

① بعض راوی مدرج عبارت کے علیحدہ ہونے کی صراحت کر دیں اور اس کے کہنے والے کی طرف منسوب کر دیں۔

② اس مدرج عبارت کا رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا ناممکن ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② خبر مقلوب

سوال......: خبر مقلوب کی کیا تعریف ہے؟

جواب......: خبر مقلوب: وہ خبر ہے جس کے راوی پر بعض لفظ بدل جائیں تو اس کے معنی بدل جائیں، اور اسے منقلب بھی کہا جاتا ہے۔

سوال......: کیا قلب سند میں واقع ہوتا ہے؟

جواب......: قلب سند میں واقع ہوتا ہے: اور وہ یہ ہے کہ حدیث کسی راوی کے ساتھ مشہور ہو لیکن اس کی جگہ دوسرا راوی اسی طبقہ سے غرابت پیدا کرنے یا کسی دوسری وجہ سے رکھ دیا جائے، راویوں میں سے یہ کام حماد بن عمرو نصیبی کیا کرتا تھا (نصیبین) کی طرف نسبت ہے، امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

اس کی مثالوں میں حدیث: (اذا لقيتم المشركين في طريق فلا تبدؤهم بالسلام) جب تم مشرکین کو کسی راستہ میں ملو تو ان سے سلام میں ابتداء نہ کرو۔

حماد بن عمرو نے اس میں قلب کیا اس کو عن الأعمش عن ابی صالح عن ابی هريرة مرفوعا روایت کیا جبکہ یہ روایت عن سهيل بن ابی صالح عن ابيه عن ابی هريرة سے ہے جیسے کہ صحیح مسلم میں ہے۔

اور اسی طرح سند میں قلب را[illegible] کے نام آگے پیچھے کرنے سے بھی ہوتا ہے جیسے: مرة بن کعب اور کعب بن مرة، ان میں سے ایک کا نام دوسرے کے باپ کے نام کی طرح ہے

سوال......: کیا قلب متن میں واقع ہوتا ہے؟

جواب......: قلب متن میں واقع ہوتا ہے: متن میں قلب کی مثال وہ حدیث ہے جسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام مسلم نے روایت کیا ہے سات آدمیوں والی حدیث کہ جن کو اللہ اپنے سائے میں جگہ عطا فرمائیں گے جس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا اس حدیث میں ہے (ورجل تصدق بصدقة فأخفاها حتى لاتعلم يمينه ما انفقت شماله) اصل الفاظ ایسے ہیں (حتی لا تعلم شماله ما تنفق يمينه) جیسے امام بخاری نے روایت کیا ہے اور مسلم نے بھی اپنی ایک روایت میں ایسے ہی روایت کیا ہے۔

اور قلب کی ایک صورت یہ ہے کہ ایک متن کی سند کو لے کر دوسرے متن کے ساتھ لگا دیا جائے اور اس کا متن دوسری سند کے ساتھ لگا دیا جائے جیسے اہل بغداد نے امیر المؤمنین فی الحدیث الامام البخاری کے ساتھ کیا، اور اس کو خطیب نے تاریخ میں اور ابن حجر نے ''النكت على ابن الصلاح'' میں ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ متصل سند میں زیادتی

سوال......:المزید فی متصل الأسانید سے کیا مراد ہے اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب......:المزید فی متصل الأسانید سے مراد: وہ مخالفت ہے جو ظاہراً متصل سند کے درمیان میں راوی کی زیادتی کی وجہ سے ہو۔

حکم :اس کا حکم یہ ہے کہ اس سند کا اعتبار کیا جائے گا جو زیادت سے خالی ہو بشرطیکہ جس نے زیادتی نہیں کی وہ بصیغہ سماع زیادتی کرنے والے سے زیادہ متقن ہو ورنہ زیادت والی سند ہی راجح ہوگی۔

اس کی مثال :وہ حدیث ہے جسے امام مسلم اور امام ترمذی نے عبداللہ بن مبارک کے طریق سے وہ عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے وہ بسر بن عبیداللہ سے وہ ابو ادریس خولانی سے وہ واثلہ بن اسقع سے وہ ابو مرثد غنوی سے روایت کیا انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیها) قبروں پر مت بیٹھو اور ان کی طرف نماز نہ پڑھو۔

ابو عیسیٰ ترمذی نے کہا: کہ محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا: ابن مبارک کی حدیث خطأً ہے ابن مبارک نے خطأً کی ہے اور اس میں ابو ادریس کو زیادہ کر دیا ہے حقیقت میں وہ بسر بن عبیداللہ ہیں جو واثلہ سے روایت کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ مضطرب

سوال......: مضطرب کسے کہتے ہیں اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب......: المضطرِب: (راء پر کسرہ) وہ حدیث ہے جو مختلف وجوہ سے روایت کی گئی ہو اور تمام وجوہ قوت میں برابر ہوں، اختلاف چاہے ایک راوی کی طرف سے ہو وہ اس طرح کہ اس نے ایک مرتبہ ایک طرح سے روایت کی اور دوسری دفعہ دوسری طرح سے روایت کی جو پہلی کے مخالف ہو، یا ایک سے زیادہ جماعت نے روایت کی ہو اور ان میں سے ہر ایک روایت کرنے میں دوسرے کے مخالف ہو۔

حکمہ: اضطراب راویوں کا حافظہ نہ ہونے کی وجہ سے ضعف حدیث کا موجب ہے اور کبھی یہ سند میں واقع ہوتا ہے اور کبھی متن میں اور کبھی دونوں میں واقع ہوتا ہے۔

حل: پھر اگر ایک وجہ راجح ہو جائے راوی کے ضبط کی وجہ سے یا مروی عنہ کی صحبت کے زیادہ ہونے کی وجہ سے یا اس کے علاوہ کسی اور ترجیح کی وجہ سے، تو پھر حکم راجح وجہ کے لیے ہو گا اور اس وقت حدیث پر اضطراب کے وصف کا اطلاق نہیں ہو گا اور نہ ہی اس کا یہ حکم ہو گا۔

متن میں اضطراب کی مثال: وہ حدیث جسے امام ترمذی نے روایت کیا وہ شریک سے وہ ابوحمزہ سے وہ شعبی سے وہ فاطمہ بنت قیس سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے زکاۃ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (ان فی المال لحقا سوی الزکاۃ)

اور اس حدیث کو اسی سند کے ساتھ ابن ماجہ نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے: (لیس فی المال حق سوی الزکاۃ)

حافظ عراقی فرماتے ہیں: یہ اضطراب تاویل کا احتمال نہیں رکھتا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی تاویل ممکن ہے، وہ اس طرح کہ اس کو دونوں لفظوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا گیا ہو اور جس حق کو ثابت کیا گیا ہے وہ غیر واجب ہو جیسے نفلی صدقہ اور مہمان کا اکرام کرنا اور جس حق کی نفی کی گئی ہے وہ واجب حق ہو۔ واللہ تعالی أعلم۔

⑤ مصحف

سوال...... المصحف سے کیا مراد ہے؟

جواب......: المصحف: سے مراد وہ مخالفت ہے جو نقطوں کے اعتبار سے ایک یا زیادہ حروف کے بدل جانے کی وجہ سے ہو اور لفظ کی تحریری صورت باقی رہے۔

سوال......: کیا تصحیف سند میں واقع ہوتی ہے؟

جواب......: تصحیف سند میں واقع ہوتی ہے اور اس کی مثال مندرجہ ذیل ہے:

شعبہ کی حدیث ہے وہ عوام بن مراجم (راء اور جیم) سے وہ ابو عثمان نہدی سے وہ سیدنا عثمان بن عفان سے مرفوعا روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لتؤدن الحقوق الی اهلها) تم ضرور ہر ایک کے حقوق ادا کرو گے۔

یحییٰ بن معین نے سند میں تصحیف کرتے ہوئے (عوام بن مراجم) کو عوام بن مزاحم پڑھا ہے، راء اور جیم کو زاء اور حاء سے بدل دیا۔ [اس حدیث کو امام مسلم نے ابوہریرہ کے طریق روایت کیا ہے]

سوال......: کیا تصحیف متن میں واقع ہوتی ہے؟

جواب......: تصحیف متن میں واقع ہوتی ہے اور اس کی مثال مندرجہ ذیل ہے:

حدیث (من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال...... الحدیث) [رواہ مسلم]

ابوبکر صولی نے اس میں تصحیف کی تو کہا: (شیئا من شوال) (ستا) کو (شیئا) سے پڑھا س اور ت کو ش اور یاء سے بدل دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑥ محرف

سوال......:المحرف سے کیا مراد ہے؟

جواب......:المحرف: سے مراد وہ مخالفت ہے جو اعراب کے اعتبار سے ایک یا زیادہ حروف کے بدل جانے کی وجہ سے ہو اور لفظ کی تحریری صورت باقی رہے۔

سوال......: کیا تحریف سند میں واقع ہوتی ہے؟

جواب......: تحریف سند میں واقع ہوتی ہے اور سند کی تحریف میں سے ابدال ہے جیسے عَقیل کو عُقیل پڑھنا یعنی عین پر زبر کی بجائے پیش پڑھنا۔

سوال......: کیا تحریف متن میں واقع ہوتی ہے؟

جواب......: تحریف متن میں واقع ہوتی ہے اور اس کی مثال مندرجہ ذیل ہے:

سیدنا جابر کی حدیث ہے کہ (رمی أُبی یوم الأحزاب فی اكحله) جنگ خندق والے دن سیدنا ابی بن کعب کو ان کے بازو کی رگ میں تیر لگا، غندر نے تحریف کی اور کہا: ''رمی أبی'' اضافت کے ساتھ، تو اس سے سیدنا جابر کے باپ بنتے ہیں جو جنگ احد میں شہید ہو گئے تھے اصل میں وہ ''أُبی'' ہے

............*

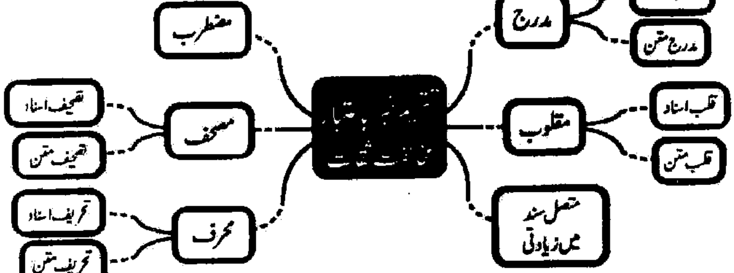

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑥ ''جہالت راوی''

سوال......: الجھالة بالراوی سے کیا مراد ہے؟

جواب......: الجھالة بالراوی سے مراد: راوی کا مجہول ہونا ہے اور اس کے دو سبب ہیں: ① راوی کی صفات اس کے نام یا کنیت یا لقب یا پیشے یا نسب وغیرہ میں سے زیادہ ہو جائیں تو اسے کسی مقصد کے لیے غیر مشہور صفت کے ساتھ ذکر کر دیا جائے تو اس وجہ سے گمان کیا جائے کہ یہ کوئی اور راوی ہے تو اس کے حالات سے جہالت حاصل ہو جائے۔

مثال: محمد بن سائب کلبی کو بعض نے اس کے دادے کے طرف منسوب کر کے محمد بن بشر کہا بعض نے اس کا نام حماد بن سائب رکھا ہے اور بعض نے اس کی کنیت ابونضر اور بعض نے ابوہشام اور بعض نے ابوسعید رکھی ہے تو ایسے لگنا شروع ہو گیا کہ یہ ایک جماعت ہے اور حقیقت میں یہ صرف ایک آدمی ہے۔

اس موضوع پر (الموضح لأوهام الجمع والتفريق فی النعوت) کتاب لکھی گئی ہے

② راوی بہت کم احادیث بیان کرنے والا ہو تو اس کی روایات زیادہ نہ ہوں اور نہ اس کے شاگرد زیادہ ہوں، اس موضوع پر ''الوحدان'' نامی کتاب تصنیف کی گئی ہے۔

مجہول کی اقسام

سوال......: مجہول کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب......: مجہول کی دو اقسام ہیں: ① مجہول العین ② مجہول الحال

① مجہول العین: وہ راوی ہے جس سے روایت کرنے والا صرف ایک راوی ہو (جس کی توثیق نہ کی گئی ہو)

حکم: ایسے راوی کی روایت مردود ہوتی ہے مگر یہ کہ اس کی توثیق کر دی جائے اگرچہ توثیق اس سے روایت کرنے والے راوی ہی کی طرف سے کیوں نہ ہو (تو روایت مقبول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو گی) بشرطیکہ وہ اہل جرح وتعدیل میں سے ہو۔

② مجہول الحال: وہ راوی ہے جس سے ایک سے زائد راوی روایت کرے اور اس کی توثیق نہ کی گئی ہو، اسے مستور بھی کہتے ہیں۔ **حکم**: ایسی روایت پر توقف کیا جائے گا جب تک راوی کے حالات کی وضاحت نہ ہو جائے۔

مبہم اور اس کی روایت کا حکم

سوال......: مبہم راوی کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب......: مبہم: وہ راوی ہے کہ اختصار کی وجہ سے جس کے نام کی صراحت نہ کی گئی ہو جیسے اس سے روایت کرنے والا کہے مجھے ثقہ راوی نے یا شیخ نے یا آدمی نے خبر دی۔

حکم: راجح مؤقف کے مطابق اس کی روایت مقبول نہیں ہو گی اگرچہ ابہام توثیق کے لفظ کے ساتھ کیا گیا ہے، جیسے راوی کہے: مجھے ثقہ یا ثبت راوی نے خبر دی ہے اس لیے کہ ممکن ہے کہ وہ دوسروں کے نزدیک ثقہ نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑨ "بدعت"

سوال......:البدعة کی کیا تعریف ہے؟

جواب......:البدعة والابتداع: نئی چیز ایجاد کرنا، نئی چیز گھڑ لینا۔

اصطلاحی تعریف: دین میں نئی چیز پیدا، وایجاد کرنا۔

سوال......: بدعت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: بدعت کی دو قسمیں ہیں: ① بدعت مکفرہ ② بدعت مفسقہ

① البدعة المكفرة: ایسی بدعت جو بدعتی کو کافر بنا دیتی ہے، اس طرح کے وہ کسی ایسے امر کا انکار کر دے جس پر اتفاق ہو جو متواتر ہو اور دین میں قطعی طور پر معروف ہو۔

حکم: ایسے راوی کی روایت قبول نہیں کی جاتی۔

② البدعة المفسقة: ایسی بدعت جو بدعتی کو فاسق بنا دیتی ہے۔

حکم: ایسے بدعتی کی روایت مقبول ہوتی ہے جب تک بدعت کی طرف دعوت دینے والی نہ ہو اور نہ ایسی حدیث نقل کرنے والا ہو جو اس کی بدعت کی ترویج کر دے، یہ جمہور کا مختار مذہب ہے اور یہی صحیح (وراجح) ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑩ ''سوء حفظ''

سوال......: سوء الحفظ سے کیا مراد ہے؟

جواب......: سوء الحفظ: (حافظہ کا برا ہونا) اس سے مراد ایسا راوی ہے جس کی درست باتیں اس کی غلطیوں پر راجح نہ ہوں، اس کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں:

① وہ راوی جس کو ''سوء الحفظ'' ابتدائے حیات سے ہوا ہو اور اس کی زندگی کے تمام حالات میں برقرار رہا ہو، اور بعض ایسے راوی کی روایت کو شاذ کہتے ہیں۔

② وہ راوی جس کو ''سوء الحفظ'' اس کے بڑھاپے کی وجہ سے یا قوت بصارت کے ختم ہو جانے یا اس کی کتب ضائع ہو جانے کی وجہ سے اس پر طاری ہو گیا ہو۔

اور بعض ایسے راوی کو ''مختلط'' کہتے ہیں۔ **حکم**: ایسے راوی کی اختلاط سے پہلے والی معلوم روایات مقبول ہوں گی اور بعد والی مردود اور جن روایات کا امتیاز نہ ہو سکے (کہ کب کی ہیں) تو ان میں توقف کیا جائے گا۔

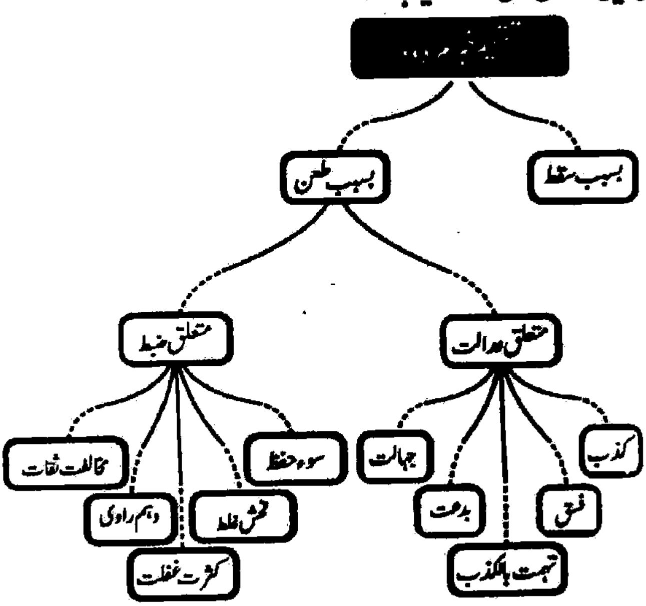

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

خبر کی تقسیم

مرفوع، موقوف، مقطوع کی طرف

سوال......: انتہاء سند کے اعتبار سے حدیث کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: انتہاء سند کے اعتبار سے حدیث کی مندرجہ ذیل تین قسمیں ہیں:

① مرفوع ② موقوف ③ مقطوع

مرفوع اور اس کی اقسام

سوال......: مرفوع کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: مرفوع: ایسا قول یا فعل یا تقریر جو صریحاً یا حکماً رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔

سوال......: مرفوع کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: مرفوع کی مندرجہ ذیل چھ قسمیں ہیں:

① مرفوع قولی صریحی ② مرفوع فعلی صریحی ③ مرفوع تقریری صریحی ④ مرفوع قولی حکمی ⑤ مرفوع فعلی حکمی ⑥ مرفوع تقریری حکمی

① مرفوع قولی صریحی: (رسول اللہ ﷺ کا صریح قول) جیسے کوئی صحابی کہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے فرماتے ہوئے سنا، یا کوئی صحابی یا تابعی وغیرہ کہے کہ رسول ﷺ ایسے فرمایا کرتے تھے۔

② مرفوع فعلی صریحی: (رسول اللہ ﷺ کا صریح فعل) جیسے کوئی صحابی کہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے کرتے ہوئے دیکھا، یا کوئی صحابی یا تابعی وغیرہ کہے کہ رسول ﷺ ایسا کرتے تھے۔

③ مرفوع تقریری صریحی: (رسول اللہ ﷺ کے حاضر ہونے کا صریح ذکر) جیسے کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابی کہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ایسے کیا یا کوئی صحابی یا تابعی وغیرہ کہے کہ فلاں صحابی نے رسول اللہ کی موجودگی میں ایسا کیا اور اس فعل پر آپ ﷺ کا انکار ذکر نہیں کیا گیا۔

④ مرفوع قولی حکمی: (رسول اللہ ﷺ کا صریح قول تو نہیں لیکن اسے یہ حکم دیا گیا) جیسے اہل کتاب سے روایات نقل کرنے میں غیر معروف صحابی ایسی بات کہے جس میں ذاتی رائے اور اجتہاد کی گنجائش نہ ہو اور نہ اس کا غریب ومشکل الفاظ کی وضاحت سے کوئی تعلق ہو، جیسے صحابی کا ماضی کے امور کے متعلق خبر دینا، جیسے مخلوق کی ابتداء وغیرہ یا اس کا مستقبل کے امور کے متعلق خبر دینا، جیسے فتنے، قیامت کے احوال وغیرہ اور اسی طرح اس کا کسی عمل کے کرنے پر مخصوص ثواب یا مخصوص سزا کی خبر دینا۔

⑤ مرفوع فعلی حکمی: (رسول اللہ ﷺ کا صریح فعل تو نہیں لیکن اسے یہ حکم دیا گیا) جیسے صحابی ایسا عمل کرے جس میں ذاتی رائے کا کوئی دخل نہ ہو، جیسے سیدنا علی بن ابی طالب کا نماز کسوف کی ہر رکعت میں دو سے زائد رکوع کرنا۔

⑥ مرفوع تقریری حکمی: جیسے کوئی صحابی خبر دے: کہ صحابہ کرام نبی ﷺ کے زمانہ میں یہ عمل کرتے تھے اور ان پر کوئی انکار نہیں کیا جاتا تھا۔

سوال......: کن صیغوں کو مرفوع کا حکم دیا جاتا ہے؟

جواب......: وہ صیغے جن کو مرفوع کا حکم دیا جاتا ہے مندجہ ذیل ہیں:

① کسی صحابی کا کہنا کہ: "یہ کام سنت ہے، ہمیں اس چیز کا حکم دیا گیا، ہمیں فلاں چیز سے منع کیا گیا"۔

② یا کسی صحابی کا کسی عمل پر یہ حکم لگانا کہ: یہ اللہ یا رسول اللہ ﷺ کی فرمابرداری ہے یا نافرمانی ہے جیسے سیدنا عمار بن یاسر کا کہنا: (من صام يوم الشك فقد عصى ابا القاسم ﷺ) جس شخص نے شک کے دن کا روزہ رکھا تو تحقیق اس نے ابوالقاسم ﷺ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نافرمانی کی۔[اس حدیث کو اصحاب سنن نے روایت کیا ہے اور امام بخاری نے معلق ذکر کیا ہے]

موقوف، صحابی

اور صحبت کی پہچان کے طریقے

سوال......: موقوف کسے کہتے ہیں؟

جواب......: موقوف: ایسا قول یا فعل یا تقریر جو کسی صحابی کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔

سوال......: صحابی کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: صحابی: وہ ہے جو ایمان کی حالت میں نبی ﷺ کو ملا ہو اور اسلام پر فوت ہوا ہو، اور راجح قول کے مطابق اگرچہ مرتد ہونے کے بعد پھر سے اسلام قبول کر لیا ہو۔

سوال......: صحبت پہچاننے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب......: صحبت ان پانچ طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ سے پہچانی جاتی ہے:
① تواتر ② شہرت ③ بعض صحابہ کا کسی صحابی کے متعلق خبر دینا ④ بعض ثقہ تابعین کا خبر دینا ⑤ اس کا اپنے متعلق خبر دینا کہ وہ صحابی ہے جب اس کا دعویٰ کرنا ممکن ہو۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقطوع کی تعریف

مقطوع اور منقطع میں فرق

سوال......مقطوع کسے کہتے ہیں؟

جواب......مقطوع: ایسا قول یا فعل جو کسی تابعی یا تبع تابعی وغیرہ کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔

سوال......مقطوع اور منقطع میں کیا فرق ہے؟

جواب......مقطوع اور اصطلاحی منقطع میں فرق یہ ہے کہ مقطوع متن کی صفات میں سے ہے، جیسے موقوف یا مرفوع ہونا اور منقطع سند کی صفات میں سے ہے جیسے معلق اور مرسل ہونا۔

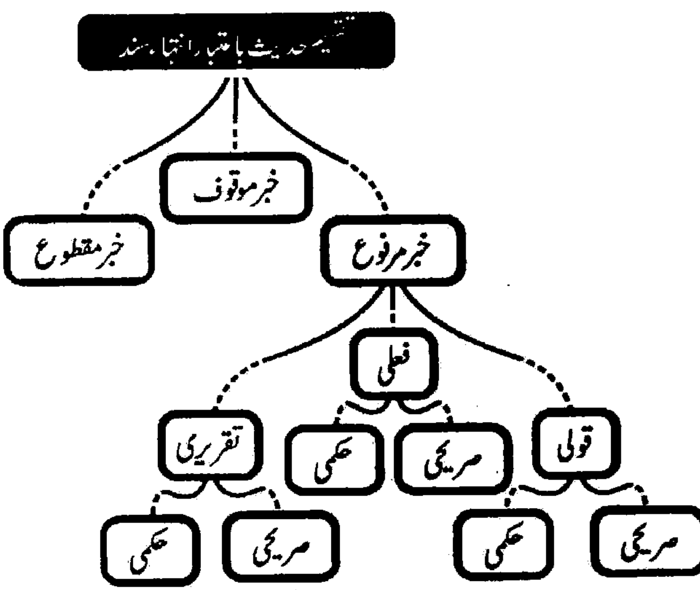

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"تابعی"

سوال......: تابعی کسے کہتے ہیں؟

جواب......: تابعی: وہ ہے جو کسی صحابی کو اسلام کی حالت میں ملا ہو اور اسی پر فوت ہوا ہو۔

"مخضرم"

سوال......: مخضرم کسے کہتے ہیں؟

جواب......: مخضرم: وہ ہے جس نے زمانہ جاہلیت اور رسول اللہ ﷺ کا عہد پایا ہو لیکن آپ ﷺ سے نہ ملا ہو، مخضرمین کی تعداد بیس سے زیادہ ہے، انہی میں سے احنف بن قیس، ابو مسلم خولانی، ابو رجاء عطاردی اور ابو عثمان نہدی ہیں، راجح قول کے مطابق یہ تابعین میں سے ہیں۔

علو و نزول

سوال......: متصل سند کے کیا فوائد ہیں؟

جواب......: تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس امت کو نبی اکرم ﷺ تک متصل سند کے ساتھ خاص کیا ہے۔

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: (الاسناد من الدین و لولا الاسناد لقال من شاء ما شاء) سندیں دین سے ہیں اگر سندیں نہ ہوتی تو البتہ جو شخص چاہتا جو چاہتا کہہ دیتا [مقدمہ صحیح مسلم] اور سفیان ثوری فرماتے ہیں: (الاسناد سلاح المومن) سندیں مومن کا زیور ہیں۔

سوال......: علو اور نزول کسے کہتے ہیں؟

جواب......: العلو (عالی ہونا) سند کے راوی کم ہونے کو، اور النزول (نازل ہونا) سند کے راوی زیادہ ہونے کو کہتے ہیں، اور یہ اسناد کی صفات میں سے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال......: سند کا عالی ہونا افضل ہے یا نازل ہونا؟

جواب......: سند کا عالی ہونا اس کے نازل ہونے سے افضل ہے اس شرط کے ساتھ کے عالی سند ضعف سے خالی ہو اور اگر عالی سند میں ضعف ہو تو اس کی کوئی فضیلت نہیں ہو گی بالخصوص جب یہ سند بعض کذاب یا متہم بالکذب راویوں پر مشتمل ہو۔

حافظ ابن صلاح نے کہا: علو (عالی ہونا) سند کو خلل سے دور کر دیتا ہے کیونکہ اس کے راویوں میں سے ہر ایک کی جانب سے دانستہ طور پر یا نا دانستہ طور پر خلل واقع ہونے کا احتمال رہتا ہے، تو ان کی کمی سے خلل کا امکان کم ہوتا ہے۔

خبر کی عالی، نازل کی طرف تقسیم

سوال......: عالی اور نازل ہونے کے اعتبار سے سند کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: عالی اور نازل ہونے کے اعتبار سے خبر کی دو قسمیں ہیں:

① خبر عالی: وہ خبر ہے جس کی سند کے راویوں کی تعداد اس دوسری سند کی نسبت کم ہو جس سے یہی خبر راویوں کی زیادہ تعداد سے منقول ہو۔

② خبر نازل: وہ خبر ہے جس کی سند کے راویوں کی تعداد اس دوسری سند کی نسبت زیادہ ہو جس سے یہی خبر راویوں کی کم تعداد سے منقول ہو۔

سوال......: خبر عالی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: خبر عالی کی دو قسمیں ہیں: ① خبر عالی مطلق ② خبر عالی نسبی

① خبر عالی مطلق: وہ خبر ہے جو کم تعداد راویوں کے ساتھ نبی ﷺ تک پہنچے اس دوسری سند کی نسبت جس سے یہی خبر زیادہ تعداد راویوں کے ساتھ پہنچے۔

② خبر عالی نسبی: وہ خبر ہے جو کم تعداد راویوں کے ساتھ مالک شعبہ جیسے مشہور ائمہ میں سے کسی امام تک پہنچے اس دوسری سند کی نسبت جس سے یہی خبر زیادہ تعداد راویوں کے ساتھ پہنچے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال......: خبر نازل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: خبر نازل کی دو قسمیں ہیں: ① خبر نازل مطلق ② خبر نازل نسبی

① خبر نازل مطلق: عالی مطلق کی ضد (وہ خبر ہے جو زیادہ تعداد راویوں کے ساتھ نبی ﷺ تک پہنچے اس دوسری سند کی نسبت جس سے یہی خبر کم تعداد راویوں کے ساتھ پہنچے)

② خبر نازل نسبی: (عالی نسبی کی ضد ہے) (وہ خبر ہے جو زیادہ تعداد راویوں کے ساتھ مالک شعبہ جیسے مشہور ائمہ میں سے کسی امام تک پہنچے اس دوسری سند کی نسبت جس سے یہی خبر کم تعداد راویوں کے ساتھ پہنچے۔)

"نسبی کی اقسام"

سوال......: نسبی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: نسبی کی چار قسمیں ہیں: ① موافقت ② بدل ③ مساوات ④ مصافحہ

موافقت

سوال......: موافقت نسبی کسے کہتے ہیں؟

جواب......: موافقت نسبی: راوی کسی مصنف کے شیخ تک اس کی سند کے علاوہ کسی ایسی سند کے ساتھ پہنچے جو مصنف کی سند کی نسبت عالی ہو۔

مثال: حافظ ابن حجر نے کہا کہ امام بخاری ایک حدیث امام قتیبہ سے روایت کرتے ہیں وہ امام مالک سے، اگر ہم اسے امام بخاری کی سند سے روایت کریں تو ہمارے اور قتیبہ کے درمیان آٹھ واسطے بنتے ہیں اور اگر ہم ابو العباس سراج کی سند سے روایت کریں وہ قتیبہ سے تو ہمارے اور قتیبہ کے درمیان سات واسطے بنتے ہیں، تو ہمیں عالی سند سے امام بخاری کے ساتھ ان کے شیخ قتیبہ میں موافقت حاصل ہوئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

23529

بدل

سوال......: بدل نسبی کسے کہتے ہیں؟

جواب......: بدل نسبی: (اسے ابدال بھی کہتے ہیں) راوی کسی مصنف کے شیخ کے شیخ تک اس کی سند کے علاوہ کسی ایسی سند کے ساتھ پہنچے جو مصنف کی سند کی نسبت عالی ہو۔

مثال: مذکورہ موافقت کی مثال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہی سند امام بخاری کی سند کے علاوہ بعینہ دوسری سند سے قعنبی عن مالک تک پہنچتی ہے تو اس میں (بخاری کے شیخ کے شیخ) قعنبی، قتیبہ سے بدل ہیں۔

زیادہ تر موافقت اور بدل کا اعتبار اس وقت کیا جاتا ہے جب یہ علو پر مشتمل ہوں وگرنہ تو یہ اس کے بغیر واقع ہوتے رہتے ہیں۔

مساوات

سوال......: مساوات نسبی کسے کہتے ہیں؟

جواب......: مساوات نسبی: راوی کی سند کے راویوں کی تعداد کسی ایک مصنف کی سند کے برابر ہو جائے۔

مثال: وہ احادیث ہیں جن میں ابن حجر اور نبی ﷺ کے درمیان دس واسطے ہیں اور امام ترمذی اور نسائی کی بھی روایت میں اسی طرح دس واسطے ہیں اور جیسے کہ امام ترمذی نے سورہ اخلاص کی فضیلت میں اور امام نسائی نے "کتاب الصلاۃ" میں سیدنا ابوایوب سے مرفوعا روایت کی ہے: کہ (قل هو الله احد تعدل ثلث القرآن) سورۃ اخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے، اور کہا کہ میرے علم میں ایسی کوئی سند نہیں جو اس حدیث کی سند سے زیادہ لمبی ہو اور اس میں چھ تابعین ہیں۔

اور حافظ ابن حجر کے لیے ایک جزء ہے جس میں انہوں نے دس احادیث جمع کیں ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوراس کا نام "العشرۃ العشاریۃ " رکھا ہے۔حافظ عراقی نے کہا: پہلے تو مساوات (اصطلاحی معنی میں) پائی جاتی تھیں لیکن آج کے دور میں اس کا وجود مطلق تعداد میں ممکن ہے کسی معین حدیث میں نہیں۔

مصافحہ

سوال......: مصافحہ نسبی کسے کہتے ہیں؟

جواب......: **مصافحہ نسبی**: راوی کی سند کے راویوں کی تعداد کسی ایک مصنف کے شاگرد کی سند کے برابر ہو جائے، تو گویا کہ راوی مصنف کو ملا اور اس سے روایت کی اسی وجہ سے اس کو مصافحہ کہا جاتا ہے کیونکہ عام طور پر ملاقات کرنے والے مصافحہ کرتے ہیں۔

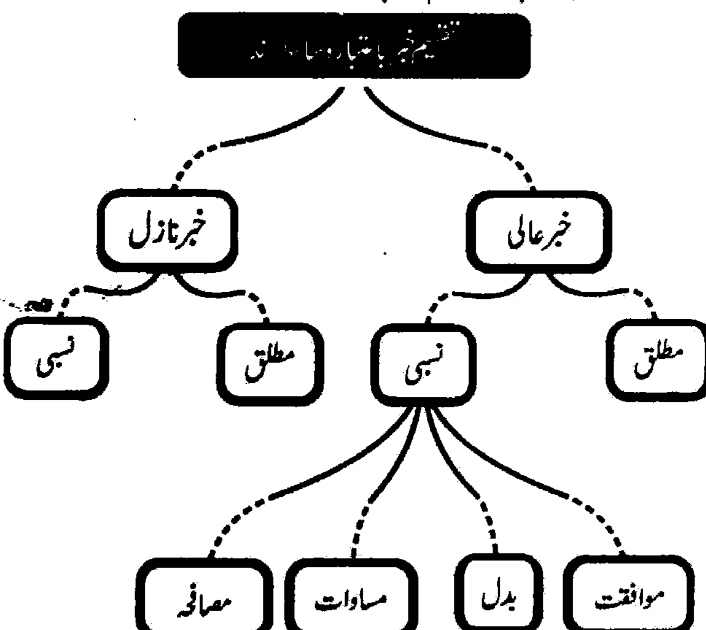

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقران اور مدبج کی روایت

سوال......: الأقران سے کیا مراد ہے؟

جواب......: **الأقران** القرینان ایسے دو راوی جو عمر اور مشائخ سے روایت لینے میں قریب قریب ہوں۔

سوال......: روایة الأقران سے کیا مراد ہے؟

جواب......: روایة الأقران: ایک ساتھی کا دوسرے ساتھی سے روایت کرنا جیسے اعمش کا اپنے ساتھی تیمی سے روایت کرنا۔

سوال......: روایة المدبج سے کیا مراد ہے؟

جواب......: روایة المدبج: (دال پر فتحہ اور باء پر شد) یہ "دیباجتی الوجہ" (چہرے کے دو رخسار) سے ماخوذ ہے جیسے رخسار ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہیں اسی طرح مدبج روایت میں راوی اور مروی عنہ برابر اور مقابل ہوتے ہیں اسی لیے اس روایت کو مدبج کہتے ہیں، **اصطلاحی تعریف**: دو ساتھیوں میں سے ہر ایک دوسرے سے روایت کرے، جیسے سیدہ عائشہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کا ایک دوسرے سے روایت کرنا اسی طرح امام مالک اور اوزاعی کا روایت کرنا اور امام احمد بن حنبل اور علی بن مدینی کا روایت کرنا ان میں سے ہر ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں۔

سوال......: مدبج خاص ہے یا اقران؟

جواب......: مدبج مطلق طور پر اقران سے زیادہ خاص ہے، (ان میں عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے، یعنی مدبج اقران کے تمام افراد کو شامل ہے جبکہ اقران بعض کو)

سوال......: اس نوع (مدبج اور اقران) کی معرفت کے فوائد کیا ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب......:اس نوع (مدبج اور اقران) کی معرفت کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

① سند میں زیادتی کے گمان سے محفوظ رہنا (الاعمش عن التیمی میں تیمی کو زائد نہ سمجھ بیٹھے کہ یہ تو اس کا ساتھی ہے نہ کہ شیخ۔)

② عن کا واو سے بدل جانے کے گمان سے محفوظ رہنا (عائشة عن أبی هريرة کو عائشة و أبی هريرة نہ سمجھ بیٹھے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکابر کا اصاغر سے روایت کرنا

اوراس کے برعکس

سوال......: روایة الأکابر عن الأصاغر سے کیا مراد ہے؟

جواب......: روایة الأکابر عن الأصاغر : سے مراد راوی کا عمر میں یا علم وحفظ میں اپنے سے کم راوی سے روایت کرنا، جیسے محمد بن شہاب زہری کا امام مالک سے روایت کرنا اور امام مالک کا عبداللہ بن دینار سے روایت کرنا اسی طرح صحابہ کا تابعین سے روایت کرنا جیسے عبادلہ (عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن زبیر، عبداللہ بن عباس) وغیرہ کا کعب احبار تابعی سے روایت کرنا اور آباء کا أبناء سے روایت کرنا بھی اسی نوع سے ہے۔

سوال......: اس نوع "روایة الأکابر عن الأصاغر" کی معرفت کا فائدہ کیا ہے؟

جواب......: اس نوع کی معرفت کا فائدہ یہ ہے کہ: سند میں قلب کے واقع ہونے کے گمان سے اطمینان رہنا کیونکہ عام طور پر اصاغر اکابر سے روایت کرتے ہیں۔

سوال......: روایة الأصاغر عن الأکابر سے کیا مراد ہے؟

جواب......: روایة الأصاغر عن الأکابر : سے مراد راوی کا عمر میں یا علم وحفظ میں اپنے سے زیادہ راوی سے روایت کرنا، عام طور پر یہی طریقہ رائج ہے، اس نوع سے ابناء کا اپنے آباء سے یا آباء کا اپنے اجداد سے روایت کرنا ہے۔

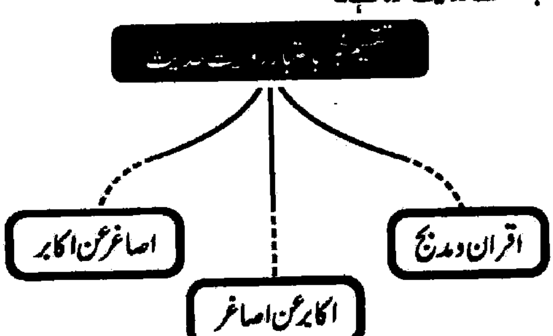

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سابق ولاحق

سوال......:السابق واللاحق سے کیا مراد ہے؟

جواب......:السابق واللاحق: سے مراد ایسے دو راویوں کا ایک شیخ سے روایت کرنے میں مشترک ہونا ہے جو بلحاظ موت کے متقدم اور متاخر ہوں اور جن کی وفات میں بہت دوری ہو۔

مثال: ابو العباس السراج، جو امام بخاری و امام مسلم کے شیخ ہیں، ان سے امام بخاری اور ابو الحسین خفاف دونوں روایت کرتے ہیں حالانکہ ان کی وفات میں (۱۴۰) سال کا فرق ہے کیونکہ امام بخاری ۲۵٦ھ میں فوت ہوئے جبکہ خفاف ۳۹۳ھ یا ۳۹۴ یا ۳۹۵ھ میں فوت ہوئے، اسی طرح امام مالک سے زہری جو ۱۲۴ھ میں فوت ہوئے اور احمد بن اسماعیل سہمی جو ۲۵۹ھ میں فوت ہوئے روایت کرتے ہیں اور ان دونوں کی وفات میں ۱۳۵ سال کا فرق ہے۔

سوال......:اس نوع "السابق واللاحق" کی معرفت کا فائدہ کیا ہے؟

جواب......:اس نوع "السابق واللاحق" کی معرفت کا فائدہ یہ ہے کہ: موت میں متأخر راوی کی سند میں انقطاع کے شبہ سے اطمینان رہنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہمل

سوال......: المہمل سے کیا مراد ہے؟

جواب......: المہمل: سے مراد یہ ہے کہ راوی ایسے دو مشائخ سے روایت کرے جو اپنے نام یا اپنے اور اپنے باپ وغیرہ کے نام میں متفق ہوں اور دونوں میں تمیز نہ کی گئی ہو جس سے ان دونوں میں سے ہر ایک کی تخصیص ہو جائے۔

حکمہ: تو اگر دونوں شیخ ثقہ ہوں تو جہالت (عدم تخصیص) نقصان نہیں دے گی۔ جیسے امام بخاری کی روایت میں ہے وہ احمد سے وہ ابن وہب سے، اور وہ احمد بن صالح ہے یا احمد بن عیسی اور وہ دونوں ثقہ ہیں۔

اور اگر ان میں سے ایک ثقہ ہو اور دوسرا ضعیف ہو تو جہالت نقصان دیتی ہے جیسے سلیمان بن داؤد خولانی اور یہ ثقہ ہے اور سلیمان بن داؤد یمامی اور یہ ضعیف ہے۔

سوال......: مہمل اور مبہم میں کیا فرق ہے؟

جواب......: مہمل: میں نام اشتباہ کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے لیکن مبہم: میں نام ذکر نہیں کیا جاتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس نے حدیث بیان کی

اور بھول گیا

سوال......: من حدث ونسی سے کیا مراد ہے؟

جواب......: من حدث ونسی: سے مراد یہ ہے کہ شیخ اپنے شاگرد کی اس روایت کا انکار کر دے جو اس کے واسطے سے اس کا شاگرد روایت کرے (یعنی شیخ کا اپنے شاگرد کو بیان کی ہوئی روایت کا انکار کر دینا۔)

حکمہ: اگر شیخ اس روایت کا حتمی اور یقینی طور پر انکار کرے تو وہ روایت مردود ہوگی، جیسے وہ کہے: میں نے اس کو یہ حدیث بیان نہیں کی یا وہ مجھ پر جھوٹ بول رہا ہے وغیرہ وغیرہ۔

اور اس روایت کا مردود ہونا ان میں سے کسی ایک کی عدالت کے لیے قادح نہیں ہوگا جبکہ ان میں سے کوئی ایک بھی دوسرے سے طعن کا زیادہ مستحق نہیں ہے۔

اور اگر شیخ تردد اور شک پر مبنی انکار کرے، جیسے وہ کہے مجھے تو یاد نہیں، میں اسے نہیں پہچان رہا وغیرہ وغیرہ تو یہ روایت شیخ کے نسیان اور شاگرد کی یادداشت پر محمول کر کے قبول کر لی جائے گی، کیونکہ قطعی طور پر ثابت کرنے والا تردد کے ساتھ نفی کرنے والے پر مقدم ہوتا ہے، امام دارقطنی کی اس موضوع پر تصنیف ہے جس کا نام انہوں نے "من حدث ونسی" رکھا ہے۔

مثال: جیسے امام ابوداؤد اور امام ترمذی شاہد اور یمین (قسم) کے قصے میں، سہیل بن ابوصالح کی حدیث سے وہ اپنے باپ سے وہ سیدنا ابوہریرہ سے مرفوعا روایت کرتے ہیں۔

عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے کہا: مجھے ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سہیل سے بیان کرتے ہیں ،تو میں سہیل کو ملا تو میں اس سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسے نہ پہچانا تو میں نے کہا: مجھے ربیعہ نے آپ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے،تو اس واقعہ کے بعد سہیل اس طرح کہتے تھے (حدثنی عبدالعزیز عن ربیعة عنی أنی حدثته عن أبی هريرة مرفوعا بكذا) مجھے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی وہ ربیعہ سے میرے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک میں نے اس (ربیعہ) کو ابو ہریرہ سے مرفوعا حدیث بیان کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلسل

سوال......: مسلسل کسے کہتے ہیں؟

جواب......: مسلسل: وہ حدیث ہے جس کے تمام راوی یا بعض راوی، راویوں یا روایت کے کسی وصف پر متفق ہو جائیں۔

سوال......: روایت اور راویوں کی صفات سے کیا مراد ہے؟

جواب......: راویوں کی صفات ان کے اقوال اور افعال ہیں جبکہ روایات کی صفات وہ امور ہیں جن کا تعلق ادائے حدیث کے صیغوں اور اس کے زمان ومکاں سے ہے۔

سوال......: اس نوع کا کیا فائدہ ہے؟

جواب......: اس نوع کے فوائد میں سے: روایت کا راویوں کے مزید ضبط پر مشتمل ہونا

مثال: حافظ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں کہا ہے: ابوالحسن علی بن مسلم فقیہ نے ہمیں حدیث بیان کی اور اپنی داڑھی پکڑی انہوں نے کہا: عبدالعزیز بن احمد نے ہمیں حدیث بیان کی اور اپنی داڑھی پکڑی انہوں نے کہا: ابوعمرو عثمان بن ابوبکر نے ہمیں خبر دی اور اپنی داڑھی پکڑی انہوں نے کہا محمد بن اسحاق عبدی نے ہمیں حدیث بیان کی اور اپنی داڑھی پکڑی انہوں نے کہا احمد بن شہاب نے ہمیں خبر دی اور اپنی داڑھی پکڑی انہوں نے کہا سلیمان بن شعیب کیسانی نے ہمیں حدیث بیان کی اور اپنی داڑھی پکڑی انہوں نے کہا شباب بن خراش نے ہمیں حدیث بیان کی اور اپنی داڑھی پکڑی انہوں نے کہا یزید رقاشی نے ہمیں حدیث بیان کی اور اپنی داڑھی پکڑی انہوں نے کہا انس بن مالک نے ہمیں حدیث بیان کی اور اپنی داڑھی پکڑی انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا (لا یـؤمـن الـعبـد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حتى یؤمن بالقدر خيره وشره و حلوه ومره) کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک تقدیر پر ایمان نہیں لاتا وہ تقدیر اچھی ہو یا بری میٹھی ہو یا کڑوی اور نبی کریم ﷺ نے اپنی داڑھی پکڑی، اور فرمایا: (امنت بالقدر خيره وشره و حلوه ومره) میں تقدیر پر ایمان لایا وہ تقدیر اچھی ہو یا بری میٹھی ہو یا کڑوی۔

اور اس کی مثالوں میں سے وہ حدیث ہے جسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا وہ سیدنا معاذ سے روایت کرتے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا (انی احبك فقل دبر كل صلاة اللهم اعنى على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك) اے معاذ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں تو توں ہر نماز کے بعد پڑھا کر (اے اللہ تو اپنا ذکر کرنے اور اپنا شکر ادا کرنے اور اچھے انداز سے اپنی عبادت کرنے پر میری مدد فرما)

جس راوی نے بھی یہ روایت بیان کی اس نے ان الفاظ کا تسلسل برقرار رکھا (انی احبك يا فلان فقل دبر كل صلاة اللهم أعنى ...... الى آخره)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متفق ومفترق، مؤتلف ومختلف، متشابہ

سوال......: راویوں کے نام ولقب اور انساب کے خط اور تلفظ کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: راویوں کے نام ولقب اور انساب کے خط اور تلفظ کے اعتبار سے علوم حدیث کی پانچ اہم اقسام یہ ہیں: ① متفق ② مفترق ③ مؤتلف ④ مختلف ⑤ متشابہ

جو شخص علم حدیث سے وابستہ ہے اور ان اقسام سے واقف نہیں ہے تو وہ نفس پر غلطی سے بے خوف اور جرح کا سبب بننے والے طعن سے محفوظ نہیں۔

متفق ومفترق

سوال......: المتفق والمفترق کسے کہتے ہیں؟

جواب......: المتفق والمفترق: راویوں کے نام یا ان کے آباء وغیرہ کے نام بھی تلفظ اور خط دونوں میں متفق ہو جائیں اور ان کی ذاتیں مختلف ہوں متفق ومفترق کہلاتا ہے جیسے عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس (نام متفق) اور عبداللہ بن زید بن عاصم اور عبداللہ بن زید بن عبدربہ، (راویوں اور آباء کے نام متفق۔)

سوال......: اس نوع "المتفق والمفترق" کی معرفت کا فائدہ کیا ہے؟

جواب......: اس نوع "المتفق والمفترق" کی معرفت کا فائدہ یہ ہے کہ: اشتباہ اور اختلاط سے محفوظ رہنا ہے، بسا اوقات متعدد کو ایک گمان کر لیا جاتا ہے جیسے بعض سے یہ غلطی سرزد ہوئی اور بسا اوقات ایسے ہم نام راویوں میں بعض ضعیف ہوتے ہیں (تو اشتباہ کی بناء پر) ثقہ کو ضعیف اور ضعیف کو ثقہ قرار دے دیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مؤتلف ومختلف

سوال......:المؤتلف والمختلف کسے کہتے ہیں؟

جواب......:راویوں کے نام یا القاب یا انساب خط میں متفق اور تلفظ میں مختلف ہوں مؤتلف ومختلف کہلاتا ہے جیسے"مِسْــــــــوَر" (میم پر زیر، سین ساکن، واؤ پر زبر) اور "مُسَــــوَّر" (میم پر پیش، سین پر زبر، واؤ مکسورہ پر شد) اسی طرح "سَلَام" (شد کے بغیر) اور "سلّام" (شد کے ساتھ)۔

سوال......:اس نوع "المؤتلف والمختلف" کی معرفت کا فائدہ کیا ہے؟

جواب......:اس نوع "الـمـؤتـلـف والـمـخـتـلـف" کی معرفت کا فائدہ یہ ہے کہ: تصحیف اور تحریف سے محفوظ رہنا۔

متشابہ

سوال......:المتشابہ کسے کہتے ہیں؟

جواب......:الـمـتـشـابـہ: یہ اکیلی مذکورہ دونوں قسموں کو شامل ہے (وہ اس طرح کہ) راویوں کے نام تلفظ اور خط میں متفق ہوں اور آباء کے نام تلفظ میں مختلف اور خط میں متفق یا اس کے برعکس ہوں (آباء کے نام تلفظ اور خط دونوں میں متفق ہوں اور راویوں کے نام تلفظ میں مختلف اور خط میں متفق ہوں) متشابہ کہلاتا ہے۔

جیسے محمد بن عَقیل (عین پر زبر) اور محمد بن عُقیل (عین پر پیش) (راویوں کے نام مکمل متفق اور آباء کے نام صرف خطاً متفق) اور اسی طرح مشہور تابعی شریح بن نعمان (شین اور حاء سے) اور امام بخاری کے شیخ سریج بن نعمان (سین اور جیم سے) (راویوں کے نام صرف خطاً متفق اور آباء کے نام مکمل متفق)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

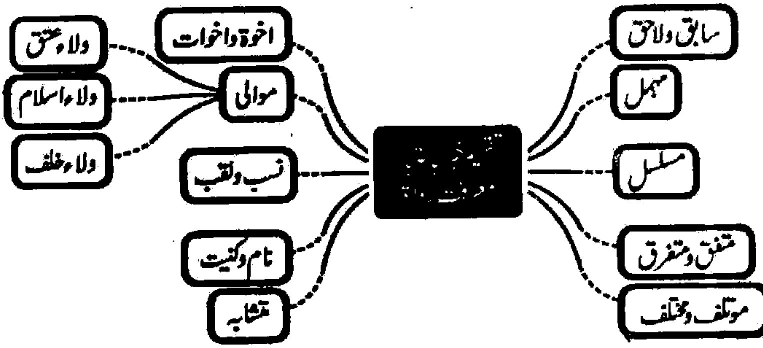

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحمل حدیث

اور ادائے حدیث کے طریقے

سوال......: تحمل حدیث سے کیا مراد ہے؟

جواب......: تحمل حدیث سے مراد: مشائخ سے حدیث روایت کرنا اور حاصل کرنا، اور راجح موقف کے مطابق اس کے لیے فہم اور تمیز کے معتبر ہونے کی شرط لگائی جاتی ہے، (راوی میں معتبر چیز سمجھ بوجھ اور تمیز ہے۔)

سوال......: اداء حدیث سے کیا مراد ہے؟

جواب......: اداء حدیث سے مراد: احادیث کو روایت کرنے کے بعد آگے بیان کرنا، اور ان راویوں میں جن کی روایت سے حجت پکڑی جاتی ہے عدالت اور ضبط کی شرط لگائی جاتی ہے۔

تحمل کے طریقے

اور ادائے حدیث کے صیغے

سوال......: تحمل حدیث کے کتنے طریقے ہیں؟

جواب......: تحمل حدیث کے آٹھ طریقے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

① السماع ② القراءة ③ الاجازة ④ المناولة ⑤ المكاتبة ⑥ الاعلام ⑦ الوصية ⑧ الوجادة

سماع

سوال......: السماع سے کیا مراد ہے اور اس کو ادا کرنے کے کیا صیغے ہیں؟

جواب......: السماع: اس سے مراد شیخ کا اپنے حفظ سے احادیث لکھوانا یا اپنی کتاب سے احادیث بیان کرنا اور راوی کا سننا، یہ طریقہ باقی تمام طریقوں سے اعلیٰ ہے۔

ادائیگی کی صورتیں: ① سمعت أو سمعنا فلانا (میں نے یا ہم نے فلاں سے سنا) ②

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدثني أو حدثنا (مجھے یا ہم کو فلاں نے حدیث بیان کی) ③أخبرني أو أخبرنا (مجھے یا ہم کو فلاں نے خبر دی) ④انبانی ونبانی أو أنبانا و نبانا (مجھے یا ہم کو فلاں نے خبر دی) پہلا لفظ سماع پر دلالت کرنے میں زیادہ واضح ہے (اسی طرح آخر تک)

قراءت

سوال......:القراء ۃ سے کیا مراد ہے اور اس کو ادا کرنے کے کیا صیغے ہیں؟

جواب......:القراء ۃ سے مراد: راوی کا شیخ پر پڑھنا بعض نے اس کا نام عرض رکھا ہے کیونکہ پڑھنے والا جو کچھ پڑھتا ہے اسے اپنے شیخ پر پیش کرتا ہے، برابر ہے کہ طالب علم خود شیخ پر اپنے حفظ یا کتاب سے پڑھے یا کوئی اور پڑھے اور وہ سنے اور برابر ہے جو اس پر پڑھا جا رہا ہے شیخ اس کا حافظ ہو یا وہ اصل نسخہ سے دیکھ رہا ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور ثقہ راوی اصل نسخے سے دیکھ رہا ہو۔

ادائیگی کی صورتیں: ①قرات (میں نے پڑھا) ②قُری ء علی فلان وأنا اسمع (فلاں پر پڑھا گیا اور میں سن رہا تھا) اسی طرح اس کو مذکورہ سماع والے صیغوں سے ادا کیا جا سکتا ہے اس شرط کے ساتھ کے قراءت کی قید لگائی گئی ہو مطلق ادا نہیں کیا جا سکتا ،جیسے حدثني فلان قراء ۃ علیه (فلاں نے مجھے حدیث بیان کی اس حال میں کہ اس پر پڑھا جا رہا تھا)

سوال......:مرتبے کے لحاظ سے عرض سماع سے زیادہ ہے یا اس کے مساوی ہے؟

جواب......:اس میں مختلف اقوال ہیں جن میں سے راجح یہ ہے کہ سماع مرتبہ میں زیادہ ہے اور اس میں نبی ﷺ کی اقتداء ہے پس بیشک آپ ﷺ تو لوگوں کو قرآن سناتے تھے اور انہیں سنن کی تعلیم دیتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجازہ

سوال......:اجازۃ سے کیا مراد ہے؟

جواب......اجازۃ (اجازت) سے مراد شیخ کا لفظی طور پر یا لکھ کر اپنی احادیث روایت کرنے کی اجازت دینا ہے۔

سوال......:اجازۃ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......:اجازۃ کی مندرجہ ذیل پانچ قسمیں ہیں:

① معین افراد کو معین روایات کی اجازت دینا، اور یہ ان سب سے اعلیٰ ہے: جیسے شیخ کہے: میں تجھے اپنی طرف سے صحیح مسلم روایت کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔

② معین افراد کو غیر معین روایات کی اجازت دینا: جیسے شیخ کہے: میں تجھے وہ تمام احادیث روایت کرنے کی اجازت دیتا ہوں جو تو نے مجھ سے سنی ہیں۔

③ غیر معین افراد کو معین روایات کی اجازت دینا: جیسے شیخ کہے: میں ہر اس شخص کو صحیح بخاری روایت کرنے کی اجازت دیتا ہوں جس نے مجھے پایا۔

④ غیر معین افراد کو غیر معین روایات کی اجازت دینا: جیسے شیخ کہے: میں اپنے ہم عصروں کو اپنی تمام احادیث روایت کرنی کی اجازت دیتا ہوں جو انہوں نے مجھ سے سنی ہیں۔

⑤ ایسے معدوم شخص کو اجازت دینا جو موجود فرد کے تابع ہو: جیسے شیخ کہے: میں فلاں آدمی کو اور آج کے بعد جو اس سے اولاد پیدا ہو اس کو فلاں فلاں احادیث روایت کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔

سوال......:اجازۃ کو ادا کرنے کا کیا صیغہ ہے؟

جواب......:اجازۃ کی ادائیگی کی صورت: حدثنی فلان اجازۃ (فلاں نے مجھے اجازت کی صورت میں بیان کیا) وغیرہ وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مناولہ

سوال......: مناولہ سے کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: مناولہ: کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں:

① المناولة المقرونة بالاجازة: (مناولہ مع اجازت) یہ مطلق طور پر اجازت کی بہترین قسم ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ شیخ اپنا اصل نسخہ یا فرع جس کا اصل سے تقابل کیا گیا ہو اپنے شاگرد کو دے اور اسے کہے یہ فلاں سے میری روایات ہیں تو انہیں میری طرف سے روایت کر سکتا ہے، اس کی شرط یہ ہے کہ اصل طالب علم کے پاس عاریتا یا ھبۃ یا تملیکا رہے تا کہ وہ اس سے روایت نقل کر سکے۔

② المناولة المجردة عن الاجازة: (مناولہ جس میں اجازت نہ ہو) اس کی صورت یہ ہے کہ شیخ اپنا اصل یا اس کے قائم مقام نسخہ اپنے شاگرد کو دے اور صرف یہ کہے: کہ یہ فلاں سے میری سماعت کردہ یا روایت کردہ احادیث ہیں، جمہور کے ہاں یہ قسم معتبر نہیں ہے۔

سوال......: مناولہ کو ادا کرنے کا کیا صیغہ ہے؟

جواب......: مناولہ کی ادائیگی کی صورت: حدثنی فلان مناولة (فلاں نے مجھے مناولہ کی صورت میں بیان کیا) وغیرہ وغیرہ۔

مکاتبہ

سوال......: مکاتبہ سے کیا مراد ہے؟

جواب......: مکاتبہ: مکاتبت: شیخ اپنی سماعت کردہ روایات کسی حاضر یا غائب راوی کے لیے اپنے خط سے لکھ دے یا اپنے حکم سے لکھوا دے۔

سوال......: مکاتبہ کی کتنی اقسام ہیں اور ان کو ادا کرنے کے کیا صیغے ہیں؟

جواب......: مکاتبہ کی مناولہ کی طرح مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① المکاتبة المقرونة بالاجازة :(مکاتبہ مع اجازت):یہ قسم صحت وقوت میں المناولة المقرونة کی طرح ہے۔

② المکاتبة المجردة عن الاجازة :(مکاتبہ جس میں اجازت نہ ہو)صحت وقوت میں اس کا حکم المناولة المجردة عن الاذن(الاجازة) کی طرح ہے۔

ادائیگی کی صورتیں:حدثنی فلان مکاتبة (مجھے فلاں نے مکاتبت کی صورت میں بیان کیا)،"کتب الی فلان "(فلاں نے میری طرف لکھا)وغیرہ وغیرہ۔

اعلام

سوال......:اعلام سے کیا مراد ہے؟

جواب......:اعلام سے مراد:شیخ صرف یہ کہے کہ یہ کتاب فلاں سے میری سماعت کردہ روایات پر مشتمل ہے۔(اعلام کا لغوی معنی خبر دینا ہے)

وصیت

سوال......:الوصیة سے کیا مراد ہے اور اس کو ادا کرنے کے کیا صیغے ہیں؟

جواب......:الوصیة سے مراد:شیخ اپنی موت یا کسی سفر کے وقت کسی ایک کے لیے اپنی کتاب کی وصیت کرے۔

ادائیگی کی صورت:أوصی الی فلان (فلاں نے میری طرف وصیت کی)وغیرہ وغیرہ۔

وجادہ

سوال......:وجادہ سے کیا مراد ہے اور اس کو ادا کرنے کے کیا صیغے ہیں؟

جواب......:وجادہ (وجادت)سے مراد:راوی کوئی ایسی حدیث یا کتاب پالے جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے شیخ کے خط سے لکھی گئی ہو اور وہ اس خط کو پہچانتا ہو۔

ادائیگی کی صورت: وجدت بخط فلان (میں نے یہ حدیث فلاں کے خط سے لکھی ہوئی پائی) قراءت بخط فلان (میں نے فلاں کے خط سے لکھی ہوئی حدیث پڑھی) وغیرہ وغیرہ، وجادہ کے ساتھ روایت کی گئیں روایات منقطع کی قسم میں سے ہیں۔

سوال......: اعلام، وصیت اور وجادہ میں کیا شرط ہے؟

جواب......: راجح مسلک کے مطابق اعلام، وصیت اور وجادت کے ذریعے سے روایت کی جانے والی احادیث کی صحت کے لیے اجازت شرط ہے۔

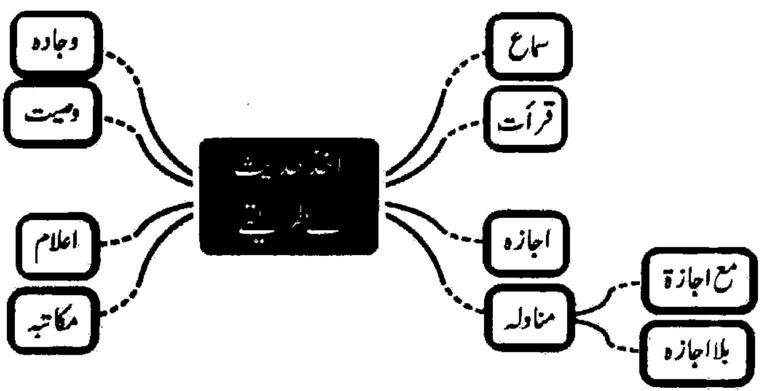

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جرح وتعدیل

سوال......: جارح ومعدل کے لیے کیا شرائط ہیں اور یہ کس کی قبول کی جائے گی؟

جواب......: راوی کو مجروح یا عادل قرار دینے والے کے لیے مندرجہ ذیل چھ صفات کا ہونا ضروری ہے:

① علم ② تقوی ③ ورع (دیانت داری) ④ صدق (سچائی) ⑤ تعصب سے اجتناب ⑥ توثیق وتجریح کے اسباب کی معرفت۔

اور یہ دونوں (توثیق وتجریح) قبول نہیں جائیں گی مگر اس سے جو بیدار مغز (باخبر) ہو اور ان دونوں کے اسباب کو پہچاننے والا ہو۔

سوال......: جب راوی پر جرح مفسر بھی ہو اور تعدیل بھی تو کس کو مقدم کریں گے؟

جواب......: جب ایک راوی کے حق میں جرح مفسر اور تعدیل کا تعارض پیدا ہو جائے تو جرح مفسر کو تعدیل پر مقدم کیا جائے گا۔

حافظ ابن حجر نے کہا: ان (اصولیوں) کا قول ہے کہ جن راویوں کی توثیق وتجریح میں اختلاف کیا گیا ہو ان میں صرف جرح مفسر قبول کی جائے گی (جرح مبہم نہیں)۔

اور وہ راوی جو اس قدر مجہول ہیں کہ ان کے متعلق ائمہ حدیث میں سے کسی امام کے قول کے علاوہ کچھ معلوم نہ ہوا ہو: کہ یہ متروک ہے یا ضعیف ہے وغیرہ وغیرہ تو ان کے متعلق قول (جرح مبہم) معتبر سمجھا جائے گا اور اس کی تفسیر کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔

سوال......: جرح وتعدیل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: جرح وتعدیل میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

① جرح یا تعدیل مفسر: وہ جرح یا تعدیل جس کے سبب کی وضاحت کی گئی ہو۔

② جرح یا تعدیل مبہم: وہ جرح یا تعدیل جس کے سبب کی وضاحت نہ کی گئی ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توثیق وتجریح کے مراتب

سوال......: تعدیل (توثیق) وتجریح کے کتنے مراتب ہیں؟

جواب......: سخاوی نے ''الألفیہ'' کی شرح میں اور شیخ اکرم سندی نے ''امعان النظر بشرح نخبة الفکر'' میں تعدیل وتجریح کے چھ مراتب بنائے ہیں۔

تعدیل کے مراتب

سوال......: تعدیل کے مراتب ذکر کریں؟

جواب......: تعدیل کے چھ مراتب مندرجہ ذیل ہیں:

① ایسا وصف جو مبالغہ پر دلالت کرے یا جس کو اسم تفضیل سے تعبیر کیا جائے، جیسے (فلان أوثق الناس) فلاں سب سے زیادہ ثقہ ہے، یا (أثبت الناس) فلاں سب سے زیادہ یادرکھنے والا ہے۔ یا (الیہ المنتھی فی الضبط) فلاں پر ضبط کی انتہاء ہوگئی ہے، یا (لا أعرف له نظیرا) میرے علم کے مطابق فلاں بے نظیر ہے۔ وغیرہ وغیرہ (یہ مرتبہ سب مراتب سے اعلیٰ ہے)

② (فلان لا یسأل عنه) فلاں کے بارے سوال کرنا بے جا ہے۔

③ توثیق پر دلالت کرنی والی صفات کو تاکید کے ساتھ لانا جیسے (ثقة ثقة) یا (ثبت ثقة) یا (ثقة ضابط) وغیرہ وغیرہ، اور اس ضمن میں زیادہ تاکیدات ابن عیینہ کے قول میں پائی گئی ہیں جیسے انہوں نے کہا: ہمیں عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی اور وہ ثقہ تھے ثقہ تھے ...... یہاں تک کے نو دفعہ کہا۔

④ توثیق پر دلالت کرنے والی صیغوں سے تعبیر کیا گیا ہو جو بغیر تاکید کے ہوں: جیسے ثقة یا ثبت یا حجة، وغیرہ وغیرہ۔ حجة، ثبت سے زیادہ قوی ہے۔

⑤ ''صدوق'' یا ''مأمون'' یا ''لیس به بأس'' یا ''لا بأس به'' (فلاں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی حرج نہیں ہے یا فلاں ناقابل اعتراض ہے۔)

بدر بن جماعہ نے اپنی کتاب "المختصر" میں کہا: ابن معین نے کہا: کہ جب میں کسی راوی کے بارے میں "لا بأس به" یا "لیس به بأس" کہوں تو وہ ثقہ ہوگا یہ ابن معین نے اپنی خاص اصطلاح کے متعلق خبر دی ہے اسی طرح کی عبارت مقدمہ ابن صلاح میں بھی ہے۔

⑥ جو تجریح کے قریب ہونے کا احساس دلائے اور یہ توثیق کا سب سے ادنی مرتبہ ہے جیسے: "فلان لیس ببعید عن الصواب" فلاں درستگی سے بعید نہیں، یا "شیخ" شیخ ہے، یا "یعتبر به" وہ معتبر ہے، یا "شیخ وسط" متوسط شیخ ہے، یا "روی عنه الناس" لوگوں نے اس سے روایت لی ہے، یا "صالح الحدیث" حدیث روایت کرنے کے لائق ہے، یا "یکتب حدیثه" اس کی حدیث لکھی جاتی ہے، یا "مقارب الحدیث" اس کی احادیث ثقات راویوں کی احادیث کے قریب قریب ہیں، یا "صویلح" متوسط صالح ہے، یا "صدوق ان شاء الله" ان شاء اللہ صدوق ہے، یا "ارجو ان لا بأس به" مجھے امید ہے کہ یہ ناقابل اعتراض ہے، وغیرہ وغیرہ۔

سوال......: تعدیل کے مذکورہ مراتب کے راویوں کا کیا حکم ہے؟

جواب......: سخاوی نے کہا ہے: ان مراتب والے راویوں کا حکم یہ ہے کہ پہلے چار مراتب والے راوی قابل حجت ہیں اور جو اس کے بعد (پانچویں) مرتبہ والے راوی ہیں تو ان میں کسی ایک ساتھ کے بھی حجت نہیں پکڑی جائے گی لیکن ان کی احادیث لکھی جائیں گی انہیں پرکھا جائے گا اور چھٹے مرتبہ والے راویوں کا درجہ ان سے پہلے (پانچویں) مرتبہ والے راویوں سے کم ہے، بعض محدثین اعتبار کے لیے ان کی احادیث لکھ لیتے ہیں اور ان (کے ضبط) کا معاملہ واضح ہونے کی وجہ سے ان کو پرکھتے نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جرح کے مراتب

سوال......: جرح کے مراتب ذکر کریں؟

جواب......: جرح کے چھ مراتب مندرجہ ذیل ہیں:

① جو مبالغہ پر دلالت کرے، جیسے "فلان أكذب الناس" فلاں راوی سب سے زیادہ جھوٹا ہے، یا "اليه المنتهى فی الكذب" فلاں راوی پر تو جھوٹ کی انتہاء ہوتی ہے، "هو ركن الكذب أو هو معدنه" فلاں راوی تو جھوٹ کا ستون ہے یا جھوٹ کی کان ہے۔ وغیرہ وغیرہ، یہ مرتبہ سب سے بدترین ہے۔

② یہ پہلے مرتبہ سے کچھ کم ہے اگر چہ مبالغہ پر مشتمل ہے، جیسے "فلان دجال" فلاں دجال ہے، یا "كذاب" جھوٹا ہے، یا "وضاع" احادیث گھڑنے والا ہے، اور اسی طرح "يضع الحديث" احادیث گھڑتا ہے، یا "يكذب" جھوٹ بولتا ہے۔

③ جیسے "فلان متهم بالكذب أو بالوضع" فلاں متہم بالکذب یا متہم بالوضع ہے، یا "يسرق الحديث" وہ حدیث چوری کرتا ہے، یا "ساقط" گرا ہوا ہے، یا "متروك" چھوڑا ہوا ہے، یا "هالك" ہلاک ہونے والا ہے، یا "ذاهب الحديث" حدیث کو خلط ملط کرنے والا ہے، یا "تركوه" انہوں نے اسے چھوڑ دیا ہے، یا "لا يعتبر به" اس کا کوئی اعتبار نہیں کیا جاتا، یا "ليس بثقة" ثقہ نہیں ہے۔

④ جیسے "فلان رد حديثه" فلاں کی حدیث کو رد کر دیا گیا ہے، یا "مردود الحديث" فلاں راوی کی احادیث مردود ہیں، یا "ضعيف جدا" بہت ضعیف ہے، یا "واه بمرة" حتمی طور پر ضعیف ہے، یا "طرحوه" انہوں نے اسے دور پھینک دیا ہے، یا "لا يكتب حديثه" اس کی احادیث نہیں لکھی جاتیں، یا "لا تحل الرواية عنه" اس سے روایت کرنا حلال نہیں ہے، یا "ليس بشيء" اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے، آخری اصطلاح کا مرتبہ ابن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معین کے علاوہ چوتھا ہے۔

امام سخاوی نے "شـرح الألفية "میں کہا: ہے کہ ابن قطان نے کہا: جب ابن معین کسی راوی کے بارے میں "لیس بشيء "کہیں تو ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ "قليل الحديث " ہے اسی طرح کی بات فتح الباری کے مقدمہ میں بھی ہے۔

⑤ جیسے "فلان لايحتج به "فلاں سے حجت نہیں پکڑی جاتی، یا "ضعفوه "انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، یا "مضطرب الحديث "اس کی احادیث میں اضطراب ہے، یا "ضعيف "ضعیف ہے، یا "له ما ينكر "اس کی ایسی احادیث ہیں جن کا انکار کیا جاتا ہے، یا "لـه مناكير "اس کی انکار شدہ روایات ہیں، یا "منكر الحديث "منکر الحدیث ہے ،(آخری اصطلاح کا مرتبہ امام بخاری کے علاوہ دوسرے ائمہ کے نزدیک پانچواں ہے)

حافظ ذہبی نے "المیزان "میں أبان بن جبلہ الکوفی اور سلیمان بن داؤد الیمامی کے حالات زندگی میں کہا ہے: کہ بخاری نے کہا کہ ہر وہ جس کی روایات کم ہیں وہ منکر الحدیث ہے، اس سے روایت کرنا حلال نہیں۔

⑥ یہ ان مراتب میں سے سب سے سہل ہے، جیسے "فلان فيه مقال "فلاں پر نقد ہے، یا "ادنى مقال "معمولی نقد ہے، یا "ينكر مرة و يعرف مرة "اس کی احادیث کو کبھی منکر اور کبھی معروف کہا جاتا ہے، یا "ليس بذاك "اس کا کچھ مرتبہ نہیں، یا "ليس بالقوی "قوی نہیں، یا "ليس بالمتين "مضبوط نہیں، یا "ليس بحجة "حجت نہیں، یا "ليس بعمدة "معتبر نہیں، یا "ليس بالحافظ "حافظ نہیں، یا "فيه شيء "اس میں کوئی قابل اعتراض چیز ہے، یا "فيه جهالة "اس میں جہالت ہے، یا "سيء الحفظ "برے حافظے والا ہے، یا "لين الحديث "اس کی حدیث میں کمزوری ہے، یا "فيه لين "اس میں کمزوری ہے۔

اور اسی طرح: "فلان تكلموا فيه "فلاں پر محدثین نے کلام کیا ہے، یا "فلان فيه نظر "فلاں محل نظر ہے، یا "سكتوا عنه "اس پر سکوت کیا ہے، آخری دو اصطلاحات کا مرتبہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام بخاری کے علاوہ دوسرے ائمہ کے نزدیک چھٹا ہے۔

حافظ عراقی نے اپنی ''الفیہ'' کی شرح میں کہا: ''فلان فیه نظر ''اور'' سکتوا عنه '' امام بخاری نے ان دو اصطلاحات کو ان راویوں کے حق میں استعمال کیا ہے جن کی احادیث کو محدثین نے ترک کر دیا ہو۔

سوال......: جرح کے مذکورہ مراتب کے راویوں کا کیا حکم ہے؟

جواب......: سخاوی نے کہا ہے: ان مراتب والے راویوں کا حکم یہ ہے کہ پہلے چار مراتب والے راوی قابل حجت نہیں ہیں اور نہ ہی انہیں استشہاد یا اعتبار کے لیے پیش کیا جا سکتا ہے البتہ پانچویں اور چھٹے مرتبہ والے راویوں کی احادیث اعتبار کے لیے لی جا سکتی ہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اسماء، کنیت وانساب، القاب، موالی کی پہچان

سوال......: ناموں اور کنیتوں کی پہچان کیوں ضروری ہے؟

جواب......: کنیتوں والے راویوں کے ناموں کو اور ناموں والے راویوں کی کنیتوں کی پہچان کی بھی اشد ضرورت ہے کیونکہ کبھی راوی کو اس کے نام کے ساتھ اور کبھی اس کی کنیت کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے تو ان ناموں اور کنیتوں سے ناواقف آدمی ان کو دو شخص گمان کر لیتا ہے حالانکہ یہ ایک آدمی ہے۔

سوال......: الأسماء والکنی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: الأسماء والکنی کی مندرجہ ذیل گیارہ (۱۱) قسمیں ہیں:

① وہ راوی جو کنیتوں کی بجائے اپنے ناموں سے مشہور ہو گئے ہیں یا اس صورت کے عکس (نام کی بجائے کنیت سے مشہور ہو گئے ہیں) جیسے طلحہ ابن عبید اللہ اور عبدالرحمٰن بن عوف اور حسن بن علی، ان میں سے ہر ایک کی کنیت ابو محمد ہے اور اسی طرح ابوادریس خولانی ان کا نام عائذ اللہ ہے اور ابواسحاق سبیعی ان کا نام عمرو ہے۔

② وہ راوی جن کی کنیت ہی ان کا نام ہے، جیسے ابو بلال الأشعری عن شریک اور اسی طرح ''أبی حصین عن أبی حاتم الرازی'' ہیں، ان میں سے ہر ایک نے کہا: کہ میری کنیت ہی میرا نام ہے۔

③ وہ راوی جن کے نام میں اختلاف کیا گیا ہو، جیسے ابو ہریرہ کے اور ان کے باپ کے نام میں اختلاف کیا گیا ہے ان کے بارے میں تیس اقوال ہیں ان میں سے مشہور ترین عبدالرحمٰن بن صخر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④وہ راوی جن کی کنیتوں میں اختلاف کیا گیا ہو، جیسے اسامہ بن زید ہیں: کہا گیا ہے ان کی کنیت: ابو خارجہ یا ابو محمد، یا ابو عبداللہ، وغیرہ ہے۔

⑤وہ راوی جن کی کنیتیں ایک سے زیادہ ہیں جیسے ابن جریج ان کی دو کنیتیں ہیں: ابو خالد اور ابوالولید۔

⑥وہ راوی جن کی کنیتیں ان کے آباء کے ناموں کے موافق ہو جائیں یا اس کے برعکس (آباء کی کنیتیں بیٹوں کے ناموں کے موافق ہو جائیں) جیسے ابو مسلم اغر بن مسلم مدنی جو سیدنا ابو ہریرہ سے روایت کرتا ہے، اسی طرح ابواسحاق بن ابواسحاق طالقانی اور اس کے برعکس جیسے اسحاق بن ابواسحاق سبیعی۔

⑦وہ راوی جن کے آباء کے نام ان کے مشائخ کے ناموں کے موافق ہو جائیں، جیسے ربیع بن انس جو سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اس کا باپ بکری تھا اور اس کا شیخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم۔

⑧وہ راوی جن کے تلامذہ کے نام ان کے مشائخ کے ناموں کے موافق ہوں، جیسے امام بخاری سے امام مسلم صاحب صحیح مسلم روایت کرتے ہیں اور امام بخاری اپنے شیخ مسلم بن ابراہیم فراہیدی ازدی سے روایت کرتے ہیں، جو اس نوع سے ناواقف ہے وہ جب سنے گا کہ "حدثنا مسلم عن البخاری عن مسلم" تو وہ گمان کرے گا کہ یہ سند مقلوب ہے یا اس میں تکرار ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

⑨وہ راوی جن کے نام اور ان کے مشائخ کے نام اور ان کے مشائخ کے مشائخ کے نام متفق ہو جائیں جیسے "عمران عن عمران عن عمران" پہلا عمران القصیر ہے دوسرا عمران ابورجاء عطاردی ہے تیسرا عمران ابن حصین معروف صحابی ہیں۔

⑩وہ راوی جن کے نام اور ان کے آباء کے نام اور ان کے اجداد کے نام متفق ہو جائیں جیسے "الحسن بن الحسن بن الحسن بن علی بن ابو طالب"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثال: وہ راوی جن کی کنیت ان کی بیویوں کی کنیت کے موافق ہوں جیسے ابوایوب اور ام ایوب جو دونوں صحابہ ہیں۔

سوال......: کیا مفرد نام اور القاب وغیرہ کی پہچان ضروری ہے؟

جواب......: اور اسی طرح کنیتوں سے خالی ناموں اور ناموں سے خالی کنیتوں کو پہچاننا اہم ہوتا ہے اور اسی طرح ان ناموں، کنیتوں اور القاب کو بھی جاننا لازمی ہے جو مفرد ہوتے ہیں اور یہ وہ ہیں جن کا مسمی صرف ایک ہوتا ہے۔

مفرد ناموں کی مثال: احمد بن عجیان اور سندر (فتحہ کے ساتھ) مولی زنباع الحذامی (احمد اور سندر صرف ایک ایک راوی کے نام ہیں)

مفرد کنیتوں کی مثال: "ابو العشراء" جس کا نام اسامہ ہے "ابو العُبَیدَین" (تثنیہ و تصغیر سے) جس کا نام معاویہ بن سبرہ ہے جو سیدنا عبداللہ بن مسعود کے شاگردوں میں سے ہے۔

مفرد القاب کی مثال: نبی اکرم ﷺ کا غلام سفینہ جس کا نام عمیر یا مہران یا صالح ہے اور اس کے علاوہ بھی اقوال ہیں اور سحنون عبدالسلام بن سعید قیروانی۔

راویوں کے نام اور کنیتوں کی طرح ان کے القاب اور انساب سے معرفت بھی ضروری ہے لقب کبھی اسم کے لفظ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے نبی ﷺ کا خادم سفینہ اور کبھی کنیت کے لفظ کے ساتھ ہوتا ہے جیسے "سیدنا علی بن ابوطالب" کا لقب "ابوتراب" ہے۔

اسی طرح راوی کی نسبت اس کی مصیبت (نقص) یا فن یا پیشہ کی طرف ہوتی ہے جیسے "الأعرج" لنگڑا، یہ نقص ہے اور "الخیاط" درزی، یہ فن ہے اور "البزار" کپڑا فروخت کرنے والا، یہ پیشہ ہے۔

نسبت کبھی قبیلہ کی طرف ہوتی ہے جو ایک باپ کی اولاد ہوتا ہے، جیسے "القرشی" (قریش قبیلے کی طرف نسبت) اور "الدوسی" (دوس قبیلے کی طرف نسبت) اور کبھی وطن کی طرف ہوتی ہے اور وطن، شہر یا جاگیر (ملکیت) یا محلہ کی صورت میں انسان کی جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقامت ہوتا ہے جیسے" البغدادی "(شہر) اور" الضیعی "(جاگیر) اور" القطیعی "(محلّہ) اور الدارقطنی (محلّہ) (کی طرف نسبت) قطیعة دقیق اور دارقطن بغداد کے دو محلوں کے نام ہیں۔

اور کبھی راوی کی نسبت غیر باپ کی طرف ہوتی ہے: جیسے المقداد بن الأسود، مقداد کو اسود بن عبد یغوث زہری کی طرف اس لئے منسوب کیا گیا کیونکہ وہ ان کے زیر کفالت تھا تو اس نے اسے متبنی بیٹا بنالیا تھا اصل میں وہ المقداد بن عمرو بن ثعلبہ الکندی ہے۔

اور کبھی کبھار نسبت ماں کی طرف ہوتی ہے جیسے بلال بن حمامہ اس کے باپ کا نام رباح ہے اور اسماعیل بن علیۃ اس کے باپ کا نام ابراہیم بن مقسم الأسدی ولاء۔

اور کبھی کبھار نسبت ایسی چیز کی طرف ہوتی ہے جسے ذہن جلدی قبول نہیں کرتا جیسے خالد حذاء (موچی) دراصل خالد موچیوں کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا۔

اور کبھی کبھار انساب لقب کی صورت میں واقع ہوتے ہیں جیسے خالد بن مخلد القطوانی الکوفی ،قطوان کی طرف نسبت ہے اور وہ ہے جو لمبے پاؤں والا ہو اور پاؤں ملا کر چلے۔

اوراسی طرح القاب اور انساب کے اسباب کی معرفت بھی ضروری ہے کیونکہ کبھی یہ ظاہر کے برخلاف ہوتے ہیں، جیسے معاویہ بن عبدالکریم الضال (الضال: بھولنے والا) یہ مکہ مکرمہ میں راستہ بھول گئے تھے، اور عبداللہ بن محمد الضعیف (الضعیف: کمزور) یہ جسمانی طور پر کمزور تھے، حافظ عبدالغنی بن سعید ازدی نے کہا کہ مذکورہ بالا دو جلیل القدر آدمی ہیں لیکن ان کے القاب قبیح ہیں۔

اسی طرح "الحسن بن یزید القوی" کیونکہ یہ عبادت کرنے میں قوی تھے اور "ابو مسعود عقبہ بن عمرو البدری" یہ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے بلکہ صحیح قول کے مطابق یہ مقام بدر کے مقیم تھے اسی لیے یہ اس کی طرف منسوب کیے گئے۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موالی

سوال......: کیا موالی کی پہچان ضروری ہے؟

جواب......: سابقہ بحث کی طرح علماء اور راویوں میں سے موالی کی پہچان اور ان (موالی) میں سے بھائی اور بہنوں کی پہچان بھی ضروری ہے۔

ولاء کی اقسام

سوال......: ولاء کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: ولاء: (تعلق، رشتہ داری) اس کی مندرجہ ذیل تین قسمیں ہیں:

① ولاء العتاقة ② ولاء الاسلام ③ ولاء بالحلف

① ولاء العتاقة: (آزادی کی بناء پر تعلق) اور یہ بہت زیادہ ہوتا ہے اکثر راوی اپنے آزاد کنندہ قبیلے کی طرف منسوب کئے گئے ہیں، جیسے "الليث بن سعد مصری فهمی مولی فهم"۔

② ولاء الاسلام: اگر کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتا، تو وہ اس قبیلے کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، جیسے "محمد بن اسماعیل بخاری جعفی" ان کا دادا "مغیرہ" "یمان بن اخنس جعفی" کے ہاتھ پر مسلمان ہوا تھا تو اس کی طرف نسبت کی گئی۔

③ ولاء بالحلف: (کسرہ سے) یہ محالفہ سے ہے اور یہ باہمی تائید و نصرت پر ایک دوسرے سے معاہدہ کرنا جیسے امام مالک بن انس اصبحی تیمی ولاءً" کیونکہ ان کی جماعت قریش کے قبیلے تیم کے ساتھ باہمی معاہدہ کرنے کی وجہ سے ان کا موالی بن گئی تھی، اور ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ ان کے دادا مالک بن ابوعامر" "طلحہ بن عبداللہ تیمی" کے مزدور تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال......: کیا لفظ مولی، مولی اعلی کے لیے بولا جاتا ہے یا مولی اسفل کے لیے، اور اس سے کیا مراد ہے؟

جواب......: مولی اعلی اور مولی اسفل دونوں کے لیے لفظ ''مولی'' مشترک ہے۔

مولی اعلی سے مراد: ① معتق: آزاد کرنے والا ② محالف: جس سے معاہدہ کیا جائے۔ ③ وہ آدمی جو دوسرے کے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہے۔

مولی اسفل سے مراد: ① معتق یا عتیق: آزاد کیا ہوا ② محالِف: معاہدہ کرنے والا۔ ③ وہ آدمی جو دوسرے کے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہو۔

سوال......: موالی کی معرفت کے کیا فوائد ہیں؟

جواب......: راویوں میں سے موالی معرفت اور بھائیوں اور بہنوں کی معرفت کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

① اشتباہ میں پڑنے سے اطمینان رہنا۔ ② متعدد راویوں کو ایک گمان کرنے سے محفوظ رہنا۔ ③ آباء کا ہم نام ہونے کی وجہ سے ان کے بیٹوں کو بھائی گمان کرنے سے سالم رہنا، جیسے عبداللہ بن دینا اور عمرو بن دینار یہ دونوں راوی ایک طبقہ سے ہیں اور بھائی نہیں ہیں (مذکورہ مثال میں دینار ایک شخص کا نام نہیں بلکہ دو شخصوں کا نام ہے۔)

حدیث لکھنا و موازنہ کرنا اور بیان کرنا اور حصول کے لیے سفر کرنا

سوال......: كتابة الحديث کسے کہتے ہیں؟

جواب......: كتابة الحديث: حدیث کو انتہائی واضح خط سے لکھنا اور اس کے مشکل الفاظ پر اعراب اور نقطے لگانا اور اگر ممکن ہو تو ساقط حروف کو دائیں حاشیہ پر لکھنا ورنہ بائیں پر لکھنا کتابت حدیث کہلاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث لینا، سننا

سوال......:سماع الحدیث کسے کہتے ہیں؟

جواب......:سماع الحدیث : مشائخ سے احادیث لینا و حاصل کرنا، اور اس کی شرط یہ ہے کہ شیخ احادیث خود پڑھ رہا ہو یا اس پر پڑھی جا رہی ہوں بہر حال طالب علم سماع کے وقت بیدار رہے اور کوئی ایسی کلام کرنے یا پڑھنے یا نہ سنی ہوئی بات لکھنے میں مشغول نہ ہو جو (سماع) میں خلل ڈالتی ہیں۔

حدیث کا تقابل کرنا

سوال......:عرض الحدیث کسے کہتے ہیں؟

جواب......:عرض الحدیث : یہ ہے کہ طالب علم شیخ کے ساتھ (اس سے سنی ہوئی روایات کا) تقابل کرے برابر ہے کہ شیخ اپنے اصل سے دیکھے یا اپنے حافظے پر اعتماد کرے، یا طالب علم شیخ کے علاوہ کسی دوسرے ثقہ کے ساتھ تقابل کرے، یا طالب علم خود شیخ کے اصل نسخے یا فرعی نسخے کے ساتھ تقابل کرے۔

حدیث بیان کرنا

سوال......:اسماع الحدیث کسے کہتے ہیں؟

جواب......:اسماع الحدیث : شیخ کا اپنے تلامذہ کو احادیث بیان کرنا ہے، اس کی شرط یہ ہے کہ شیخ احادیث بیان کرتے اور سنتے وقت بیدار رہے ایسی چیز کے ساتھ مشغول نہ ہو جو خلل ڈال سکے اور اس کی یہ ادائیگی اس کے اس اصل نسخے سے ہو جس میں اس نے سنا ہے یا فرعی نسخے سے ہو جس کا اصل کے ساتھ تقابل کیا گیا ہو، اور اگر شیخ بیان کرنے سے معذور ہو تو (اپنی احادیث کو بیان کرنے کی) اجازت دے کر یہ کمی پوری کر دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حصول حدیث کے لیے سفر کرنا

سوال......:الرحلة فی طلب الحدیث کسے کہتے ہیں؟

جواب......:الرحلة فی طلب الحدیث : یہ ہے کہ راوی کا اپنے علاقہ کے محدثین کی احادیث کا احاطہ کرنے کے بعد متون واسانید کے حصول کے لیے اپنے علاقہ کو چھوڑ دینا، اور اس کی کوشش ومحنت اور تگ ودو اسانید حاصل کرنے سے زیادہ متون حاصل کرنے پر ہونی چاہیے۔

حدیث کے موضوع پر تصنیف کرنا

سوال......:التصنیف فی الحدیث سے کیا مراد ہے؟

جواب......:التصنیف فی الحدیث سے مراد: یہ ہے کہ جو شخص حدیث کے موضوع پر تصنیف کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو اس پر واجب ہے کہ وہ اس کے ساتھ مشغول ووابستہ رہے تا کہ وہ متفرق احادیث کو جمع کر دے اور دور و بعید علاقوں میں پائی جانے والی روایت کو قریب کر دے اور مشکل وپیچیدہ روایت کی وضاحت کر دے اور مجمل کو بیان کر دے۔

اور مصنف اپنی تصنیف سے اس وقت تک نہ نکلے جب تک کہ وہ اس کی تنقیح وتہذیب نہ کر لے اور بار بار اس کا اعادہ نظر نہ کر لے اور اس کی تصنیف ایسی ہونی چاہیے جس کی عام ضرورت ہو اور اس کا فائدہ زیادہ ہو۔

تصنیف کی اقسام

سوال......:تصنیف کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......:تصنیف کی آٹھ قسمیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

① الجوامع ② المسانید ③ المعاجم ④ العلل ⑤ الأجزاء ⑥ الأطراف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑦المستدرکات ⑧المستخرجات

①جوامع

سوال......:الجوامع کسے کہتے ہیں؟

جواب......:الجوامع:جامع ہروہ کتاب ہے جوعقائدواحکام اوررقاق وکھانے وپینے، سفر اور اٹھنے وبیٹھنے کے آداب تفسیر اور سیر(سوانح حیات) تاریخ وفتن اور مناقب اور مثالب (خامیاں) کی احادیث کوجمع کیا گیاہو،جیسے"الجامع الصحیح للامام البخاری"(صحیح بخاری)

②مسانید

سوال......:المسانید کسے کہتے ہیں؟

جواب......:المسانید:مسند ہروہ کتاب ہے جس میں ہرایک صحابی کی روایات علیحدہ علیحدہ درج کی جاتی ہیں اوراحادیث کے صحیح یاحسن ہونے اور باب کی مناسبت وغیرہ کی کوئی قید نہیں لگائی جاتی جیسے مسند امام احمد۔

③معاجم

سوال......:المعاجم کسے کہتے ہیں؟

جواب......:المعاجم :معجم ہروہ کتاب ہے جس میں احادیث مشائخ کی ترتیب پر ذکر کی جاتی ہیں اوراکثر یہ ترتیب حروف ہجاء پر ہوتی ہے۔جیسے امام طبرانی کی تینوں معاجم ہیں۔

④علل،معلول

سوال......:العلل کسے کہتے ہیں؟

جواب......:العلل:وہ کتب ہیں جومعلول احادیث کوان کی علتوں کی وضاحت کے ساتھ جمع کرنے والی ہیں،اوران میں سے جنھوں نے اس فن میں تصنیف کی ہے امام احمد،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دارقطنی اور ابن ابی حاتم ہیں۔

⑤ اجزاء

سوال......:الأجزاء کسے کہتے ہیں؟

جواب......:الأجزاء :جزء وہ کتاب ہے جس میں ایک آدمی کی احادیث جمع کی جاتی ہیں برابر ہے کہ وہ آدمی صحابی ہو یا تابعی وغیرہ ہو یا پھر اس میں ایک موضوع کے متعلقہ احادیث ذکر کی جاتیں ہیں جیسے "جزء رفع اليدين في الصلاة" ہے اور "جزء قراءة خلف الامام" ہے یہ دونوں امام بخاری کی تصنیف ہیں۔

⑥ اطراف

سوال......:الأطراف کسے کہتے ہیں؟

جواب......:الأطراف :امام سیوطی نے "تدریب" میں کہا ہے کہ:اطراف پر تصنیف سے مراد یہ ہے: کہ احادیث کا ایسا حصہ (طرف) ذکر کر دیا جائے جو بقیہ حدیث پر دلالت کرنے والا ہو،اور اس کی اسانید جمع کر دی جائیں اور یہ کام تمام کتب احادیث کے ساتھ محیط بھی ہوسکتا ہے اور چند مخصوص کتب کے ساتھ مقید بھی، جیسے "حافظ ابوالحجاج المزی" کی کتاب "تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف" ہے۔

⑦ مستدرکات

سوال......:المستدرکات کسے کہتے ہیں؟

جواب......:المستدرکات :مستدرک ہر وہ کتاب ہے جس میں کسی کتاب سے رہ جانے والی احادیث اس کتاب کے مصنف کی شرط پر جمع کر دی جائیں، جیسے "ابوعبداللہ حاکم" کی تصنیف "المستدرك على الصحيحين" ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑧ مستخرجات

سوال......:المستخرجات کسے کہتے ہیں؟

جواب......:المستخرجات: مستخرج ہروہ کتاب ہے جس میں کسی کتاب کی احادیث اس مصنف کی سند کے علاوہ کسی دوسری صحیح سند کے ساتھ جمع کی جائیں اور" مستخرج "اس مصنف کے ساتھ اس کے شیخ یا اوپر کسی طبقہ میں مل جائے۔ جیسے "ابونعیم اصبہانی" کی کتاب "المستخرج علی الصحیحین "ہے۔

مستخرجین نے اکثر مستخرج کتاب کی حدیث کے متن کی پابندی نہیں کی بلکہ انہوں نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیں ہیں جو ان کو ان کے شیوخ سے نقل کیے گئے ہیں، مستخرج کتاب کے الفاظ کی مخالفت کے ساتھ۔

اسی وجہ سے مستخرج کتاب کے الفاظ کو اس وقت تک اصل کتاب کے الفاظ کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ دونوں کے اتفاق کا علم نہ ہو جائے۔

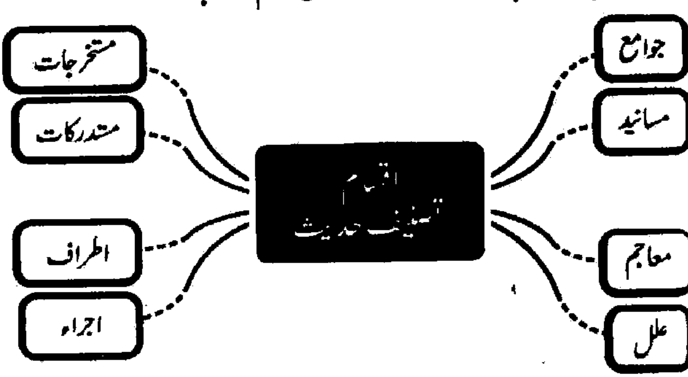

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ و طالب علم کے آداب

سوال......: شیخ و طالب کے آداب سے کیا مراد ہے؟

جواب......: شیخ و طالب علم کے آداب کی معرفت بھی ضروری ہے: اسی طرح نیت کے درست ہونے اور دنیاوی اغراض و مقاصد سے دل کے بری ہونے اور اور علم پر عمل کرنے اور مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے میں شیخ و طالب علم برابر کے شریک اور برابر کا حق رکھتے ہیں

سوال......: صرف شیخ کے آداب کیا ہیں؟

جواب......: وہ آداب جن کا تعلق صرف شیخ و معلم کے ساتھ ہے مندرجہ ذیل ہیں:

① جب شیخ حدیث کی مجلس میں حاضر ہو تو حاضرین کی طرف متوجہ رہے۔ ② مجلس کا آغاز اور اختتام اللہ تعالیٰ کی حمد اور رسول اللہ ﷺ پر درود اور سلام کے ذریعے کرے ③ اور اگر طلاب میں سے کوئی طالب علم اپنی آواز بلند کرے تو اس کو آواز پست کرنے کا حکم دے کیونکہ حدیث کی مجلس میں آواز بلند کرنا نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں آواز بلند کرنے کی طرح ہے اور تحقیق اللہ نے اس سے منع کیا ہے۔ ④ حدیث بیان کرتے ہوئے کسی کے لیے کھڑا نہ ہو۔ ⑤ کھڑے ہو کر یا جلدی میں یا مجبوری کے بغیر راستے میں حدیث بیان نہ کرے۔ ⑥ اور جب اسے بڑھاپے یا کسی خوف یا بینائی ختم ہو جانے کی وجہ سے یا اس جیسی کسی دوسری وجہ سے حدیث بھولنے یا خلط ملط ہونے کا ڈر ہو تو حدیث بیان کرنا چھوڑ دے

سوال......: صرف طالب علم کے آداب کیا ہیں؟

جواب......: وہ آداب جن کا تعلق صرف طالب علم و متعلم کے ساتھ ہے:

① طالب کو چاہیے کہ اپنی شیخ کی عزت و تعظیم کرے کیونکہ یہ علم کی عظمت اور علم سے نفع حاصل کرنے کا سبب ہے۔ ② حصول علم کے لیے مکمل جدوجہد اور کوشش کرنے میں تکبر و حیا مانع (ورکاوٹ) نہ بنے اگرچہ اس سے علم حاصل کرے جو اس سے عمر و منزلت اور نسب میں کم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترکیوں نہ ہو۔④ شیخ کی سختی پر صبر کرے④ علم کے ضبط وتقیید کا اہتمام کرے⑤ ضبط کردہ احادیث کا اپنے ساتھیوں کے ساتھ مذاکرہ کرے⑥ اہل علم سے بحث ومباحثہ کرے تاکہ اس کے ذہن میں علم کا راسخ ہو۔

سیدنا ابن مسعود فرماتے ہیں: ایک دوسرے سے احادیث کا مذاکرہ کیا کرو کیونکہ مذاکرہ احادیث کی زندگی ہے، اور سیدنا ابن عباس فرماتے ہیں: علم کا ایک گھڑی (ایک گھنٹہ) مذاکرہ کرنا پوری رات عبادت کرنے سے بہتر ہے، اور زہری فرماتے ہیں: علم کی آفت (نقصان) بھولنا اور قلت مذاکرہ ہے۔

⑦ اور احادیث کو درجہ بدرجہ اور تھوڑا تھوڑا کر کے یاد کرے، صحیح بخاری میں ہے: تم حسب استطاعت عمل کرو۔⑧ اور عبادات وآداب کی احادیث سننے کے بعد ان پر عمل کرے یہی احادیث کا جوہر اور انہیں یاد کرنے کا سبب ہے، وکیع نے کہا: اگر آپ چاہتے ہیں کہ احادیث یاد کریں تو ان پر عمل کرو، امام احمد نے کہا: میں نے کوئی حدیث نہیں لکھی مگر اس پر عمل کیا یہاں تک کہ میں نے حدیث پڑھی کہ نبی اکرم نے سنگی لگوائی اور ابوطیبہ کو ایک دینار دیا، تو میں نے بھی سنگی لگوائی اور حجام کو ایک دینار دیا۔

⑨ احادیث کے صرف سننے اور لکھنے پر اقتصار نہ کرے، بلکہ احادیث کی معرفت اور اس کا فہم حاصل کرے۔⑩ صحیحین کو مقدم کرے پھر سنن ابو داؤد اور ترمذی، نسائی و ابن ماجہ اور صحیح ابن خزیمہ اور ابن حبان کو پھر سنن الکبری کو جو بیہقی کی ہے، پھر جن کتب کی طرف ضرورت محسوس کرے جیسے مسانید میں مسند امام احمد اور جوامع کا مطالعہ کرے اور احادیث کی تمام مصنفات کا مطالعہ کرے، پھر علل (حدیث) کا مطالعہ کرے جیسے امام احمد اور دارقطنی اور ابن ابو حاتم کی کتب ہیں پھر اسماء الرجال میں سے ابن ماکولا کی کتاب ''الاکمال'' اور غریب الحدیث میں سے ابن اثیر کی ''النہایہ'' کا مطالعہ کرے اور پختگی ومہارت اس کا شعار ہونا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب کا خاتمہ:

نبی اکرم ﷺ کی سنت پوری امت پر حجت ہے

سوال......: کیا نبی اکرم ﷺ کی سنت پوری امت پر حجت ہے؟

جواب......: نبی اکرم ﷺ کی سنت پوری امت پر حجت ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (وما اتکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا) [حشر: ۷] ور رسول (ﷺ) جو کچھ تمہیں دے دیں وہ لے لو اور جس چیز سے منع کر دیں اس سے رک جاؤ۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم) [ال عمران: ۳۱] کہہ دیجئے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (فلا وربك لا یؤمنون حتی یحکموك فیما شجر بینھم ثم لایجدوا فی أنفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما) [نساء: ۶۵] پس نہیں، تیرے رب کی قسم ہے! وہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ آپس کے اختلافات میں آپ کو حاکم نہ مان لیں پھر جو فیصلہ آپ کر دیں تو اپنے نفس میں کسی قسم کی کوئی تنگی (اور ناخوشی) محسوس نہ کریں اور فرمابرداری سے قبول کر لیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللّٰہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر) [نساء: ۵۹] پس اگر تم کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:(فلیحذر الذین یخالفون عن أمرہ أن تصیبھم فتنۃ أو یصیبھم عذاب الیم)[نور:۶۳]پس چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ جو رسول (ﷺ) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ ان کو کوئی آزمائش پہنچے یا انہیں دردناک عذاب پہنچے،اس موضوع پر بیشمار آیات ہیں۔

سوال......:تقلید کی مذمت اور سنت کے حجت ہونے پر علماء کے اقوال ذکر کریں؟

جواب......:تقلید کی مذمت اور سنت کے حجت ہونے پر علماء کے اقوال مندرجہ ذیل ہیں

ائمہ اربعہ اور تمام ربانی علماء کے ہاں نبی اکرم ﷺ کی سنت بہت زیادہ عظمت و جلال والی ہے کہ اس پر کسی کے قول کو مقدم کیا جائے کہنے والا جو بھی ہو،اور سنت پر عمل پیرا ہونا اس کی تعظیم و تکریم ہے۔

ابن عابدین نے "شرح المنظومۃ" جس کا نام" عقود رسم المفتی " ہے میں کہا ہے: کہ امام ابوحنیفہ سے صحیح سند سے ثابت ہے کہ انہوں نے کہا:جب حدیث (سندا) صحیح ہو جائے تو وہی میرا مذہب ہے،امام ابن عبدالبر نے امام ابوحنیفہ اور دوسرے ائمہ سے اسی طرح کے کئی اقوال ذکر کیے ہیں۔

امام مالک نے فرمایا:رسول اللہ ﷺ کے علاوہ ہر انسان کی بات مقبول بھی ہو سکتی ہے اور مردود۔

اور امام شافعی نے فرمایا:جب حدیث (سندا) صحیح ہو جائے تو وہی میرا مذہب ہے،اور اسی طرح کہا:اگر تم دیکھو کہ میری بات حدیث کے مخالف ہے تو تم حدیث پر عمل کرو اور میری بات کو دیوار پر دے مارو،اور اسی طرح کہا کہ:مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس پر رسول اللہ ﷺ کی سنت واضح ہو جائے تو اس کے لیے حلال (وجائز) نہیں کہ وہ کسی ایک کے قول کی وجہ سے اسے چھوڑ دے۔

اور امام احمد بن حنبل نے اپنے شاگرد سے کہا:تو میری تقلید نہ کر اور مالک، اوزاعی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نخعی وغیرہ کی ہرگز تقلید نہ کرنا، اور تو احکام لے جہاں سے انہوں نے لیے یعنی کتاب وسنت سے۔

امام ولی اللہ محدث دہلوی نے ''حجۃ اللہ البالغہ'' میں کہا: جو بات تحقیق سے معلوم ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ چوتھی صدی ہجری تک لوگوں میں کسی خاص امام کا مذہب اپنانے اور اس کی فقہ حاصل کرنے اور اس کے قول نقل کرنے کی صورت میں کوئی خالص تقلید نہیں تھی پھر اس کے بعد لوگ دائیں بائیں جانے لگے اور تقلید ان کی سینے میں چونٹیوں کے رینگنے کی طرح اتر گئی اور انہیں احساس تک نہ ہوا۔

اور ولی اللہ شیخ عزالدین بن عبدالسلام کی بات نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں: تقلید کرنے والے ان فقہاء پر بڑا تعجب ہے جو اپنے امام کے ضعیف ماخذ کا دفاع نہ کرسکنے کے باوجود اس کی اندھی تقلید پر ڈٹے رہتے ہیں اور اس کو چھوڑ دیتے ہیں جس کی بات کی قرآن وسنت اور قیاس صحیحہ تائید کر رہے ہوتے ہیں بلکہ اپنے امام کی طرفداری کرنے کے لیے قرآن وسنت کے ظاہری مفاہیم کو رد کرنے کے لیے حیلے بہانے تراشتے ہیں اور باطل تاویلیں کرتے ہیں۔

اسی طرح عزالدین نے کہا: لوگ کسی مذہب کی تعیین کرنے کہ بغیر جس عالم سے چاہتے سوال کیا کرتے تھے اور کسی پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا تھا یہاں تک کہ یہ مذاہب اور ان کے متعصب مقلدین نے جنم لیا تو ان میں ایک بغیر دلیل کے غیر شرعی مسائل میں اپنے امام کی اس طرح اتباع کیا کرتا تھا گویا کہ وہ اس کا نبی ہے اور یہ حق سے دوری ہے اور راہ راست سے بھٹکنا ہے اور کوئی عقلمند ایسی تقلید پر راضی نہیں ہوتا۔

امام ابن قیم نے اعلام الموقعین میں کہا: ہم بہت سے لوگوں کو دیکھتے ہیں جب کوئی حدیث ان کے امام کی موافقت کر رہی ہو جس کی وہ تقلید کرتے ہیں اور اس حدیث کے راوی کا مؤقف اس کے مخالف ہو تو وہ مقلدین کہتے ہیں کہ حجت راوی کی روایت ہوتی ہے نہ کہ اس کی رائے، اور جب راوی کا قول ان کے امام کے موافق اور حدیث کے مخالف ہوتا ہے تو کہتے ہیں کہ راوی کے نزدیک یہ حدیث منسوخ نہ ہوتی تو وہ اس کی مخالفت نہ کرتا اگر ایسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تسلیم نہ کریں تو راوی میں جرح لازم آتی ہے۔ (کہ اس نے اپنی ہی حدیث کی مخالفت کی ہے) کبھی پہلا قاعدہ استعمال کرتے ہیں اور کبھی دوسرا بلکہ ہم نے دیکھا ہے کہ ایک ہی باب میں ایسا کرتے ہیں اور یہ بدترین تناقض ہے۔

اور وہ جسے ہم اللہ کے لیے اختیار کرتے ہیں اور اس کے علاوہ کو جائز نہیں سمجھتے وہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث صحیح ثابت ہو جائے اور اس کا معارض اور ناسخ نہ ہو تو ہم پر فرض ہے بلکہ پوری امت پر فرض ہے کہ وہ حدیث کو لیں اور اس کے خلاف ہر چیز کو رد کر دیں۔

کسی بھی آدمی کی مخالفت کرنے کے لیے ہم حدیث کو نہیں چھوڑیں گے چاہے وہ کوئی بھی وہ اس حدیث کا راوی ہو یا کوئی اور ہو، کیونکہ ممکن ہے کہ راوی فتوی دیتے وقت حدیث بھول گیا ہو اور اسے یاد نہ رہی ہو یا وہ حدیث کی دلالت نہ سمجھ سکا ہو یا وہ کوئی مرجوح تأویل کر رہا ہو یا اس کے گمان میں کوئی حدیث اس کی معارض ہو اور حقیقت میں وہ معارض نہ ہو یا وہ فتوی میں بزعم خود اپنے سے بڑے عالم کی تقلید کر رہا ہو یا وہ سمجھ رہا ہو کہ یہ حدیث اس حدیث کے مخالف ہے جو اس سے قوی ہے۔

اگر ان تمام احتمالات کی نفی کر دی جائے تو بھی راوی معصوم نہیں اگرچہ ان تمام احتمالات کی نفی ممکن نہیں اور نہ ہی نفی کا گمان۔

اور سعدی کی ''قاموس الشریعۃ'' میں ہے جب کوئی صحابی کوئی حدیث رسول ﷺ کی طرف مرفوع بیان کر رہا ہو تو مکلفین (جن پر شرعی احکام لاگو ہوتے ہیں) میں سے جسے بھی پہنچے ان پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے اور جب اسے کوئی دوسری حدیث پہنچے جو اس حدیث کو منسوخ کر رہی ہو تو اس پر جو پہلی حدیث پر عمل کر رہا ہو دوسری حدیث کی طرف رجوع کرنا اور پہلی حدیث کے عمل کو ترک کرنا واجب ہوتا ہے۔

اور شیخ صالح الفلانی المدنی نے اپنی کتاب ''ایقاظ الھمم'' میں کہا: آپ بعض لوگوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو دیکھیں گے جب وہ ایسی حدیث پاتے ہیں جو ان کے امام کے مذہب کے موافق ہوتی ہے تو وہ اس پر بہت خوش ہوتے ہیں اور اس کے تابع ہو جاتے ہیں اور مطیع ہو جاتے ہیں، اور جب وہ ایسی حدیث پاتے ہیں جو صحیح سند سے ثابت ہوتی ہے اور ہر عیب سے پاک ہوتی اور نسخ سے محفوظ ہوتی ہے لیکن کسی دوسرے امام کے مذہب کی تائید کر رہی ہوتی ہے، تو وہ بعید احتمالات کا دروازہ کھول لیتے ہیں اور اس کو چھوڑنے اور اس سے اعراض کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے مذہب کے امام کے حق میں ترجیح کی وجوہات تلاش کرتے ہیں حالانکہ وہ مذہب صحابہ کرام اور تابعین عظام اور صریح نص کے مخالف ہوتا ہے۔

اور اگر ایسا شخص حدیث کی کسی کتاب کی شرح لکھتا ہے تو ہر اس حدیث کو بدل دیتا ہے جو اس کے امام کے مذہب کے مخالف ہوتی ہے اور اگر ایسا کرنے سے عاجز آجائے تو بغیر دلیل کے ہی اس کے منسوخ ہونے یا پھر کسی کا خاصہ ہونے کا یا اس حدیث پر (غیر معمول بہ) عمل نہ ہونے کا دعوی کر دیتا ہے یا جو کچھ بیمار ذہن میں آتا ہے کر دیتا ہے۔

اور جب ان سب کے کرنے سے عاجز آجاتا ہے تو دعوی کرتا ہے کہ ان کا امام تمام احادیث یا اکثر احادیث پر مطلع تھا تو اس نے ایسے ہی حدیث کو نہیں چھوڑا ہوگا بلکہ اپنی عمدہ رائے سے اس میں کوئی طعن پایا ہوگا اس طرح وہ اپنے علماء کو رب بنا لیتے ہیں اور ان کے مناقب اور کرامتیں بیان کرنے کا دروازہ کھول لیتے ہیں اور اس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ درست نہیں ہوسکتا۔

اور اگر اہل سنت علماء میں سے کوئی ان کو نصیحت کرے تو اس کا اپنا دشمن تصور کرتے ہیں اگرچہ وہ اس سے پہلے ان کا دوست ہو۔

اور اسے اس کے مشہور مذہب کی کوئی کتاب مل جائے جو اس کی خیر خواہی کرنے اور اس کی رائے اور تقلید کی مذمت کرنے پر مشتمل ہو اور احادیث کی پیروی کرنے پر ابھارتی ہو تو یہ اسے اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دیتا ہے اور اس کے حکم اور نہی سے اعراض کرتا ہے اور اسے بالکل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترک کر دیتا ہے۔

شیخ فلانی نے اپنے شیخ محمد حیات سندی سے نقل کرتے ہوئے کہا: کہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تمام صحابہ مجتہد نہیں تھے بعض شہری تھے اور بعض گاؤں کے رہنے والے تھے اور کچھ وہ تھے جنہوں نے آپ ﷺ سے صرف ایک حدیث سنی تھی اور بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے صرف ایک بار رسول اللہ ﷺ سے مجلس کی تھی ،اور اس میں شک نہیں کہ جس نے نبی ﷺ سے یا کسی ایک صحابی سے ایک حدیث بھی سنی وہ مجتہد تھا یا مجتہد نہیں تھا وہ اپنی سمجھ کے مطابق اس حدیث پر عمل کرتا تھا اور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں یا اس کے بعد صحابہ کے زمانہ میں یہ بات نہیں سنی گئی کہ کسی غیر مجتہد صحابی نے اپنی سنی ہوئی احادیث کے متعلق کی کسی مجتہد صحابی کی طرف رجوع کیا ہو۔

پس یہ نبی اکرم ﷺ کی تقریری حدیث کے مطابق غیر مجتہد کے لیے عمل کرنا جائز ہے اور اسی پر صحابہ کرام کا اتفاق دلالت کرتا ہے۔

اگر غیر مجتہد کے لیے یہ رخصت نہ ہوتی تو خلفاء راشدین غیر مجتہد دیہاتیوں کو حکم دیتے کہ ان کو جو نبی اکرم ﷺ کی جو حدیث براہ راست یا بالواسطہ پہنچی ہے اس پر اس وقت تک عمل نہ کریں یہاں تک کہ اس کو مجتہدین پر پیش نہ کر لیں ,لیکن ایسی بات کا نہ کوئی وجود ہے اور نہ کوئی نشان۔

اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا ظاہری معنی بھی ہے: (وما اتکم الرسول فخذوہ اما نھاکم عنہ فانتھوا)[حشر:۷]اور جو کچھ رسول اللہ تمہیں دے دیں اسے لے اور جس سے منع کر دیں اس سے رک جاؤ۔

شیخ فلانی نے" الایقاظ" میں کہا کہ: ہمارے اساتذہ کے شیخ محقق ابوالحسن سندی نے" فتح القدیر "پر اپنے حاشیہ میں کہا: کسی عام آدمی کے لیے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کسی معین مذہب کا پابند رہے کیونکہ وہ اس سے زیادہ درست اور بہتر بات تک رسائی حاصل نہیں کرسکتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

، بلکہ اس پر واجب ہے کہ جس عالم کو دین میں ثقہ (ومعتبر) خیال کرتا ہے اس کا قول قبول کرے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: (فاسالوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون)[انبیاء:۷] اگر تمہیں علم نہیں تو اہل ذکر (اہل علم) سے سوال کرلو۔

اور انہوں نے "بحر الرائق" میں کہا: عام آدمی مجتہدین میں سے جس کی چاہے تقلید کر سکتا ہے لیکن عصر حاضر کی طرح مذاہب مدون ہو جائیں تو اس کو اپنا مذہب چھوڑ کر کوئی دوسرا مسلک اختیار کرنا چاہیے۔

شیخ سندی نے کہا: اسی مذکورہ بات پر کتاب وسنت اور سلف وخلف کے علماء کے اقوال دلالت کرتے ہیں اور اس سے مخالف قول کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا کیونکہ جو قول کتاب وسنت اور دین کے قائدین علماء کے اقوال کے مخالف ہوگا وہ مردود ہوگا۔

میرے خیال کے مطابق وہ علم سے محروم اور متعصب ہے اور اللہ ہی توفیق دیتا جسے وہ پسند کرتا ہے اور جس سے وہ راضی ہوتا ہے۔

اور نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں کسی کے قول کی کوئی اہمیت نہیں وہ قول جو بھی ہو جونسا بھی ہو جس کا بھی ہو، اور جب اللہ کی روشنی آ جائے تو عقل والے کی روشنی باطل ہو جاتی ہے، اس طرح ہمارے ارادے کی تکمیل ہوئی اور آخر میں ہم کہتے ہیں:

(اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا احتنابه وصل اللهم على عبدك ورسولك محمد وآله وصحبه وسلم تسليما كثيرا)

اے اللہ تو ہمیں حق، حق دکھا اور ہمیں اس کی اتباع (وپیروی) کرنے کی توفیق دے اور باطل ہمیں باطل دکھا اور اس سے بچنے کی توفیق دے، اے اللہ! اپنے بندے اور اپنے رسول محمد پر اور ان کی آل اور ان کے صحابہ پر اور ان پر بہت زیادہ سلامتیاں نازل فرما۔

المکتبۃ السلفیۃ
99-جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 23529

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

کتاب و سنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ